طلباء و طالبات کیلئے نماز کے متعلق سوالاً جواباً تحریر



صلوٰۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سوالاً جواباً



مصنف
ابوالاحمد محمد علی رضا القادری الاشرفی

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

طلباء و طالبات کیلئے نماز کے متعلق سوالاً جواباً جواب تحریر

صلوٰۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سوالاً جواباً

مصنّف

ابو الاحمد محمد علی رضا القادری الاشرفی

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب .... صلوٰۃ المصطفیٰ ﷺ
مصنف .... ابوالاحمد محمد علی رضاء القادری الاشرفی
تعداد صفحات ۱۲۸
باہتمام .... محمد اکبر قادری
ناشر .... اکبر بک سیلرز لاہور
قیمت .... -/90 روپے کارڈ
مجلد -/130 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

فہرست

(پیش لفظ)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

اللہ کریم وحدہ کا شکر ہے کہ بتصدق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کارِ خیر کی پھر سے سعادت بخشی۔ اتنا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے جس سے ہر مسلمان اپنی زندگی کو اسلامی نظام کے سایہ رحمت میں گزار سکے مثلاً متعلقاتِ ایمان، نماز، روزہ، زکوۃ، حج، نکاح، طلاق، وغیرہ کے بارے معلومات رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

فللّٰہ الحمد! مسلمان بہن بھائیوں کے لئے نہایت ہی سادہ اور آسان انداز میں نماز کے موضوع پر سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فاؤنڈیشن (سانگلہ ہل) کی جانب سے شائع شدہ ہماری کتاب "صلوٰۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کا پہلا ایڈیشن حیرت انگیز حد تک بچوں اور بڑوں کے لئے مفید ثابت ہوا، عاطشانِ علم اور صاحبانِ ذوق وشوق کی طرف سے اس کی خوب حوصلہ افزائی، پذیرائی اور خوشگوار علمی وعملی فضاء دیکھنے کو ملی، اگرچہ عوام کی ضرورت کے مطابق رائج الوقت مسائل کو "صلوٰۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے پہلے ایڈیشن میں خوب واضح کرنے کی کوشش کی گئی، البتہ عوام وخواص کی فرمائش پر پہلے ایڈیشن کے مشکل مسائل کو مزید آسان کر دیا گیا ہے، کسی جگہ کانٹ چھانٹ اور کسی جگہ اضافہ بھی کر دیا گیا ہے، ساتھ ہی متجسس طبیعتوں کے لئے اختلافی مسائل کا تسلی بخش حل پیش کر کے مکمل حوالہ بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ سکونِ نفسی اور اطمینانِ قلبی حاصل ہو، اس کے باوجود جو گوشے تشنہ رہ گئے ہیں ان کے متعلق علماء سے رابطہ کر لیا جائے۔

اظہارِ تشکر

اس کتاب کی اشاعت میں اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت کے بعد میرے شیخ مفتی اعظم پاکستان پیر مفتی محمد اشرف القادری محدثِ اعظم گجرات کا فیض اور میرے والدِ گرامی شیخ القرآن غلام مصطفیٰ القادری الفاضلی (شیخوپورہ) کی سرپرستی و دعاء اور میرے تمام اساتذہ کرام بالخصوص استاذ مکرم مفتی محمد شفیق احمد مجددی کی راہنمائی اور فاضلِ بے مثل مولانا ابو وہیب محمد ظفر سیالوی (چنیوٹ) اور محققِ بے نظیر مولانا محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل) کی ہمدردی شاملِ حال رہی۔

نیز دعاء ہے کہ: اللہ تعالیٰ حضرات مذکورین کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی ترتیب کے خصوصی معاون مولانا محمد رمیز الحق القادری الاشرفی کے والد مرحوم محمد جاوید اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا ثوابِ بے مثال پہنچائے، نیز اس کتاب کے ناشر جناب محمد اکبر قادری صاحب سلمہ اللہ کو جزائے جزیل عطاء فرمائے! مزید جن ساتھیوں نے اس کارِ خیر میں کسی بھی طرح کا تعاون فرمایا، اللہ تعالیٰ ان کی دینی، دنیاوی مرادیں پوری فرمائے۔

(آمین) بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

دعاء گو

ابو الاحمد محمد علی رضاء القادری الاشرفی

(سانگلہ ہل)

بروز پیر 12 ربیع الاول ۱۴۳۸ھ 12 دسمبر 2016ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿پانی کا بیان﴾

سوال: استنجاء، غسل یا وضو کیسے پانی سے کرنا چاہیے؟

جواب: ☆-پانی نجس نہ ہو۔(القرآن)

☆- پانی قدرتی حالت پر ہو یعنی بے رنگ، بے بو، بے ذائقہ ہو۔(طحاوی، بخاری)

☆- پانی استعمال شدہ بھی نہ ہو۔(بخاری، مسلم)

سوال: مستعمل پانی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا بدن کا وہ حصہ جو دھلا نہ ہو یا جس پر غسل فرض ہے اس کے جسم کا بے دُھلا حصہ پانی میں پڑ جائے یا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا اب اس سے وضو یا غسل نہیں ہو سکتا۔(بخاری، مسلم)

﴿استنجاء کا بیان﴾

سوال: استنجاء یا رفع حاجت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ☆-بیت الخلاء میں جانے سے پہلے اس انگوٹھی یا تعویذ کو اتار دیں جس پر اللہ کا ذکر ہو یا قرآنی آیات تحریر ہوں۔(ابوداؤد)

☆- پھر یہ دعاء پڑھیں! "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"(بخاری)

☆- اپنا سر ڈھانپیں۔(بیہقی)

☆- پھر بائیں پاؤں سے بیت الخلاء میں داخل ہوں۔(ریاض الصالحین)

☆- کھڑے کھڑے اپنا ستر نہ کھولیں بلکہ جب بیٹھنے کے قریب ہوں تو ستر کھولیں۔(ابوداؤد)

☆- رفع حاجت کے وقت بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھیں۔(بیہقی)

☆- استنجاء سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئیں۔ (بخاری، مسلم)

☆- پھر نجاست کی جگہ کو پانی سے دھوئیں۔ (بخاری، مسلم)

☆- بیت الخلاء سے اپنے دائیں پاؤں کیساتھ نکلیں۔ (ریاض الصالحین)

☆- باہر آکر یہ کہیں:۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ''

(ابن ماجہ)

سوال: رفع حاجت یا استنجاء میں کیا کیا باتیں منع ہے؟

جواب: ☆- دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا۔ (بخاری، مسلم)

☆- رفع حاجت کے وقت بلاضرورت کلام کرنا۔ (ابوداؤد)

☆- کھڑے ہوکر پیشاب کرنا۔ (ترمذی)

☆- قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے رفع حاجت کرنا بھی سخت منع ہے۔ (صحاح ستہ)

☆- استنجاء کسی محترم چیز سے کرنا مثلاً کاغذ، ٹشو، کپڑا وغیرہ۔ (طحطاوی)

☆- گوبر، لید یا ہڈی سے استنجاء کرنا۔ (بخاری، مسلم)

وضو کا بیان

سوال: وضو کے فرائض کتنے ہیں؟

جواب: وضوء کے فرائض چار ہیں!

(۱)- اپنا سارا منہ دھونا (چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک) (اور لمبائی میں پیشانی کے بالوں کی جڑوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک)

(۲)- دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔ (۳)- چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴)- دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔ (القرآن)

سوال: وضوء کی سنتیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟

جواب: وضو کی 15 سنتیں ہیں!

(1)-نیت کرنا۔(بخاری،مسلم)

(2)-شروع میں دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا۔(ابوداؤد)

(3)-"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا۔(نسائی)

(4)-مسواک کرنا۔(بخاری،مسلم)

(5)-کلی کرنا۔(ابوداؤد)

(6)-ناک میں پانی چڑھانا۔(بخاری،مسلم)

(7)-گھنی داڑھی کا خلال کرنا۔(ابوداؤد)(یاد رہے کہ گھنی داڑھی وہ ہے جو ایک مشت سے کم نہ ہو اور اس میں جلد بھی نظر نہ آتی ہو)

(8)- ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔(مسلم)

(9)- ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔(ترمذی)

(10)- پورے سر کا مسح کرنا۔(بخاری)

(11)-دونوں کانوں کا مسح کرنا۔(نسائی)

(12)- گردن کا مسح کرنا۔(تلخیص الحبیر جلد1 صفحہ 286 تا 288)

(13)- قرآنی ترتیب کے مطابق تمام اعضاء کو دھونا۔(مسند ابی عوانہ، بیہقی)

(14)- ہر عضو کو لگاتار دھونا۔(مؤطا امام مالک)

(15)-ہر عضو کو ملنا۔(مسند امام احمد)

سوال: مسواک کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔فرمودات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مسند احمد، دیلمی اور جامع صغیر میں یوں ہیں کہ!

☆- "مسواک خود پر لازم کرلو کیونکہ اس سے منہ کی صفائی اور رب کی رضا حاصل ہوتی ہے"۔

☆- "مسواک زبان میں فصاحت پیدا کرتی ہے"۔

☆- "تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں انہیں مسواک کے ذریعے پاک رکھا

کرو"۔

☆- نیز علماء کرام فرماتے ہیں کہ مسواک کرنے کے ستر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے

کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہوتا ہے اور نزع کی تکلیف بھی آسان ہو جاتی ہے۔

سوال: کلی کرتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

جواب: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" (ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ! تلاوتِ قرآن، اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت پر میری مدد فرما! (مسندِ فردوس جلد 5 صفحہ 326، کنز العمال جلد 9 صفحہ 204، کتاب الاذکار صفحہ 72، اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 160 طحطاوی جلد 1 صفحہ 117)

سوال: ناک میں پانی ڈالتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

جواب: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ" (ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سنگھا اور جہنم کی بد بو نہ سنگھا! (مسندِ فردوس جلد 5 صفحہ 326، کنز العمال جلد 9 صفحہ 204، کتاب الاذکار صفحہ 72، اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 160 طحطاوی جلد 1 صفحہ 117)

سوال: چہرہ دھوتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

جواب: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِیْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ" (ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ میرا چہرہ اس دن روشن فرما جس دن کچھ چہرے روشن اور کچھ چہرے سیاہ ہونگے! (مسندِ فردوس جلد 5 صفحہ 326، کنز العمال جلد 9 صفحہ 204، کتاب الاذکار صفحہ 72، اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 160 طحطاوی جلد 1 صفحہ 117)

سوال: دایاں بازو دھوتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

جواب: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِيَمِيْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا يَّسِيْرًا"

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان فرما! (مسند فردوس جلد 5 صفحہ 326، کنز العمال جلد 9 صفحہ 204، کتاب الاذکار صفحہ 72، اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 160، طحطاوی جلد 1 صفحہ 117)

سوال: بایاں بازو دھوتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

جواب: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ''

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ ہی میری پشت پیچھے! (مسند فردوس جلد 5 صفحہ 326، کنز العمال جلد 9 صفحہ 204، کتاب الاذکار صفحہ 72، اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 160، طحطاوی جلد 1 صفحہ 117)

سوال: سر کا مسح کرتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

جواب: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ''

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ اس دن مجھے اپنے عرش کے سائے میں رکھنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سواء کوئی سایہ نہ ہوگا! (مسند فردوس جلد 5 صفحہ 326، کنز العمال جلد 9 صفحہ 204، کتاب الاذکار صفحہ 72، اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 160، طحطاوی جلد 1 صفحہ 117)

سوال: کانوں کا مسح کرتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

جواب: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ''

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ مجھے ان لوگوں میں کر دے جو تیری بات کو غور سے سنتے ہیں اور انکی اچھی طرح پیروی کرتے ہیں! (مسند فردوس جلد 5 صفحہ 326، کنز العمال جلد 9 صفحہ 204، کتاب الاذکار صفحہ 72، اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 160، طحطاوی جلد 1 صفحہ 117)

سوال: گردن کا مسح کرتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

جواب: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ" (ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ! میری گردن کو جہنم سے آزاد فرما! (مسند فردوس جلد 5 صفحہ 326، کنز العمال جلد 9 صفحہ 204، کتاب الاذکار صفحہ 72، اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 160، طحطاوی جلد 1 صفحہ 117)

سوال: دایاں پاؤں دھوتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

جواب: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ"

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ اس دن مجھے پل صراط پر ثابت قدم فرما جس دن لوگوں کے قدم پھسل رہے ہونگے! (مسند فردوس جلد 5 صفحہ 326، کنز العمال جلد 9 صفحہ 204، کتاب الاذکار صفحہ 72، اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 160، طحطاوی جلد 1 صفحہ 117)

سوال: بایاں پاؤں دھوتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیے؟

جواب: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ" (ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ میرے گناہ بخش دے میری کوشش قبول فرما اور میری تجارت میں نقصان نہ ہو! (مسند فردوس جلد 5 صفحہ 326، کنز العمال جلد 9 صفحہ 204، کتاب الاذکار صفحہ 72، اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 160، طحطاوی جلد 1 صفحہ 117)

سوال: اعضاء وضو کی مذکورہ بالا دعاؤں والی حدیثیں ضعیف بلکہ موضوع ہیں پھر ان پر عمل کیسا؟

جواب: امام ملا علی قاری موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں کہ اگر چہ یہ احادیث موضوع ہیں لیکن علماء نے ان دعاؤں کو اعضاء وضو کو دھونے کے وقت مستحب گردانا ہے چنانچہ ان کے مستحب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں (کیونکہ مسند امام احمد میں فرمان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بسند صحیح مروی ہے کہ جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے) نیز طحطاوی میں ہے کہ امام ابن حجر عسقلانی نے بھی ان دعاؤں والی حدیث کو ضعیف کہہ کر فضائل میں معتبر مانا ہے، اسی طرح امام نووی نے بھی "کتاب

الاذکار" میں ان دعاؤں کو مستحب اور اسلاف کا طریقہ قرار دیا ہے، اسی طرح اعانۃ الطالبین میں ان دعاؤں کو جائز و مستحب قرار دیا گیا ہے حتی کہ غیر مقلد اہل حدیث کی کتاب "فقہ محمدیہ" میں بھی وضو کے وقت ان دعاؤں کی تعلیم دی گئی ہے۔

سوال: جرابوں پر مسح کرنا کیسا ہے؟

جواب: آجکل کی جرابوں پر مسح کرنے سے وضو نہیں ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح کی جرابوں پر مسح فرمایا ہے ان کے اوپر اور نیچے چمڑا لگا ہوا تھا۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث حضرات کی کتابوں مثلاً "فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 صفحہ 441"، "فتاویٰ نذیریہ جلد 1 صفحہ نمبر 326" اور "فتاویٰ علماء حدیث جلد 1 صفحہ 92 تا 98" میں تسلیم کیا گیا ہے کہ، جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے۔

سوال: وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان نسائی اور ابن ماجہ میں ہے کہ "جس شخص نے بھی اچھا وضو کیا پھر یہ پڑھا "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس دروازے سے چاہیگا داخل ہوگا"۔

سوال: کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: مندرجہ ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے!

(۱)- پیشاب یا پاخانہ کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا۔ (بیہقی)

(۲)- منہ بھر کرتے کرنا۔ (ابن ماجہ)

(۳)- خون یا پیپ یا زرد پانی کا نکل کر جسم پر بہہ جانا۔ (موطا امام مالک)

(۴)- کسی چیز سے سہارا لگا کر سو جانا۔ (ابوداؤد)

(۵)- نماز میں آواز سے ہنسنا۔ (طبرانی کبیر)

(۶)- بیہوشی یا جنون طاری ہونا۔ (مصنف عبدالرزاق)

غسل کا بیان

سوال: غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟

جواب: (۱)-شہوت کیساتھ منی کا نکلنا (خواہ جاگتے ہوئے ہو یا سوتے ہوئے)-
(بخاری)

(۲)- شرمگاہ میں حشفہ کا چھپ جانا (خواہ انزال ہو یا نہ ہو)-(بخاری)

(۳)- عورت کا حیض یا نفاس سے فارغ ہونا-(بخاری)

سوال: غسل کے کتنے فرض ہیں؟

جواب: (۱)-کلی کرنا (یعنی حلق تک پانی پہنچانا)-(دارقطنی)

(۲)- ناک میں پانی ڈالنا (دونوں نتھنوں میں سخت ہڈی تک پانی پہنچانا)-(دارقطنی)

(۳)- سارے بدن پر اچھی طرح پانی بہانا-(ابوداؤد)

سوال: غسل کرنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: (۱)-غسل کرنے والا سب سے پہلے دونوں گٹوں سمیت ہاتھ دھوئے-
(بخاری، مسلم)

(۲)- پھر استنجا کرے-(ترمذی)

(۳)- اگر نجاست کسی الگ جگہ پر لگی ہوئی ہو تو پہلے اس کو صاف کرے-(مسند ابی یعلی)

(۴)- پھر وضو کرے (بخاری، مسند ابی یعلی)

(۵)- وضو کے بعد تین مرتبہ پہلے سر پہ پھر تین مرتبہ دائیں کندھے اور پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی بہائے اور پھر پورے بدن پر تین تین بار پانی بہائے-(مسند ابی یعلی)

(۶)- اچھی طرح ملے-(سنن کبریٰ بیہقی)

سوال: اکثر دلہنوں کے ناخنوں پر نیل پالش لگی ہوتی ہے جسے اتارے بغیر ہی وہ غسلِ جنابت کرلیتی ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے اچھی طرح غسل جنابت کرنے کا حکم

یوں دیا ہے کہ ''وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا'' (یعنی جب تم جنبی ہو جاؤ تو خوب اچھی طرح پاک ہو جاؤ) لہٰذا نیل پالش، آٹا، موم یا اس جیسی دیگر چیزوں کے لگے رہنے سے غسل نہیں ہوتا دلہنیں ہی نہیں بلکہ کوئی بھی عورت یا مرد جب وضو یا غسل کرنے لگے تو اسے اس طرح کی دیگر چیزوں کو بھی اتارنا لازمی ہے ورنہ وضو یا غسل نہیں ہوگا۔ نیز غیر مقلد اہل حدیث کے ''فتاویٰ برکاتیہ صفحہ 20'' اور انہی کی ''مسنون نماز صفحہ 25'' پر بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

سوال: کیا غسل کرنے کے بعد ہمیں پھر وضو کرنا چاہیے؟

جواب: ترمذی اور بیہقی میں ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے''۔ لیکن اگر غسل کے بعد وضو ٹوٹ گیا تو دوبارہ وضو کرنا پڑے گا ''کما ظہر''۔

﴿طہارت کے متفرق مسائل﴾

سوال: حیض یا نفاس والی عورتوں پر کتنی چیزیں حرام ہیں؟

جواب: آٹھ چیزیں حرام ہیں!

(۱)۔ نماز۔ (بخاری) (۲)۔ روزہ۔ (بخاری)

(۳)۔ قرآن مجید یا کسی آیت کو بغیر غلاف چھونا۔ (القرآن)

(۴)۔ قرآن مجید کی ایک آیت بھی زبانی پڑھنا۔ (کنز العمال)

(۵)۔ مسجد میں داخل ہونا۔ (ابوداؤد) (۶)۔ طواف کرنا۔ (بخاری، مسلم)

(۷)۔ جماع کرنا۔ (القرآن) (۸)۔ عورت کی ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت تک مرد کا نفع اٹھانا۔ (بخاری)

سوال: جس شخص یا عورت پر غسل جنابت فرض ہو اس پر کتنے کام حرام ہیں؟

جواب: جنابت کی حالت میں پانچ چیزیں حرام ہیں!

(۱)- نماز پڑھنا۔(القرآن) (۲)- مسجد میں داخل ہونا۔(ابوداؤد)
(۳)- قرآن پاک یا کہیں پر لکھی ہوئی آیت کو بغیر غلاف کے چھونا۔(القرآن)
(۴)- قرآن پاک کی کوئی آیت زبانی تلاوت کرنا۔(کنزالعمال)
(۵)- طواف کرنا۔(بخاری، مسلم)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حیض، نفاس والی عورت یا کوئی جنبی شخص زبانی قرآن پڑھ سکتا ہے؟

جواب: انہی بعض لوگوں یعنی غیر مقلد اہلحدیث کی کتابوں مثلاً! ''فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 صفحہ 520''، ''فتاویٰ اہلحدیث جلد 1 صفحہ 263'' اور ''فتاویٰ علماء اہلحدیث جلد 1 صفحہ 54'' میں لکھا ہے کہ: حیض، نفاس والی عورت یا کوئی جنبی مرد عورت زبانی بھی قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے۔

سوال: بے وضو مرد یا عورت پر کتنی چیزیں حرام ہیں؟

جواب: (۱)-نماز پڑھنا۔(القرآن) (۲)- طواف کرنا۔(ترمذی)
(۳)- قرآن مجید یا کسی بھی آیت کو بغیر غلاف کے چھونا۔(القرآن)

سوال: کیا دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہے؟

جواب: ہرگز نہیں، کیونکہ طحاوی، مصنف ابن ابی شیبہ، مؤطا امام محمد، مشکوٰۃ، فتح الباری شرح صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بچے کے پیشاب کو پانی کے ذریعے صاف فرمایا ہے، چنانچہ اگر وہ پاک ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بغیر دھونے کے یونہی چھوڑ دیتے، نیز طبرانی اور دار قطنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یوں ہے کہ ''پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتے ہیں'' چنانچہ اس حدیث میں پیشاب کا لفظ مطلق ہے جس میں ہر چھوٹے بڑے کا پیشاب شامل ہے لہٰذا بچے کا پیشاب بھی ایک عام آدمی کے پیشاب کی طرح ہی دھویا جائے گا۔

﴿تیمّم کا بیان﴾

سوال: تیمم کن صورتوں میں کیا جاتا ہے؟

جواب: جسے وضو یا غسل کی حاجت ہو مگر اسے پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ ہو اسے تیمّم کرنا چاہیے اس کی صورتیں یہ ہیں!

☆- چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہ ہو۔(بخاری)

☆- ایسی بیماری یا زخم کہ پانی کے باعث بیمار ہونے یا جان جانے کا اندیشہ ہو۔ (ابوداؤد)

☆- یا اتنی سخت سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہوجانے کا قوی اندیشہ ہو۔(بخاری)

☆- صرف پینے کے لئے پانی ہو وضو کے لئے نہیں تو بھی تیمم کرسکتا ہے۔ (مصنف عبدالرزاق)

☆- نماز جنازہ کے چھوٹ جانے کا خدشہ ہو۔(مصنف ابن ابی شیبہ)

☆- نماز عید کے چھوٹ جانے کا خدشہ ہو۔(شرح نقایہ "قس علی الجنازہ")

☆- کسی میت کو غسل دینا ممکن نہ ہو تو اسے تیمم کروا کے دفن کردیا جائے۔(ردالمختار)

☆- نماز کا وقت تنگ ہو اور پانی موجود نہ ہو تو تیمم کرسکتا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ)

☆- جنبی اگر پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔(بخاری)

سوال: تیمّم کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: وضو یا غسل یا دونوں کی پاکی کی نیت کر کے پاک مٹی یا پاک پتھر پر دونوں ہاتھ ماریں پھر پورے چہرے کا مسح کریں پھر دوبارہ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر بائیں ہاتھ سے دائیں کا اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کریں۔(دارقطنی)

سوال: تیمّم کن چیزوں سے کیا جاسکتا ہے؟

جواب: سورہ نساء اور سورہ مائدہ میں مٹی کو مطلقاً پاک فرمایا گیا ہے یعنی زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی کسی بھی چیز سے مثلاً مٹی، پتھر، ریت وغیرہ سے تیمّم جائز ہے البتہ اگر کسی کپڑے یا لکڑی وغیرہ پر گرد و غبار ہو تو اس سے بھی تیمم جائز ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

سوال: تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی چیزوں سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (رد المحتار)

نیز اگر پانی کے استعمال پر قادر ہو جائے تو بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (المغنی لابن قدامہ)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ: جس وضو سے نماز جنازہ پڑھی ہو اس سے دوسری نمازیں نہیں ہوتیں؟

جواب: یہ مسئلہ وضو کے بارے میں نہیں بلکہ تیمم کے بارے میں ہے یعنی جو تیمّم نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کیا گیا تھا اس سے کوئی اور نماز پڑھنا جائز نہیں۔

مسجد کے آداب

سوال: مسجد میں داخل ہوتے وقت کون سی دعاء پڑھی جائے؟

جواب: یوں تو مسجد میں داخل ہوتے وقت کی کئی دعائیں مروی ہیں لیکن ان میں سے مشہور دعاء یہ ہے! "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"۔ (ابوداؤد)

سوال: مسجد سے نکلتے وقت کون سی دعاء پڑھی جائے؟

جواب: اس پر بھی کئی دعائیں مروی ہیں لیکن ہمارے ہاں زیادہ تر یہی دعاء مشہور ہے اور یہی پڑھی جاتی ہے! "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"۔ (ابوداؤد)

سوال: مسجد میں داخلہ اور نکلنے کی دعاؤں سے پہلے درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: الغرائب والافراد للدارقطنی، ابن سنی، مسند فردوس للدیلمی، ترمذی، مسند امام

احمد، ابن ماجہ،

جامع صغیر، کنز العمال اور طبرانی اوسط میں مسجد کے اندر داخل ہوتے وقت یا نکلتے وقت دعاؤں سے پہلے درود و سلام کا حکم و عمل خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

☆۔ ''القول البدیع'' صفحہ 185 میں ہے کہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں۔

جب بھی مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو ''السلام علیك یا رسول اللّٰہ'' کہا کرتا ہوں۔

☆۔ ''القول البدیع'' صفحہ 185 میں ہے کہ: حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں اور حضرت محمد بن سیرین حضرات صحابہ کرام کے عمل کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: وہ جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تو یوں کہتے ''صلی اللّٰہ وملائکتہ علی محمد، السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ''

سوال: مسجد میں کس پاؤں سے داخل اور کس پاؤں سے باہر آنا چاہیے؟

جواب: مسجد میں دائیں پاؤں سے داخل اور بائیں پاؤں سے نکلنا چاہیے۔

(مستدرک للحاکم)

اور یہ حکم مسجد کے گیٹ اور جوتے اتارنے کی جگہ دونوں کے ساتھ خاص ہے لہٰذا جو نمازی مسجد میں داخل ہوتے یا نکلتے وقت آداب کا لحاظ نہیں رکھتا وہ اپنی نماز کے آداب کا لحاظ کیونکر رکھتا ہوگا؟ کچھ بزرگ مسجد کی ہر صف میں داخل ہوتے وقت دایاں اور ہر صف سے واپسی پر بایاں پاؤں رکھا کرتے تھے۔ خدا عمل کی توفیق دے! (آمین)

سوال: مسجد میں کیا کیا باتیں ناجائز ہیں؟

جواب: ☆۔ دنیاوی باتیں یا گپیں لگانا۔ (بیہقی شعب الایمان)

☆۔ چیخنا چلانا یا قہقہے لگانا۔ (بخاری، مؤطا امام مالک، مسند فردوس)

☆- برے اشعار پڑھنا یا گانا گنگنانا۔ (ابوداؤد)

☆- لڑائی جھگڑا کرنا یا کسی کو مسجد میں اسلحہ دکھانا۔ (ابن ماجہ)

☆- بھاگنا دوڑنا۔ (بخاری)

☆- تھوکنا یا رینٹ نکالنا۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

☆- بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا۔ (صحاح ستہ)

☆- کسی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا یا کسی ضرورت مند کا سوال کرنا۔ (مسلم)

☆- مساجد کی فخریہ تزئین و آرائش۔ (ابوداؤد)

☆- کسی کافر و مشرک کا مسجد میں داخلہ (خواہ مسجد کی تعمیر کے لئے ہو)۔ (القرآن)

☆- بقاءِ مسجد میں اذان دینا۔ (ابوداؤد، نصب الرایہ)

☆- مسجد میں پاگلوں اور سات سال سے کم بچوں کا آنا۔ (ابن ماجہ)

☆- خرید و فروخت کرنا۔ (ترمذی)

☆- مسجد میں کسی پر حد جاری کرنا یا کسی پر تلوار چلانا۔ (ابوداؤد)

☆- مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا۔ (مسند امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

☆- مسجد میں انگلیاں چٹخنا۔ (مستدرک للحاکم)

☆- مسجد میں جنبی، حیض، اور نفاس والی کا داخلہ۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

☆- بقاءِ مسجد میں وضو یا غسل کے چھینٹے گرانا۔ (فتاویٰ رضویہ)

☆- مسجد میں کنگھی کرنا۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: مسجد میں چھوٹے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینا کیسا ہے؟

جواب: چونکہ ابن ماجہ اور مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ مسجدوں کو چھوٹے بچوں اور پاگلوں سے بچاؤ

اس لئے اگر بچے سمجھدار ہوں اور مساجد کے آداب سے واقف ہوں اور مسجد کا ادب ملحوظ رکھا جائے تو جائز ورنہ ناجائز ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

سوال: مسجد میں عبادت کرنے کے لئے ہر بار ایک ہی جگہ خاص کر لینا کیسا ہے؟

جواب: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''مسجد میں کوئی شخص اپنے لئے جگہ مقرر نہ کرے جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے''۔ (کنز العمال) لہٰذا ہر بار ایک ہی جگہ پر آ بیٹھنا مکروہ ہے۔

سوال: مسجد میں کھانا یا پینا یا سونا کیسا ہے؟

جواب: مصنف عبد الرزاق میں ہے کہ ''مسجدوں کو تکیہ نہ بناؤ'' لیکن بوقت ضرورت جائز ہے جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے لہٰذا اگر اعتکاف کی نیت کر لی جائے تو درست ہے۔

سوال: بدمذاہب کی مسجدوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سورہ توبہ آیت 108 میں ''مسجد'' کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ: ''اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ'' یعنی جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر ہو، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام و اہلبیت اطہار یا اولیاء اللہ کے بے ادبوں اور گستاخوں کی مسجد جسے تقویٰ کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں میں شرارت کے لئے بنایا گیا ہو وہ ''مسجد'' نہیں چنانچہ ایسی ہی ایک مسجد جسے قرآن نے سورہ توبہ آیت 107 میں ''مسجد ضرار'' کا نام دیا (یعنی ایمان کو نقصان پہنچانے والی مسجد) اس میں نماز پڑھنے حتیٰ کہ وہاں جانے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے روک دیا بلکہ اسے گرانے کا بھی حکم دیا کیونکہ اس کی بنیاد تقویٰ نہیں تھی بلکہ وہ ایمان والوں کے ایمان کے خاتمے اور جماعت کو توڑنے کے لئے بنائی گئی تھی۔

☆- چنانچہ یہی وجہ ہے کہ: سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں جب کچھ لوگ ایک شخص کے لئے مسجد قباء میں امامت کی سفارش لے کر اسے ساتھ لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کیا یہ وہ نہیں جو ''مسجد ضرار'' میں نمازیں پڑھا کرتا تھا؟ اس نے فوراً عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم، میں اس وقت بچہ تھا وہ سب بڑے تھے ان کے دلوں کے خیالات سے میں بالکل بے خبر تھا اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں ان کے ساتھ کبھی بھی

نماز نہ پڑھتا، میں تو یہی سمجھتا رہا کہ: وہ اللہ کا قرب چاہتے ہیں حالانکہ میں ان کے دلوں کی کیفیت سمجھ نہیں پایا، چنانچہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کی معذرت قبول فرما کر اسے مسجدِ قباء کا امام مقرر فرما دیا۔ (تاریخ الخمیس جلد 3 صفحہ 25)

نوٹ۔ جس مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبیاں، نیز بتوں والی آیتوں کو انبیاء و اولیاء پر چسپاں کیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے دیئے ہوئے اختیارات کا کھلا انکار، خدا کے دیئے ہوئے علمِ غیب کا انکار، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کی توہین ہو، اور جہاں صحابہ کرام یا اہلِ بیت اطہار پر نکتہ چینیاں کر کے انہیں گالیاں دی جائیں جہاں اسلاف امت کو لعن طعن کیا جائے، جہاں مسلمانوں پر بلاوجہ کفر و شرک کے فتوے لگا دیئے جائیں، وہاں پڑھی جانے والی نماز کو اللہ کیونکر قبول فرمائے گا، چونکہ نماز کے لئے جگہ کا پاک ہونا بھی شرط ہے اور ظاہری نجاست سے باطنی نجاست زیادہ خطرناک ہے جو پانی سے بھی دور نہ ہو۔ خدا سمجھنے کی توفیق دے۔

سوال: عورتوں کا نماز جمعہ، نماز عید یا رمضان المبارک میں صلوٰۃ التسبیح کے لئے مسجد میں آنا کیسا ہے؟

جواب: مسندِ ابی یعلیٰ موصلی صفحہ 996 میں ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے تمہاری عورتیں مسجد میں آنے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو"۔

لہٰذا اگر فتنے کا ڈر نہ ہو اور پردے کا انتظام بھی ہو نیز مساجد کا احترام بھی ملحوظ رکھا جائے تو جائز ورنہ منع ہے جیسا کہ طبرانی صغیر میں ہے۔

نوٹ۔ راقم الحروف کہتا ہے کہ قرونِ ثلاثہ کے جس دور میں خواتین کو مسجد میں آنے سے روکا گیا تھا اس وقت تقریباً ہر گھر کے مرد حضرات بھی علم دین کی ضروری تعلیمات سے فیض یاب اور آراستہ تھے جس سے وہ اپنی گھریلو مستورات کی دینی تربیت کا فریضہ خود ہی

نبھالیا کرتے تھے لیکن آجکل جبکہ مرد حضرات خود دینی تعلیم سے نا آشنا بلکہ جاہل ہیں اور شہروں میں خواتین کی دینی تربیت کے لئے مساجد ومدارس کے علاوہ کوئی اور جگہ بھی نہیں لہٰذا خواتین کو سکول، کالج اور بازار وغیرہ جیسی پُر فتن جگہوں سے روکنے کی بجائے محض مسجد جیسی پاکیزہ جگہ میں نماز اور تعلیمِ دین سے بلاوجہ روکنا نری جہالت اور سراسر ظلم ہے۔

نیز تجربہ ہے کہ خواتین کو اہل سنت کی مساجد ومدارس سے روک دینے کا بدمذاہب بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں جو ایمان وعقیدہ کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ (للّٰہ فافھموا)

اذان واقامت کا بیان

سوال: اذان دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: فرموداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ!

☆۔ ”اذان دینے والوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے اونچی ہونگی“۔ (مسلم)

☆۔ ”قیامت کے دن تین قسم کے لوگ کستوری کے ٹیلے پر ہوں گے ان میں ایک وہ جو پانچوں نمازوں کے وقت اذان دیتا ہے۔ (ترمذی)

☆۔ ”مؤذن پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے“ نیز فرمایا: ”مؤذن امین ہوتا ہے“۔ (جامع صغیر للسیوطی)

سوال: اذان کہنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: باجماعت فرض نمازوں کی وقت پر ادائیگی کے لئے اذان دینا سنتِ مؤکدہ ہے۔ (بخاری)

نیز اس کا حکم مثلِ واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی جائے تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

سوال: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی اذان پڑھنا کیسا ہے؟

جواب۔ وقت سے پہلے کہی گئی اذان کو دوبارہ کہنا چاہیے۔ (طحاوی، ابوداؤد)

سوال: مؤذن کا اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے درود شریف پڑھنے کی ہر وقت اجازت دی ہے کسی وقت بھی منع نہیں چنانچہ!

☆- سورہ احزاب آیت 56 فرمایا: ''بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں لہٰذا اے ایمان والو! تم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود اور اچھی طرح سلام بھیجا کرو''۔

☆- ''القول البدیع'' صفحہ 52 اور ''الترغیب والترھیب للاصبہانی'' جلد 2 صفحہ 333 میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنا ''اہل سنت'' کی علامت ہے۔

☆- ''الترغیب والترھیب للاصبہانی'' جلد 2 صفحہ 333 میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن تم پیاسے نہ رہو؟ عرض کیا: الٰہی! ہاں، فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

☆- ''الترغیب والترھیب للاصبہانی'' جلد 2 صفحہ 327 میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک ہوگا۔

☆- نیز التخریج الصغیر صفحہ 27 میں شعب الایمان اور معجم اوسط کے حوالے سے منقول ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو حتی کہ: سخت اندھیری رات میں بھی اور روشن دن میں بھی''۔

☆- اور اذان سے پہلے کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک الجامع الصغیر للسیوطی صفحہ 391 میں ہے کہ! ''ہر وہ اہم کام جس سے پہلے اللہ کی حمد اور مجھ پر درود نہیں پڑھا جاتا وہ کام ابتر، اقطع اور برکت سے خالی ہے''۔ اسی لئے اذان سے پہلے بھی درود شریف پڑھ لیا جاتا ہے کیونکہ اذان بھی ایک اہم کام ہے۔

☆- نیز امام قاضی عیاض مالکی ''شفاء شریف'' صفحہ 276 میں فرماتے ہیں کہ ''درود کے اوقات میں سے اذان کے وقت درود شریف پڑھنا بھی ہے''۔

☆- نیز ''فتاویٰ کبریٰ'' جلد 1 صفحہ 131 میں امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ ''ہمیں یہ لائق نہیں

دیتا کہ ہم اذان سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کو منع کریں''۔

☆- اسی طرح علامہ عثمان بن محمد شطا دمیاطی اپنی کتاب ''اعانة الطالبين على حل الفاظ فتح المعين'' جلد 1 صفحہ 626 میں فرماتے ہیں کہ ''شیخ کبیر البکری نے فرمایا کہ اذان اور اقامت سے پہلے درود و سلام پڑھنا سنت ہے''۔

سوال: مؤذن کا اذان کے بعد درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ''مسلم صفحہ 163''، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی میں ہے کہ! ''جب تم مؤذن کی اذان سنو تو اس کا جواب اسی کی مثل دو اور پھر مجھ پر درود پڑھو'' اسی لئے درود شریف اذان کے بعد بھی پڑھا جاتا ہے کہ عوام بھی سن کر پڑھ لیں۔

سوال: یہ کہنا کیسا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پہلے یا بعد میں کچھ نہیں پڑھتے تھے؟

جواب: سراسر غلط بیانی ہے کیونکہ ابوداؤد شریف میں ہے کہ ''حضرت بلال اذان سے پہلے با آواز بلند دعاء مانگا کرتے تھے'' چنانچہ ترمذی میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء سے پہلے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

☆- نیز طبقات ابن سعد جلد 2 صفحہ 125 میں ہے کہ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب بھی اذان سے فارغ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درِ دولت کے سامنے کھڑے ہو کر ''حی على الصلوٰة، حی على الفلاح اور الصلوٰة يا رسول الله'' پکارا کرتے تھے۔

☆- نیز معجم کبیر جلد 2 صفحہ 193 میں ہے کہ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان

دینے کے بعد حجرہ انور کے سامنے "السلام علیك یا رسول الله ورحمة الله وبرکاته" پڑھا۔

سوال: اذان کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی سب سے پہلے کس نے مخالفت کی؟

جواب: "الدرة السنية في الرد على الوهابية" (مترجم) صفحہ 41 میں علامہ سید احمد دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ!

"محمد بن عبدالوہاب نجدی درود پڑھنے سے منع کرتا تھا اور سن کر سخت ناراض ہوتا تھا جو بھی درود شریف پڑھتا اسے سخت سزا دیتا تھا یہاں تک کہ ایک نابینا صالح مؤذن کو صرف درود شریف پڑھنے پر اس نے قتل کردیا، وہ کہا کرتا تھا کہ زانیہ عورت کے گھر آلاتِ موسیقی کا گناہ مینارے پر درود پڑھنے سے کم ہے (معاذ اللہ) اسی لئے اس نے درود شریف کی متبرک کتاب دلائل الخیرات اور درود و سلام کی دوسری کتب کو جلوا دیا"۔

سوال: اذان کے بعد یا پہلے کون سا درود پڑھا جائے؟

جواب: کوئی بھی ایسا درود جس میں صلوٰۃ اور سلام دونوں لفظ ہوں پڑھا جاسکتا ہے چنانچہ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" زیادہ بہتر ہے جیسا کہ دیوبندی عالم زکریا کاندھلوی کی کتاب "فضائل اعمال" باب فضائلِ درود شریف صفحہ 23 میں بھی ہے۔

☆- نیز امام محمد بن علان شافعی اشعری کی "الفتوحات الربانیہ جلد 2 صفحہ 113" میں ہے کہ "ہر اذان کے بعد یہ کہا جائے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ"۔

سوال: کیا یہ درود بدعت ہے؟

جواب: ہرگز نہیں بلکہ یہ درود صحابہ کی سنت ہے چنانچہ!

☆- "نسیم الریاض شرح شفاء" جلد 3 صفحہ 454 میں ہے کہ "صحابہ کرام دربارِ رسالت میں جب بھی حاضر ہوتے تو یوں سلام عرض کیا کرتے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"۔

☆- نیز سیرۃ حلبیہ جلد 1 صفحہ 320 میں ہے کہ "جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے تو وہ "اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" کہتا"۔

☆- "معارج النبوت" (تتمہ فارسی) صفحہ 46 میں ہے کہ: ظہر کی نماز کا وقت تھا اور صحابہ نماز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے کہ: ایک اعرابی آیا اور اس نے بلند آواز سے کہا: "اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"، اور خاموش ہو گیا۔

☆- غیر مقلد اہلحدیث مولوی صلاح الدین یوسف نے رسالہ ماہنامہ "حرمین" جہلم جنوری 1992ء میں لکھا ہے کہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر کھڑے ہو کر "اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" پڑھا کرتے تھے اس لئے اگر کوئی پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔

☆- نیز شیخ الحرم علامہ عبد الحمید الخطیب سابق رکن مجلسِ شوریٰ حکومتِ سعودیہ کہتے ہیں کہ "اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" کو روکنے والے، وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں" (رحمتِ کائنات صفحہ 395)

سوال: کچھ حضرات پھر بھی نہیں مانتے؟

جواب: ہم انہیں منا بھی نہیں سکتے "خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ" لہٰذا انہیں منانے کی بجائے مذکورہ بالا امور کی تعمیل پر توجہ مرکوز ہونی چاہیے۔ ہمارا ان دلائل کو ذکر کرنے کا مقصد ماننے والوں کو حق پر تسلی دلانا ہے اور نہ ماننے والے تو چاند دو ٹکڑے ہوتا دیکھ کر بھی نہ مانے، ما و شما چیست؟

سوال: اذان کے حوالے سے مؤذن کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: ☆- مؤذن باوضو ہو۔ (بخاری، ترمذی)

☆- مؤذن قبلہ رُخ ہو کر اذان کہے۔(ابوداؤد)

☆- مؤذن اپنی شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں ڈالے۔(بخاری)

☆- اذان اچھی آواز میں دے۔(صحیح ابن خزیمہ)

☆- اذان اونچی آواز میں دے۔(بخاری، مسند امام احمد)

☆- اذان کے کلمات کو اچھے تلفظ کے ساتھ ادا کرے۔(تفسیر قرطبی)

☆- اذان کے کلمات کو اتنا ٹھہر ٹھہر کر ادا کرے کہ سننے والا سکون سے اذان کے کلمات کا جواب دے سکے۔(ترمذی، دارقطنی)

☆- ''حی علی الصلوٰۃ'' پر دائیں اور ''حی علی الفلاح'' پر بائیں رخ پھیرے۔(ابوداود)

سوال: اگر مؤذن لفظ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کو ''آللّٰہُ اَکْبَرُ'' یا ''اَللّٰہُ اَکْبَارُ'' کہے تو اس کی اذان کا کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی مؤذن اذان دیتے ہوئے یا امام نماز پڑھاتے ہوئے اگر ایسے الفاظ کہے تو وہ اذان یا نماز واجب الاعادہ ہے۔(الاشفاء لابن عبدالبر صفحہ 148، فتاویٰ رضویہ)

سوال: اذان کا جواب دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک مسلم میں ہے کہ!

''جب مؤذن اذان دے تو جو شخص اس کے جواب میں اسی کی مثل کہے۔۔۔ اور جب وہ ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ'' اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' پر پہنچے تو سامع اس کے جواب میں ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

سوال: فجر کی اذان اور دوسری اذانوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: فجر کی اذان میں ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کے بعد دو مرتبہ ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' کہے۔(ابوداؤد، مصنف ابن ابی شیبہ)

سوال: ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' کا کیا جواب دینا چاہیے؟

جواب: ''صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ'' (تم نے سچ کہا اور اچھا کام کیا)(کتاب الاذکار نووی)

سوال: اذان کا جواب نہ دینے والوں کے لئے کیا سزا ہے؟

جواب۔ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان سنتے تو ایسے ہو جاتے گویا کسی کو پہچانتے ہی نہ ہوں۔ (کنز العمال)

☆۔ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: ''جب بھی تم اذان سنو تو ٹھہر جایا کرو''۔

(حلیۃ الاولیا لابی نعیم)

لہٰذا اذان کے وقت سب کام موقوف کر کے جواب دینا چاہیے ورنہ ''معاذ اللہ'' خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔

سوال: اذان کے بعد کون سی دعاء مانگنی چاہیے؟

جواب: ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ'' (تفسیر روح البیان جلد 7 صفحہ 272)

سوال: اذان کی دعاء میں جو ''وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ'' اور آخر میں ''وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ'' کہا جاتا ہے یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کیا یہ بدعت اور نا جائز ہے؟

جواب: یہ الفاظ ہر گز بھی بدعت نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے حکم کے عین مطابق ہیں کیونکہ (الدرجۃ الرفیعۃ) یعنی بلند درجہ کی طلب کا حکم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا ہے کہ: ''مجھ پر درود کثرت سے بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود تمہارے گناہ معاف کروا دیگا اور میرے لئے اللہ سے مقام وسیلہ اور مقام درجہ بھی مانگا کرو چنانچہ میرا مقام وسیلہ یہ ہے کہ میں اپنے رب کے حضور تمہاری شفاعت کروں گا''۔ (الجامع الصغیر للسیوطی صفحہ 87)

☆۔ نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ارشاد فرمایا کہ: "میرے لئے اللہ تعالیٰ سے مقامِ وسیلہ اور جنت میں بلند درجہ مانگا کرو"۔ (الجامع الصغیر للسیوطی صفحہ 289)

نوٹ۔ مستحسن الفاظ کا دعاؤں وغیرہ میں اضافہ کرنا جائز ہے اسے ناجائز قرار دینا ہرگز انصاف نہیں بلکہ سنت سے ثابت شدہ دعاء واذکار اور درود شریف وغیرہ میں اچھے الفاظ کا اضافہ کرنا صحابہ کرام سے بھی ثابت ہے چنانچہ مسلم شریف صفحہ 489 میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کے سکھائے ہوئے تلبیہ میں ان الفاظ کا اضافہ خود اپنی طرف سے یوں کیا کرتے "لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ"۔

☆۔ نیز اہلحدیث کے نامور مولوی عبدالجبار نے "فتاویٰ نذیریہ جلد 2" میں مسنون دعاؤں وغیرہ میں الفاظ کے اضافے کے حق میں اور اسے بدعت قرار دینے کے رد میں یوں لکھا کہ "میرے فہم میں یہ سب تشددات ہیں الفاظ ماثور پر اگر کچھ الفاظ حسنہ زیادہ ہو جاویں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔۔۔ بہت سے مواقع میں ثابت ہے کہ صحابہ کرام اور علماء اسلام الفاظ ماثورہ پر درود شریف اور دعوات (دعاؤں) میں بعض الفاظ زیادہ کرتے تھے اور یہ تعامل بلا تکسیر جاری رہا نماز میں بھی۔۔۔ کوئی مضائقہ نہیں"۔

سوال: جب مؤذن کہے "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" تو سننے والے کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: المقاصد الحسنہ صفحہ 390 میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ "جو مؤذن کے قول "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کے وقت دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گئی"۔

☆۔ نیز "رد المحتار" جلد 1 صفحہ 84 اور "اعانۃ الطالبین" جلد 1 صفحہ 627 میں ہے کہ اذان میں "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" سننے والا "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا

رَسُوْلَ اللّٰہِ ''پڑھے اور اپنے انگوٹھوں کو بوسہ دے کر اپنی آنکھوں سے لگائے اور یہ پڑھے ''قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ'' ایسا کرنے والے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں لے جائیں گے، اور اس کی آنکھیں کبھی خراب نہ ہونگی۔

☆- طحطاوی علی المراقی جلد 1 صفحہ 287،288، وغیرہ میں یوں ہے کہ اذان کے وقت اسمِ رسالت سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔ نیز تفسیر روح البیان جلد 7 صفحہ 272 اور انجیلِ برناباس (مترجم) صفحہ 72،73 میں یہ بھی ہے کہ: ایسا کرنا حضرت آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔

سوال: اذان اور اقامت میں کیا فرق ہے؟

جواب: جماعت کے وقت اذان ہی کی مثل الفاظِ اقامت کہے جاتے ہیں لیکن ان میں ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کے بعد دوبار ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ'' کہا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

سوال: اقامت کا جواب کیسے دیا جائے؟

جواب: اقامت کا جواب بھی اذان ہی کی طرح ہے مگر ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ'' پر ''اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا'' کہے۔ (ابوداؤد)

سوال: اقامت کے دوران کس وقت کھڑے ہونے کا حکم ہے؟

جواب: اس کی چند صورتیں ہیں!

(۱)- امام ابھی پہنچا ہی نہ تھا کہ اقامت شروع ہوگئی تو جب تک امام نہ پہنچے ہرگز بھی کھڑے نہ ہوں خواہ اقامت پوری ہی کیوں نہ ہو جائے۔

(بخاری، مسلم، ابن حبان، مصنف عبدالرزاق، بیہقی، فتح الباری، عمدۃ القاری، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ)

(۲)- اور اگر امام دورانِ اقامت سامنے سے حاضر ہو تو اسے دیکھتے ہی سب مقتدی کھڑے ہوں۔ (عالمگیری، ردالمختار)

(۳)- اور اگر امام دورانِ اقامت صفوں کے پیچھے سے آئے تو جس صف سے گزرتا

جائے وہ صف کھڑی ہوتی جائے۔(عالمگیری، ردالمختار)

(۴)-اگر امام پہلے سے ہی مصلیٰ پر ہو تو امام اور مقتدی سب کے لئے "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ" یا "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" یا "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" پر کھڑا ہونا مسنون ہے (لیکن "حی علی الفلاح" پر کھڑا ہونا زیادہ بہتر ہے)(مسند بزار، بیہقی، طبرانی، مصنف عبد الرزاق، مجمع الزوائد، فتح الباری، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الآثار، جامع المسانید، مؤطا امام محمد)

سوال: جو شخص دورانِ اقامت آیا اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: فوراً بیٹھ جائے اور بیٹھ کر ہی اقامت سنے۔(مجمع الزوائد)

سوال: بعض لوگ صفیں سیدھی کرنے کا بہانہ بنا کر پہلے ہی سے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: بخاری، مسلم و دیگر کتب حدیث میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہمیشہ سے یہی معمول رہا ہے کہ پہلے اقامت کہی جاتی اور بعد میں صفیں درست کی جاتیں اور ایسا ہی سنت ہے۔

سوال: اقامت کہنے والا کہاں کھڑا ہو کر اقامت کہے؟

جواب: اقامت کہنے والا اگر اس طرح کا نہ ہو کہ اسے خلیفہ بنایا جا سکے تو وہ امام کے دائیں طرف والے نمازیوں میں کھڑا ہو کر اقامت کہے، لیکن اس کے لئے صرف پہلی صف میں ہی اقامت کہنا ضروری نہیں بلکہ جہاں تک اس کو امام کے حالات معلوم رہیں جس صف میں بھی چاہے کھڑا ہو کر تکبیر کہہ سکتا ہے۔(فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ رضویہ)

سوال۔ مؤذن یا امام کے علاوہ کا اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک "جامع صغیر للسیوطی" میں ہے کہ: مؤذن اذان کا حقدار ہے اور امام اقامت کا"۔

☆۔۔ سبل الہدیٰ والرشاد اور طبرانی میں یوں ہے کہ: اقامت کا حقدار مؤذن ہی ہے۔ لہٰذا مؤذن اور امام کے علاوہ جو بھی شخص اقامت کہنا چاہے اسے مؤذن یا امام

سے اجازت لینا چاہیے۔

سوال: کیا اذان کے بعد اور نماز سے پہلے کوئی اور اعلان جائز ہے؟

جواب: استاذی وسندی پیر ابوالفیض محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اس سے منع فرمایا کرتے تھے، نیز فرمایا کرتے تھے کہ جو اذان نماز کے لئے دی جاتی ہے وہ اللہ کا اعلان ہے اور جب تک اللہ کے اعلان کی تعمیل نہیں ہو جاتی تب تک دوسرا کوئی اور اعلان جائز نہیں۔

سوال: کیا اذان صرف نماز ہی کے لئے دی جاسکتی ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! بلکہ ہر امر اہم کے لئے اذان کہی جاسکتی ہے مثلاً!

☆۔ پیدا ہونے والے بچے کے کان میں۔ (ترمذی صفحہ 481)

☆۔ شیاطین اور آسیب کو بھگانے کے لئے۔ (مسلم صفحہ 164)

☆۔ مکان یا علاقے میں خیر و برکت اور امن و امان کے لئے۔

(معجم صغیر حصہ 1 صفحہ 179)

☆۔ دل کی بے چینی اور غم دور کرنے کے لئے۔ (مسند فردوس جلد 3 صفحہ 558)

☆۔ تنہائی اور وحشت دور کرنے کے لئے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد 4 صفحہ 137)

☆۔ آگ سے بچنے کے لئے۔ (کنوز الحقائق جلد 1 صفحہ 58، 69، جامع صغیر صفحہ 45)

سوال: قبر پر اذان دینا کیسا ہے؟

جواب: مستحب ہے کیونکہ امام سیوطی کی "شرح الصدور" صفحہ 139 اور حکیم ترمذی کی "نوادر الاصول" صفحہ 323 میں ہے کہ "جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تو ابلیس اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ بلاشبہ میں ہی تیرا رب ہوں" چنانچہ بخاری صفحہ 101 و مسلم صفحہ 164 میں ہے کہ "جب مؤذن اذان کہتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر ہوا مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے"۔

☆۔ نیز مسند امام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ نمبر 377 اور مشکوٰۃ صفحہ 26 میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی صحابہ کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفن

کرنے کے بعد انکی قبر پر کافی دیر تک تسبیح وتکبیر فرماتے رہے جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: اس نیک شخص پر اس کی قبر تنگ ہوگئی یہاں تک کہ ہماری تسبیح وتکبیر کی برکت سے اللہ نے اس کی قبر کو کشادہ فرمادیا۔

☆- نیز مسندِ ابی یعلیٰ موصلی صفحہ 762 میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان دینے سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس وقت دعاء مقبول ہوتی ہے۔

☆- نیز اعانۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 598 میں امام ابن حجر کا قول منقول ہے کہ: قبر پر اذان دینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ میت کو منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دینے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

سوال: کیا جمعہ کی دوسری اذان کا زبان سے جواب دینا چاہیے؟

جواب: خطیب کے علاوہ سب کے لئے ممنوع ہے۔ (نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری)

سوال: بعض لوگ جمعہ کی پہلی اذان کے بعد بھی کاروبار کرتے رہتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: پہلی اذان کے ہوتے ہی جمعہ کی تیاری کرنا واجب ہے اگر خرید وفرخت کی یا نماز جمعہ کے لئے جاتے وقت خرید وفروخت کی تو سخت گناہ ہے۔ (احکام القرآن للجصاص)

سوال: اذان کے بعد مسجد سے بلا عذر نکل جانا کیسا ہے؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص اذان کے بعد مسجد سے نکلا کہ نہ ہی اسے کوئی حاجت ہو اور نہ ہی اس کا واپس آنے کا ارادہ ہو تو وہ منافق ہے" (ابن ماجہ)

سوال: کئی اذانیں یکے بعد دیگرے سنے تو کیا کرے؟

جواب: پہلی کا جواب دینا واجب ہے، بقیہ کا جواب دینا مستحب۔ (فتاویٰ رضویہ)

نماز کے فضائل

سوال: قرآن کریم میں پانچوں نمازوں کا ذکر کس آیت میں ہے؟

جواب: سورہ ھود کی آیت نمبر 114 میں ارشاد ہے کہ!

(ترجمہ) ''اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں''

دن کے دونوں کناروں سے مراد صبح و شام مراد ہیں زوال سے پہلے کا وقت صبح اور بعد کا وقت شام کہلاتا ہے، لہٰذا صبح کی نماز سے فجر اور شام کی نماز سے مراد ظہر اور عصر ہیں اور رات کے حصوں سے مغرب اور عشاء مراد ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سوال: کن لوگوں پر نماز پڑھنا آسان ہے؟

جواب: سورہ بقرہ کی آیت نمبر 45 میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ!

(ترجمہ) ''اور بیشک نماز بھاری ہے لیکن ان لوگوں پر نہیں جو میری طرف جھکتے ہیں، جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے''۔

سوال: نماز کی ادائیگی میں سستی کرنا کن کا کام ہے؟

جواب: سورہ نساء آیت نمبر 142 میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی یہ علامت ارشاد فرمائی کہ! (ترجمہ) ''اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو ہارے دل سے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں''۔

سوال: منافقوں پر کون سی نمازیں بھاری ہیں؟

جواب: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! ''منافقوں پر فجر اور عشاء سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں اور اگر یہ جانتے کہ ان نمازوں میں کیا ثواب ہے تو خود کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے بھی پہنچ جاتے'' (بخاری، مسلم)

سوال: بے نمازی کے لئے کیا وعید ہے؟

جواب۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز

چھوڑنا ہے‘‘ (مسلم)

سوال: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی تاکید کس عمر سے فرمائی؟

جواب: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ! ’’بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز میں غفلت کرنے پر ان کو سزا دو اور اس عمر سے ان کے بستر بھی علیحدہ کر دو‘‘۔ (ابوداؤد)

سوال: نماز با جماعت کی فضیلت و اہمیت کیا ہے؟

جواب: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ! جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

(جامع صغیر للسیوطی)

☆- نیز فرمایا: جماعت میں ہی برکت ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی)

☆- یہ بھی ارشاد فرمایا ’’با جماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجے زیادہ افضل ہے‘‘۔ (بخاری)

سوال: فرض نماز مسجد کی بجائے گھر میں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: مسجد کے ہمسائے کی نماز گھر میں نہیں ہوتی۔ (جامع صغیر)

☆- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن جمع کریں اور پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر کسی عذر کے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں‘‘۔ (مسلم)

☆- نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں بوڑھا ہوں، معذور ہوں میرا گھر بھی دور ہے اور میرا کوئی قائد بھی نہیں ہے تو کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے؟ فرمایا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: پھر کوئی رخصت نہیں۔ (المعجم الصغیر للطبرانی)

☆- مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کے ہمسائے کی نماز گھر میں نہیں۔

ہوتی، پوچھا گیا: مسجد کا ہمسایہ کون ہوتا ہے؟ فرمایا: جس کو اذان کی آواز پہنچے۔
(کنز العمال)

سوال: نماز کیسی ہونی چاہیے؟
جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ! "پابندی کے ساتھ اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ مغفرت عطاء فرماتا ہے"۔(ابوداؤد)
سوال: خشوع وخضوع کس کو کہتے ہیں؟
جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تو کوئی بھی نیک کام کرے تو ایسا سوچ کے کر کہ تو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو ایسا نہ کر سکے تو کم از کم یہ ضرور سوچ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے" (مسلم)
یعنی خشوع وخضوع یہ ہے کہ خود کو نماز پڑھتے ہوئے خدا کی بارگاہ میں تصور کرنا اور نماز کے متعلق جتنے بھی احکام ہیں ان کو صحیح طور پر ادا کرنا اور نماز میں ممنوع کاموں سے خود کو اور خود کی نماز کو بچانا چنانچہ ان تین باتوں میں سے ایک بھی کم ہو تو وہ خشوع وخضوع ہرگز نہیں ہے۔(عامہ کتب فقہ)
سوال: نماز کے دوران مختلف وسوسے آتے ہیں ان کا کیا علاج ہے؟
جواب: ان کی طرف توجہ نہ کریں بلکہ ان کی پرواہ کیئے بغیر اپنے ذہن کو نماز میں پڑھے جانے والے الفاظ اور ان کے معانی اور نماز کے ارکان کی صحیح ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی کوشش کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ اس کوشش پر بھی اجر دیگا۔(فتاویٰ رضویہ)
سوال: نماز کن کاموں سے روکتی ہے؟
جواب۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ عنکبوت آیت نمبر 45 میں ارشاد فرمایا!
(ترجمہ:) "بیشک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے"
سوال: "کچھ لوگ نماز پڑھنے کے باوجود بھی بُرے کام نہیں چھوڑتے" آخر ایسا کیوں ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ! ''جس کی نماز اسے بے حیائی اور برے کاموں سے نہ روکے تو اس کی نماز ہی نہیں''۔ (کنز العمال)

﴿امامت کا بیان﴾

سوال: امامت کے لائق ہونے کے لئے کن صفات کا پایا جانا ضروری ہے؟

جواب: امامت کا مستحق وہ ہے جو!

☆- بدمذہب نہ ہو یعنی صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہو۔ (القرآن، مسلم تفسیر در منثور)

☆- پرہیزگار ہو۔ (حاکم، بیہقی، ابن عساکر)

☆- فاسق نہ ہو یعنی سنت کا تارک نہ ہو جیسا کہ داڑھی کو مشت سے کم کرنے والا۔ (ابن ماجہ)

☆- طہارت و نماز کے مسائل کا سب سے زیادہ عالم ہو۔ (مسلم، ترمذی، نسائی)

☆- اسے اتنا قرآن یاد ہو کہ مسنون طور پر پڑھ سکتا ہو۔ (القرآن، مصابیح)

☆- نیز قرآن کریم کے حروف ترتیل (تجوید) سے ادا کر سکتا ہو۔ (القرآن، مسلم)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں نماز کوئی بھی فاسق یا بدکار پڑھا سکتا ہے بشرطیکہ وہ کلمہ گو ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر نیک یا بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو اور دوسری روایت میں ہے کہ ''ہر اس شخص کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو جس نے بھی کلمہ پڑھا ہو'' یہ کیسا ہے؟

جواب: یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں، حالانکہ سورہ بقرہ آیت 124 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ''اور جب ابراہیم علیہ السلام کو ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تو وہ پورے اترے تو فرمایا: میں تمہیں لوگوں کا امام بناتا ہوں، عرض کیا اور میری اولاد کو؟ فرمایا: میرا وعدہ امامت (ان میں سے) ظالموں کو نہیں پہنچے گا''۔

☆- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کعبہ کی جانب منہ کر کے تھوکتے ہوئے دیکھ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع

فرمادیا۔ (مسند احمد)

☆- تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا، ایک ایسا شخص جو کسی قوم کو امامت کروائے اور لوگ اسے (بوجہ شرعی) ناپسند کریں۔" (ابوداؤد)

☆- نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو اچھے امام بنایا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان وفد ہیں"۔ (جامع صغیر للسیوطی)۔

☆- نیز فرمایا: "جس کسی نے ایک باعمل متقی عالم کے پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے ایک نبی (علیہ السلام) کے پیچھے نماز پڑھی۔ (المقاصد الحسنہ)

☆- نیز فرمایا: امامت وہی کیا کرے جو اللہ کی بارگاہ میں ازکیٰ ہو۔ (جامع صغیر للسیوطی)

☆- نیز فرمایا: اپنے سے اچھوں کو مقدم کرو تو تمہاری نمازیں ستھری ہوں گی۔

(البدر المنیر، حاکم)

نوٹ: معلوم ہوا کہ: اللہ تعالیٰ اچھے اخلاق اور اچھے عقیدے والے شخص کی امامت ہی قبول فرماتا ہے۔

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہوتی ہے؟

جواب: بدکار، شرابی، فاسق، جواری، سود خور، قرآن کے حروف کو صحیح ادا نہ کرنے والے اور داڑھی کو ایک مشت سے کم کرنے والے کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ (القرآن، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

☆- اور اس بدمذہب کے پیچھے (جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو) بھی نماز واجب الاعادہ ہے، اور وہ جس کی بدمذہبی حدِ کفر کو پہنچی ہو اس کی اقتداء تو ویسے بھی حرام ہے۔ (القرآن، ابن حبان، مختصر الخرقی، شرح اصول اعتقاد لالکائی، کتاب الاعتقاد نیسابوری)

سوال: جس امام کا یہ عقیدہ ہو کہ!

☆- اللہ نے کسی نبی یا ولی کو حاجت روا، مشکل کشا نہیں بنایا۔

☆۔ صرف اللہ ہی کو مانو، صرف اللہ ہی کی مانو۔

☆۔ کسی نبی یا ولی کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ نہ بناؤ۔

☆۔ آج بھی کوئی نیا نبی آسکتا ہے۔

☆۔ انبیاء تو محض ایک عام آدمی کی طرح ہیں۔

☆۔ انبیاء کو حلال وحرام کا کوئی اختیار نہیں۔

☆۔ اللہ نے انبیاء کرام کو علم غیب نہیں دیا۔

☆۔ یا وہ صحابہ کرام کو گالی دینے والا ہو۔ (وغیرہ) ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب۔ اللہ نے قرآن میں انبیاء کے حق میں کئی مقامات پر علو وعلوم واختیارات وغیوبات ثابت فرمائے ہیں جن کا انکار کرنا پرلے درجے کی منافقت اور بدترین کفر ہے۔ کیونکہ!

☆۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء واولیاء کو حاجت روا اور مشکل کشا بنایا ہے جیسا کہ: سورہ آل عمران آیت نمبر 49 میں ہے۔

☆۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ ساتھ اپنے انبیاء ومرسلین اور علماء کی پیروی کو بھی لازمی قرار دیا ہے جیسا کہ سورہ نساء آیت 59 میں ہے۔

☆۔ انبیاء واولیاء کو بارگاہِ ایزدی میں اپنا وسیلہ نہ ماننا پاگل پن ہے جب یہ دین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے بغیر نہیں ملا تو یہ جان کر بھی انہیں وسیلہ نہ ماننا کفر ہی تو ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو وسیلہ پکڑنے کا حکم بھی دیا ہے جیسا کہ سورہ مائدہ آیت 35 اور سورہ اسراء آیت 57 میں ہے۔

☆۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ہی بنایا ہے یعنی نبوت کا جاری سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی ختم ہو گیا یعنی بعدہٗ کوئی نیا نبی نہیں آسکتا جیسا کہ: سورہ احزاب آیت 40 میں ہے۔

☆- انبیاء تو آپس میں بھی ایک دوسرے کی طرح نہیں تو پھر کسی امتی کو انہیں اپنے جیسا کہنا کفر نہیں تو کیا ہے، جیسا کہ سورہ بقرہ آیت 253 میں ہے۔

☆- اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال اور حرام دونوں کا مختار بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ: سورہ اعراف آیت 157 میں ہے۔

☆- اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو علمِ غیب بھی عطاء فرمایا ہے جیسا کہ: سورہ آلِ عمران آیت 179 اور سورہ جن آیت 26 وغیرہ میں ہے۔

☆- اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو اذیت دینے والے پر دنیا اور آخرت میں لعنت اور دردناک عذاب کا اعلان فرمایا ہے جیسا کہ: سورہ احزاب آیت 58 میں ہے۔

نوٹ۔ لہٰذا امامت ایک عظیم منصب ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پارہ 1 میں ارشاد فرمایا: ”لاینال عھدی الظالمین“ یعنی میرا وعدہء امامت ظالموں کے لئے نہیں۔ لہٰذا ایسے کسی شخص کو امام بنانا حرام، اشد حرام اور شدید ترین حرام ہے کیونکہ ان سب میں سے کسی بھی بات کا انکار اصولِ دین کا انکار ہے اور اصولِ دین کا انکار کفر ہے لہٰذا اسے مسلمان جان کر اس کے پیچھے نماز پڑھنا بھی کفر ہے۔ (القرآن، ابن حبان، مختصر الخرقی لابی القاسم)

سوال: جو امام کسی بدمذہب کی تعظیم کرے اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جامع صغیر للسیوطی صفحہ 545 میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: جس کسی نے بھی بدمذہب کی تعظیم کی اس نے اسلام کی عمارت کو گرانے میں مدد کی۔

لہٰذا ایسے دشمنِ اسلام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: یہ کہنا کیسا ہے کہ جو امام مُردوں کو غسل دیتا ہے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں؟

جواب: ویسے تو میت کو غسل دینے کا سب سے زیادہ حق میت کے ورثاء کا ہے لیکن عموماً میت کے بیچارے لواحقین کو خود تو غسل دینا نہیں آتا یا پھر غسل دینے کا سن کر کانپنے لگ جاتے ہیں پھر جب اپنے امام سے یہ کام کرواتے ہیں تو پھر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ یہ بہت بڑی جہالت ہے، حقیقت میں مسئلہ یوں ہے کہ میت کو

غسل دینا فرض کفایہ ہے اگر میت کے ورثاء کے پاس کچھ ایسے افراد بھی موجود ہوں جو میت کو غسل دے سکتے ہیں پھر بھی امام سے غسل دینے کو کہا جائے اور وہ معاوضہ لے کر غسل دے تو حرج نہیں لیکن یہ بات امامت کے منصب کے شایاں نہیں اور اگر امام کے سوا کوئی شخص ایسا نہیں جو میت کو غسل دے سکے پھر امام کا معاوضہ لینا ناجائز ہے اور اس صورت میں اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ (فتاوی رضویہ)

سوال: کیا عمامہ باندھنا صرف امام ہی کے ذمہ ہے؟

جواب: جامع صغیر اور کنز العمال میں ہے کہ "عمامہ باندھا کرو" لہٰذا عمامہ باندھنا جس طرح امام پر مستحب ہے اسی طرح ہر نمازی پر خواہ وہ منفرد ہو یا مقتدی اس پر عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا مستحب ہے لیکن اگر امام یا مقتدی ٹوپی پہن کر بغیر عمامہ باندھے نماز پڑھادے یا پڑھ لے تو یہ حرام تو دور، مکروہ بھی نہیں۔ (حبیب الفتاویٰ، معارف الاحکام)

لہٰذا اکیلے امام کو ہی عمامہ باندھنے کا ذمہ دار ٹھہرانا یا اس وجہ سے امام سے جھگڑنا قرآن وسنت سے ناواقفوں، بیوقوفوں اور جاہلوں کا کام ہے۔

سوال: کچھ لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ امام کا عمامہ باندھنا بھی تو مقتدیوں کا باندھنا ہی ہے لہٰذا امام کے پیچھے عمامہ باندھنے کی کوئی ضرورت نہیں؟

جواب: انتہائی عجیب اور بلا دلیل دعویٰ ہے کیونکہ اگر امام کا عمامہ باندھنا مقتدیوں کو کافی ہے تو پھر امام کے پیچھے ٹوپی پہننے بلکہ کپڑے بھی پہن کر کھڑے ہونے کی کیا ضرورت؟ کیا اب امام کے کپڑے مقتدیوں کو کافی نہ ہوئے؟ یہی تو جہالت ہے کہ خود عمامہ باندھتے نہیں اور امام اگر ایک آدھ بار ہی محض ٹوپی پہن کر نماز پڑھالے تو اسے چھوڑتے نہیں۔ (العیاذ باللہ)

سوال: بعض لوگ بغیر کسی شرعی وجہ کے امام کو طعن و تشنیع کرتے ہیں اور ناحق تہمتیں لگاتے ہیں اور پھر اسی امام کے پیچھے نمازیں بھی پڑھ لیتے ہیں تو یہ عمل کیسا ہے اور انکی نماز

کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہی لعنت عام ہو چکی ہے جس کی وجہ سے قرآن و سنت کا علم رکھنے والے مسجدوں کی امامت کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے اپنا تعلق مساجد سے محض خطابِ جمعہ تک ہی محدود رکھتے ہیں، جس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اہلِ علاقہ کی جہالت ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی، حالانکہ ساری مسجد میں نمازیوں سے لے کر انتظامیہ سمیت کوئی بھی شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک امام سے بڑھ کر عزت والا نہیں ہوتا، چنانچہ!

☆- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: امام اللہ کا نور ہے۔ (کنز العمال)

☆- نیز فرمایا کہ "عالم کا سونا عبادت، اس کا علمی مذاکرہ اللہ کی تسبیح، اس کا سانس صدقہ اور اس کی آنکھ کے آنسو کا ایک قطرہ جہنم کے سمندر کو بجھا دینے کے لئے کافی ہے، تو جس نے کسی عالمِ دین کی توہین کی اس نے علم کی توہین کی اور جس نے علم کی توہین کی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اور جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اس نے جبریل کی توہین کی اور جس نے جبریل کی توہین کی اس نے اللہ کی توہین کی اور جس نے اللہ کی توہین کی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلیل و رسوا فرمائے گا"۔

(تفسیر کبیر للامام الرازی، تنبیہ الانام)

☆- یہ بھی فرمایا کہ "عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے کہ عالم کا سانس لینا بھی اللہ کی تسبیح ہے"۔ (مسند الفردوس)

☆- نیز فرمایا: "امام کی مخالفت نہ کرو"۔ (جامع صغیر للسیوطی)

☆- یہ بھی فرمایا: علماء کے حق کو صرف منافق ہی ہلکا سمجھے گا۔ (فتاویٰ رضویہ)

☆- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کا یہ مقام بھی بیان فرمایا ہے کہ "اس کی مسند پر بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو"۔ (مسلم)

☆- یہ بھی فرمایا کہ: جو ہمارے بڑوں کا ادب نہ کرے، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے علماء کا حق نہ جانے وہ میرا اُمتی نہیں۔ (جامع صغیر للسیوطی)

☆- نیز فرمایا: امام کی اطاعت مسلمانوں پر واجب ہے جب تک وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔ (جامع صغیر للسیوطی)

☆- یہ بھی فرمایا کہ ”مسجد میں تمام لوگوں سے افضل امام ہوتا ہے اور پھر مؤذن“

(کنز العمال)

☆- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ”نمازیوں میں سب سے پہلے امام ہی پر رحمتیں نازل ہوتی ہیں“۔ (کنز العمال)

☆- نیز فرمایا: جس نے لوگوں کو 5 نمازیں بڑی ایمانداری سے پڑھالیں اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ (جامع صغیر للسیوطی)

☆- یوں بھی فرمایا کہ: کسی بے قصور پر جھوٹی تہمت لگانے سے 100 سال کے نیک اعمال بھی برباد ہو جاتے ہیں۔ (جامع صغیر للسیوطی)

نوٹ۔ لہٰذا امام کی توہین کرنا سخت حرام ہے پھر اس طعن و تشنیع کا سخت گناہ ان ظالموں کے ذمہ ضرور رہے گا کیونکہ امام کا رتبہ بہت بلند ہے چنانچہ اس کی برائی کرنا اتنا ہی بڑا گناہ، لہٰذا شرعی حکم کے لحاظ سے نماز کی ادائیگی تو ہو ہی جائے گی مگر وہ نماز قبول ہوگی یا نہیں؟ اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانے۔

سوال: مسجد کی انتظامیہ کا مسجد میں مقرر امام سے بیت الخلاء وغیرہ کی صفائی کرانا کیسا ہے؟

جواب: یہ کام دراصل خود انتظامیہ کے صدر وغیرہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیں اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو وہ امام کے علاوہ کسی اور کو اس کام کے لئے اجرت پر رکھیں لیکن پھر بھی وہ امام کو یہ کام کہنے کے ہرگز بھی مجاز نہیں ہیں اور اگر کوئی امام ان کے کہنے سے مجبور ہو کر یہ کام کرے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اور اگر بغیر کسی کے کہے خود اپنی مرضی سے کرے تو اس پر اللہ کی طرف سے اجر ہے۔ (فافہموا)

سوال: بعض جگہ مسجد یا اس کے بیت الخلاء وغیرہ کی صفائی کے لئے جب کوئی مزدور

مقرر کیا جاتا ہے تو انتظامیہ والے امام کے وظیفے سے کٹوتی کر کے صفائی والے کو دیتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: یہ اللہ کے غضب کو دعوت دینا اور حد توڑنے والی ناانصافی ہے کسی عام آدمی کے ساتھ بھی یہ ظلم خدا برداشت نہیں فرماتا پھر امام کا مرتبہ و مقام تو اللہ کی بارگاہ عالیہ میں بہت ہی بلند ہے کیا وہ اس مظلوم امام کی نہ سنے گا؟ امام کے ساتھ ظلم و زیادتی کرنے والے بدبختوں پر خدا کی مار ہو ایسی حرکت پر تو ان لوگوں کو شاید آخری وقت کلمہ بھی نصیب نہ ہو۔

نوٹ:۔ امام سے قطع نظر! آجکل ہر سرکاری یا غیر سرکاری فرد چاہتا ہے کہ اس کی آمدنی میں دن رات اضافہ ہوتا رہے تاکہ وہ اپنے کل اور اپنے بچوں کے مستقبل کو بہتر بنا سکے تو میں پوچھتا ہوں کہ: کیا امام انسان نہیں؟ کیا اس کے بچے نہیں؟ کیا اس کی ضرورتیں نہیں؟ کیا اسے بھی احساسِ صیف وشتاء نہیں؟ کیا اسے رہنے کے لئے جگہ، پہننے کے لئے کپڑوں اور کھانے کے لئے روٹی کی ضرورت نہیں؟ کیا اس کے سر پر بھی اپنے گھر بار کی ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں؟ کیا اس کے سر پر اس کے گھر بار کی ذمہ داریاں نہیں؟ پھر ذرا وقت ملے تو ضرور سوچیں! کیا ہمیں یہ بات زیب دیتی ہے کہ امام جیسی شخصیت جس کے کندھوں پر دینِ اسلام کی پاسداری کا عظیم بوجھ ہے اسے منگتوں کی طرح رسوائی کا شکار کر دیا جائے؟ یہ وفاداری ہرگز نہیں۔

☆- یہ توجہ بھی ہم پر فرض ہے کہ امام ہم پر اللہ کی طرف سے ایک خاص انعام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے اس کی خدمات سے ہم کیونکر آنکھ چرا سکتے ہیں جو ہمارے کان میں اذان دینے سے لے کر قرآن پڑھانے، نماز پڑھانے، نکاح پڑھانے حتیٰ کہ جنازہ پڑھانے تک بلکہ حق تو یہ ہے کہ جو ہمارے فوت شدگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد کر کے ان کی مغفرت کی بھیک خدا سے لے کر ہماری جھولیوں میں ڈالتا رہے تو کیا وہ عزت و احترام اور شکریہ کا حقدار نہیں؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یوں ارشاد فرما دیا: جو اپنے محسنوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی

شاکر نہیں۔ (جامع صغیر)

خدا تعالیٰ جزائے جزیل عطاء فرمائے ان لوگوں کو جو اپنے امام کی دل کھول کر عزت افزائی کرتے ہیں وہ دراصل امام کی نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرتے ہیں۔

☆۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حاملینِ قرآن کی عزت کی اس نے میری عزت کی اور جس نے میری عزت کی اس نے اللہ کی عزت کی۔

(التخریج الصغیر)

☆۔ نیز فرمایا: فضل والوں کے فضل کو صرف فضل والے ہی جانتے ہیں۔ (التخریج الصغیر)

سوال: ذاتی رنجش کی وجہ سے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا یا اسے امامت سے معزول کرنا کیسا ہے؟

جواب: ایک یہی کام ایسا ہے جو بڑے شوق وذوق سے کیا جاتا ہے یہی تو وجہ ہے کہ: ہماری نمازوں اور دعاؤں میں وہ لذتِ قبولیت ہی نہیں رہی حالانکہ محض دنیاوی مخاصمت کی وجہ سے امام کے پیچھے باجماعت نماز نہ پڑھنا سخت حرام ہے، ایسا کرنے والے پر توبہ فرض اور جماعت چھوڑنے کی عادت ڈالنا فسق ہے اور ذاتی رنجش یا عادت سے مجبور ہو کر امام کو منصب امامت سے معزول کرنا ممنوع اور حق تلفی وایذائے مسلم ہے جو کہ حرام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی''۔ نیز فرمایا: ''جس نے ظلم پر ظالم کی مدد کی وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سرپرستی سے نکل گیا۔ (جامع صغیر)

لہٰذا دوسرے مسلمان اس برے کام میں ہرگز ایسے شخص کا ساتھ نہ دیں اور اسے ایسا کرنے سے سختی سے روکیں ورنہ سب کے سب گنہگار ہوں گے۔

سوال: امام کے تاخیر سے آنے پر اس سے جھگڑا کرنا کیسا ہے؟

جواب: جامع صغیر للسیوطی صفحہ 519 میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے لوگوں کو وقت پر امامت کر کے پوری نماز پڑھائی تو اس کا اجر امام اور مقتدی سب کو ملے گا۔

نوٹ۔ لہٰذا امام کو اپنی ڈیوٹی خوب نبھانی چاہیے لیکن اگر کبھی کبھار تاخیر ہو بھی جائے تو اس پر صبر کرنے میں بھی نمازیوں کے لئے ہی اجر ہے، نیز اس صورت میں بھی کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ: وہ اپنے امام کی توہین کرے یا اس سے جھگڑا کرے، کیونکہ فرمانِ نبوی ہے کہ: قرآن کو جاننے والے اللہ کے اہل اور اللہ کے خاص لوگ ہیں۔ (التخریج الصغیر)

نیز حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پانچ باتوں کا عہد لیا جن میں ''اپنے امام کا ادب واحترام'' بھی شامل ہے۔ (مسندِ امام احمد)

☆- بخاری، مسلم، مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، مسند ابی عوانہ اور سنن اوزاعی میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اقامت ہوئی، صفیں کھڑی ہوئیں پھر کچھ یاد آیا اور صحابہ کو رُکنے کا اشارہ فرمایا اور تشریف لے گئے پھر غسل فرما کے واپس آ کر نماز پڑھائی حالانکہ صحابہ صفوں میں کھڑے انتظار کر رہے تھے۔

☆- مسند امام احمد بن حنبل اور ترمذی میں ہے کہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک دن صبح کی نماز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی تاخیر سے تشریف لائے کہ: ہم سمجھ رہے تھے کہ: سورج نکل آئے گا، نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: آج رات میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا۔۔۔۔ الخ۔

صفوں کا بیان

سوال: پہلی صف میں نماز پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ! ''اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی

صف میں نماز پڑھنے کا کیا
اجر و ثواب ہے تو ہر کوئی ان کا طلبگار ہوتا یہاں تک کہ قرعہ اندازی کرتے"۔

(بخاری)

سوال: صفوں کی ترتیب کیا ہے؟
جواب: ایک مقتدی ہو تو امام کی دائیں جانب اور اگر زیادہ ہوں تو امام کی پیچھے صف میں کھڑے ہوں پہلے مرد صفیں باندھیں پھر پیچھے بچے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)
سوال: صفوں کو کیسے ملایا جائے؟
جواب: صفوں کو ملانے میں تین باتوں کا لحاظ نہایت ضروری ہے! اور یہ تینوں امور واجب ہیں!
(۱)۔ تسویہ صف یعنی مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں سب کی گردنیں، شانے اور ٹخنے آپس میں بالکل برابر ایک خط مستقیم پر واقع ہوں۔ (مسلم، نسائی، مسند احمد، ابوداؤد)
(۲)۔ اتمام صف یعنی جب تک ایک صف اچھی طرح پوری نہ ہو دوسری شروع نہ کی جائے ورنہ پیچھے سب کی نماز مکروہ ہوگی۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)
(۳)۔ تراص صف یعنی خوب مل کر کھڑے ہونا کہ کندھے سے کندھا خوب جم کر ملا ہوا ہو جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ "کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ" یعنی (وہ ایسی صف ہے کہ گویا سیسہ پگلائی دیوار) نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفیں سیدھی اور خوب گھنی (ملا کر قائم) کرو۔ (بخاری، الجامع الصغیر، کنز العمال، مجمع الزوائد)
نوٹ۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ تینوں امور آجکل معاذ اللہ متروک ہو رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان نا اتفاقی پھیلی ہوئی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! "اے اللہ کے بندو! یا تو تم ضرور صفیں سیدھی کیا کرو یا پھر اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈال دے گا"۔ (مسلم، فتاویٰ رضویہ)
سوال: جب نمازیوں کو آپس میں خوب ساتھ مل کر کھڑے ہونے کا کہا جائے تو ان میں

سے بعض افراد گرمی یا جگہ وغیرہ کی تنگی کا بہانہ بنا دیتے ہیں؟

جواب: البدر المنیر صفحہ 177 میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوں کو ملانے کے بارے میں ارشاد فرمایا: "الزحمة رحمة" یعنی یہ زحمت اٹھانا بھی رحمت ہے۔

سوال: اگر کسی نے اگلی صف پوری ہونے سے پہلے ہی پیچھے نئی صف بنالی تو بعد میں آنے والے نے اگلی صف میں کمی دیکھی تو وہ کیا کرے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ! "جو کسی صف میں خلل دیکھے وہ خود اسے بند کر دے اور اگر اس نے اسے بند نہ کیا اور دوسرا آیا تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اس اگلی صف کے خلاء کو پورا کرے تو اس پر کوئی پکڑ نہیں۔

(مسند فردوس، طبرانی کبیر)

سوال: بعض لوگ امام کے پیچھے صف یوں بناتے ہیں کہ امام کے ایک طرف نمازی زیادہ ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف بہت کم، یہ کیسا ہے؟

جواب: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "امام کو درمیان میں رکھو اور خالی جگہ کو پورا کرو"۔ (ابوداؤد)

اسی لئے بعد میں آنے والے نمازی کو کم نمازیوں والی طرف جانا ہی افضل ہے۔

سوال: کیا جماعت میں نمازیوں کی صفوں کے پیچھے اسی نماز میں شامل اکیلے شخص کی نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: مسند امام احمد، مسند حمیدی میں ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صفوں کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھو صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز نہیں ہوتی"۔

یہ اس وقت ہے کہ جب کوئی نمازی بغیر کسی کا انتظار کئے یا بغیر کسی کو اگلی صف سے کھینچے ہی نماز شروع کر دے لیکن اگر انتظار کے باوجود بھی کوئی نمازی نہ آیا اور نہ ہی

کوئی نمازی آگے سے پیچھے آیا تو اکیلے کی نماز ہو جائے گی۔ (فتاویٰ فقیہ ملت)

سوال: نماز میں کھڑے ہوتے وقت ٹانگیں ضرورت سے زیادہ چوڑی کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: نماز میں کندھے سے کندھا ملانا ضروری ہے نہ کہ ٹانگیں چوڑی کرنا چنانچہ!

☆- غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب ''قد قامت الصلوٰۃ'' میں ہے کہ ''کچھ لوگ ضرورت سے زیادہ ٹانگیں چوڑی کر لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پاؤں تو مل جاتے ہیں لیکن کندھے نہیں ملتے'' نیز یہ بھی لکھا ہے کہ ''ٹخنے سے ٹخنہ ملانے والی روایات نامقبول ہیں ان میں زکریا بن ابی زائدہ جو مدلس ہے اور ''عن'' سے روایت کرتا ہے''۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی دیگر کتب مثلاً! ''فتاویٰ علماء حدیث'' جلد 4 صفحہ 266، 265، ''فتاویٰ اہلحدیث'' جلد 1 صفحہ 539، 540، ''اسلامی تعلیم مکمل ومدلل'' صفحہ 48 اور ''صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں بھی کندھے سے کندھا ملانے کو ہی ترجیح دیتے ہوئے ضرورت سے زیادہ ٹانگیں چوڑی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

نوٹ: اگر واقعی پاؤں سے پاؤں کو ملانا ہی حدیث کا منشاء ہے تو پھر تمام احادیث پر عمل کرنا چاہیے یعنی قدم سے قدم، گردن سے گردن، گھٹنے سے گھٹنا، ٹخنے سے ٹخنا، کندھے سے کندھا ملانا بھی ضروری ہونا چاہیے پھر ذرا نماز پڑھ کر دکھایئے! ان تمام اعضاء کو ملا کر نماز پڑھنا مشکل بلکہ محال ہے لہٰذا وہی معنیٰ احق اور اصوب ہے کہ کندھوں کو کندھوں کے ساتھ ملا کر اور بقیہ اعضاء کو ایک دوسرے کے بالکل سیدھ میں کر کے نماز پڑھیں جو ممکن بھی ہے اور منشاء فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔

سوال: اگلی صف میں بچوں کو کھڑا کرنا کیسا ہے؟

جواب: جامع صغیر میں ہے کہ ''سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلی صف میں بچوں کو کھڑا کرنے سے منع فرمایا ہے''۔ اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ ''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب بھی اگلی صف میں کسی بچے کو کھڑا دیکھتے تو اسے نکال دیتے''۔

سوال: اگر بالغوں کے ساتھ کسی صف میں نابالغ کھڑا ہو گیا اور نماز کی نیت بھی باندھ چکا

ہوتو بعد میں آنے والے کسی شخص کا اسے وہاں سے ہٹانا کیسا ہے؟

جواب:۔ اس کے نماز شروع کرنے سے پہلے اسے پچھلی صف میں بھیجنا چاہیے تھا لیکن جب وہ نماز شروع کر چکا تو اب اسے وہاں سے پیچھے ہٹانا سراسر ظلم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: بالغوں کی صف مکمل ہو چکی اور کوئی بالغ بعد میں آیا اور پچھلی نابالغوں کی صف میں ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو کیسا ہے؟

جواب: مشکوٰۃ میں ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس اور ایک یتیم کے ساتھ نماز پڑھی'' لہٰذا نماز ہو جائے گی کیونکہ اس صورت میں نابالغ بالغ کے حکم میں ہوگا۔ (فیض الرسول)

سوال: امام کے بالکل پیچھے پہلی صف میں کون کھڑا ہو؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''پہلی صف میں میرے قریب وہ لوگ رہیں جو عقل وخرد والے ہیں''۔ (مسلم)

لہٰذا اسی شخص کو امام کے پیچھے کھڑا ہونے کا حق ہے جو صحیح العقیدہ ہو، داڑھی سنت کے عین مطابق ہو اور نماز کے مسائل جانتا ہو تا کہ اُسے عند الحاجت امام اپنا خلیفہ بنا سکے یعنی اگر امام کو نماز میں بے وضگی لاحق ہو تو اسے اپنا خلیفہ بنا کر وضو کرنے جا سکے۔

سوال: امام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: امام اپنا ناک بند کر کے پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے کسی سے بات نہ کرے۔ (بیہقی)

لیکن چونکہ خلیفہ بنانے کا مسئلہ ایک سخت دشوار مسئلہ ہے جس کے لئے شرائط بہت ہیں اور مختلف صورتوں میں مختلف احکام ہیں جنکی پوری رعایت عوام کے لئے مشکل ہے لہٰذا سب کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ نیت توڑ دی جائے اور وضو کرنے کے بعد از سرِ نو نماز پڑھائی جائے۔ (ابوداؤد، کتاب الحجہ، فتاویٰ فیض الرسول)

سوال: نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! "اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس کا کیا گناہ ہے تو وہ چالیس برس تک کھڑا رہنا ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا"۔ (بخاری)

سوال: کیا نمازی کے آگے سے گزرنے پر نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: ہرگز نہیں، البتہ گزرنے والا سخت گنہگار ہوگا۔ (مؤطا امام مالک، ابوداؤد، دار قطنی)

سوال: نمازی کے آگے سے گزرنا کس صورت میں جائز ہے؟

جواب: اگر نمازی کے آگے سترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز ہو جو کم از کم ایک ہاتھ اونچی اور ایک انگلی کے برابر موٹی ہو تو گزرنے میں کوئی حرج نہیں، اس سے کم میں گزرنا جائز نہیں۔

(بخاری، مسلم، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، مسند احمد)

سوال: کیا تین صف آگے سے گزر سکتے ہیں؟

جواب: یہ حکم کھلے میدان، صحرا یا بڑی مسجدوں کا ہے جیسا کہ مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف وغیرہ، ہمارے ہاں تقریباً تمام مساجد چھوٹی ہیں لہٰذا انکا یہ حکم نہیں۔ (ابوداؤد، نسائی، ملفوظات)

﴿مشروعاتِ نماز کا بیان﴾

سوال: نماز کی شرائط سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کی شرائط سے مراد یہ ہے کہ نماز سے پہلے پائی جانے والی چند وہ ضروری باتیں کہ جن میں سے کسی ایک کے بھی رہ جانے سے نماز نہیں ہوتی۔

سوال: نماز کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: نماز کی شرطیں دو طرح کی ہیں!

(۱)۔ نماز کے واجب ہونے کی شرطیں۔ (۲)۔ نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں

سوال: نماز کے واجب ہونے کی شرطیں کون کون سی ہیں؟

جواب: نماز کے واجب ہونے کی چار شرطیں ہیں!

(۱)۔ مسلمان ہونا۔ (القرآن) (۲)۔ عاقل ہونا۔ (مشکوٰۃ)

(۳)۔ بالغ ہونا۔ (مشکوٰۃ) (۴)۔ نماز کا وقت ہونا۔ (القرآن)

سوال: نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: نماز کے صحیح ہونے کی سات شرطیں ہیں!

(۱)۔ جسم کا پاک ہونا۔ (القرآن) (۲)۔ لباس کا پاک ہونا۔ (القرآن)

(۳)۔ جگہ کا پاک ہونا۔ (القرآن) (۴)۔ ستر عورت۔ (القرآن)

(یعنی مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کا بدن چھپانا اور عورت کے لئے چہرہ، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے علاوہ بقیہ ہر حصے کا چھپانا نماز کی شرائط میں سے ہے)۔ (دار قطنی، ترمذی، مسند احمد)

(۵)۔ قبلہ کی طرف رُخ ہونا۔ (القرآن) (۶)۔ نیت کرنا۔ (القرآن)

(۷)۔ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرنا۔ (القرآن)

سوال: فرائض نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرائض فرض کی جمع ہے اسے رُکن بھی کہتے ہیں اور نماز کے فرائض سے مراد نماز کے اندر پائی جانے والی چند وہ ضروری باتیں کہ جن میں سے کسی ایک کے رہ جانے سے نماز ادا نہ ہو۔

سوال: فرائض نماز کیا ہیں؟

جواب: نماز کے سات فرائض ہیں!

(۱)۔ تکبیر تحریمہ۔ (القرآن) (۲)۔ قیام۔ (القرآن)

(۳)۔ قرأت کرنا۔ (القرآن)

یعنی فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر سنت اور نفل کی ہر رکعت میں کم از کم ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھنا فرض ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، مؤطا امام محمد)

(۴)۔ رکوع کرنا۔ (القرآن) (۵)۔ سجدہ کرنا۔ (القرآن)

(۶)- آخری قعدہ (التحیات سے تشہد کی مقدار)۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد، ابوداؤد)

(۷)- خروج بصُنعہٖ (کسی طرح نماز ختم کرنا)۔ (مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، بیہقی)

سوال: واجباتِ نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب: واجبات نماز سے مراد نماز میں پائی جانے والی وہ ضروری باتیں کہ جن میں سے کسی کو قصداً چھوڑ دیا جائے تو نماز نئے سرے سے پڑھنی پڑے اور اگر بھول کر رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے وہ کمی پوری ہو جاتی ہے لیکن اگر سجدہ سہو بھی نہ کیا تو نماز پھر بھی لوٹانا ہوگی۔

سوال: نماز کے واجبات کون کون سے ہیں؟

جواب: (۱)- تکبیر تحریمہ کے لئے "اللہ اکبر" کہنا۔ (بخاری، مسلم)

(۲)- فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور دیگر نمازوں کی ہر رکعت میں ایک بار پوری فاتحہ پڑھنا۔ (بخاری، مسلم)

(یعنی فاتحہ کی ہر آیت ایک الگ واجب ہے لہٰذا اگر کسی نے ایک آیت بھی بھول کر چھوڑ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا)

(۳)- فرض کی پہلی دو اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورۃ یا بڑی ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی آیات کے برابر پڑھنا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، دار قطنی)

(۴)- فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ (ابن حبان، شرح نقایہ، کبیری)

(۵)- قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہونا۔ (بخاری، مسلم)

(۶)- جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ (بخاری، مسلم)

(۷)- سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کو زمین پر لگانا۔ (طبرانی کبیر، بیہقی)

(۸)- سجدے میں دونوں پاؤں کی کم از کم تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا۔

(دار قطنی فی الافراد، مسلم، ترمذی)

(۹)- تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ، جلسہ اور قومہ میں کم از کم ایک بار "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ (بخاری، مسلم)

(۱۰)۔ قعدہ اولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھنا۔

(بخاری، مسلم)

(۱۱)۔ دونوں قعدوں میں "التحیات" و "تشہد" پڑھنا۔ (مصنف عبدالرزاق، مؤطا امام محمد)

(۱۲)۔ پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا۔ (ابوداؤد طیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ)

(۱۳)۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ "السلام" کہنا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

سوال: جماعت کی صورت میں مزید واجبات کونسے ہیں؟

جواب: (۱)۔ امام کے لئے جہری نمازوں (فجر، مغرب اور عشاء) میں جہری قرأت کرنا اور سری نمازوں (ظہر اور عصر) میں سری قرأت کرنا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق)

(۲)۔ مقتدی کا قرأت کے علاوہ بقیہ تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

(بخاری، مسلم)

سوال: نماز وتر میں دو اضافی واجب کون سے ہیں؟

جواب: (۱)۔ وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھنا۔ (بخاری، مسلم)

(۲)۔ دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا۔ (کتاب الحجہ)

سوال: نماز عید میں اضافی واجب کیا ہے؟

جواب: چھ زائد تکبیریں اور دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر بھی واجب ہے۔

(ترمذی، عالمگیری)

سوال: نماز کی سنتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کی سنتوں سے مراد نماز میں پائی جانے والی چند وہ مشروع باتیں کہ جن میں سے کسی کو جان بوجھ کر چھوڑ دینا گناہ ہے جس کی وجہ سے نماز دوبارہ پڑھی جائے اور اگر بھول کر یا کسی مجبوری کی وجہ سے (مثلاً وقت بہت کم ہے) کوئی سنت رہ جائے تو بھی نماز ہو جاتی ہے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

سوال: نماز کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز کے وقت میں پاک لباس، پاک جگہ، سر اور ستر ڈھانپ کر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں، پھر دل سے نیت کریں اور بہتر یہ ہے کہ زبان سے نیت کے الفاظ کو دہرالیا جائے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے ہوئے فوراً ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر یوں ہو کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیہ سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو مظبوطی سے پکڑ لیں، اور درمیان کی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیل جائیں، اور نظر سجدے کی جگہ پر جم جائے۔

(2)- پھر ثناء پڑھیں! یعنی ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ'' پھر صرف امام و منفرد ہی ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' اور ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پھر فاتحہ پڑھیں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝'' پھر امام، منفرد اور مقتدی اتنی آہستہ آواز سے ''آمین'' کہیں گے کہ خود سن سکیں، پھر امام و منفرد ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھ کر کوئی سورت جو یاد ہو مثلاً ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝'' پڑھیں گے۔

(3)- پھر ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں یعنی جھکتے ہوئے ہی تکبیر کہہ لیں، رکوع میں پہنچ کر تکبیر نہ کہیں ورنہ نماز مکروہ ہوگی اسی طرح تمام ارکان ادا کرتے وقت بھی کریں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ لیں کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور سر، کمر اور پیٹھ برابر ہوں یعنی کمر بالکل سیدھی ہو زیادہ جھکی ہوئی نہ ہو ورنہ حدیث شریف میں ایسے رکوع کو گدھے سے تشبیہ دی گئی ہے، بازو جسم سے علیحدہ ہوں اور نظریں پاؤں کی پشت پر جمی ہوں پھر کم از کم تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ''

پڑھیں۔

(4)- پھر "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہتا ہوا امام کی اقتداء کرے لیکن منفرد "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" دونوں کہے گا، یہاں کھڑے ہو کر ہاتھ نہ باندھے اس کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں اور اگر قومہ میں "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کے بعد یہ الفاظ "حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا طَاهِرًا مُّبَارَکًا فِیْهِ" پڑھ لئے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

(5)- پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح چلے جائیں کہ سب سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک کی ہڈی اور پیشانی زمین پر خوب جمائیں، سجدے میں دونوں ہاتھ کانوں کے بالکل نیچے ہوں، اپنے بازوؤں کو جسم اور زمین سے جدا رکھیں، اور رانوں کو پیٹ اور پنڈلیوں سے جدا رکھیں ورنہ حدیث شریف میں ایسے سجدے کو کتے کے بیٹھنے سے تشبیہ دی گئی ہے، باجماعت نماز پڑھتے وقت اپنے بازو خوب نہ پھیلائیں ورنہ دیگر نمازی پریشان ہوں گے، سجدے میں جاتے وقت دونوں پاؤں کی سب انگلیاں زمین پر اس طرح لگائیں کہ انگلیوں کا رُخ قبلہ شریف کی طرف ہو، دونوں پاؤں کی کم از کم تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین سے لگنا واجب ہے ورنہ سجدہ ادا نہ ہوگا، اسی طرح اگر سجدے میں دونوں پاؤں زمین پر لگانے کی بجائے اٹھائے رکھے تو سجدہ ادا نہ ہوگا یعنی نماز ہی نہ ہوگی، سجدے میں نظر ناک کے کناروں کی طرف ہونی چاہیے، سجدے میں دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے قریب رکھیں، پھر کم از کم تین بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھیں اور سجدے سے اٹھتے وقت "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے سب سے پہلے پیشانی اٹھائیں پھر ناک اور پھر ہاتھ اٹھائیں۔

(6)- پھر دایاں قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیوں کا رُخ قبلہ کی جانب کریں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں، پھر دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اس طرح رکھیں کہ ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں کے کناروں تک پہنچ جائیں، اس حالت

میں گھٹنے پکڑنے نہیں چاہئیں، ورنہ انگلیاں قبلہ سے پھر جائیں گی، انگلیاں اپنی حالت پر چھوڑ دیں نہ زیادہ کھلی اور نہ ہی زیادہ ملی ہوئی ہوں، دونوں سجدوں کے درمیان اس طرح بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں اگر اس میں یہ دعاء ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ'' پڑھ لی جائے تو بہتر ہے۔

(7)- پھر ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے ہوئے پہلے سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کریں اب دوسری رکعت کو اٹھنے کے لئے ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے ہوئے سب سے پہلے پیشانی اٹھائیں پھر ناک، اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر گھٹنوں پر رکھیں، پھر دونوں گھٹنوں کو زمین سے اٹھائیں اور سیدھے کھڑے ہو جائیں۔

(8)- اب دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کھڑے ہوں، اور امام اور منفرد ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' کے بعد سورۃ فاتحہ اور پھر کوئی سورت پڑھیں یا کسی سورت کی آیات تلاوت کریں اور مقتدی امام کے پیچھے خاموش کھڑا رہے، پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور سجدے کریں۔

(9)- پھر ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہہ کر دوزانو اسی طرح بیٹھیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان میں

بیٹھے تھے، اور نظر اپنی گود کی طرف رکھیں، پھر یہ پڑھیں ''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' تشہد پڑھتے ہوئے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے کلمہ شہادت پر اشارہ کریں اور ''عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' تک مکمل پڑھنے کے بعد درود شریف ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ()"۔

پھر درود شریف کے بعد قرآن و حدیث سے ثابت کوئی بھی دعاء مانگ لی جائے مثلاً "رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ () رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ()" پھر دائیں اور اس کے بعد بائیں طرف سلام پھیرتے وقت کراماً کاتبین (نیکیاں اور بدیاں لکھنے والے فرشتوں) کی نیت کرے اور اگر باجماعت نماز ادا کی جارہی ہے تو دائیں اور بائیں نمازیوں اور اپنے امام کی نیت بھی کریں، سلام پھرتے وقت نظر کندھے کی جانب ہونا سنت ہے۔

سوال: مردوں کے لئے تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھانا سنت ہے؟

جواب: مرد اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو تک اٹھائے جیسا کہ!

☆۔ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ فرماتے تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے۔ (بخاری، مسلم، طحاوی)

☆۔ دارقطنی میں حضرت انس اور مسلم، مصنف ابن ابی شیبہ، ابو داود، بیہقی، نسائی، طحاوی وغیرہ میں حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھاتے تھے۔

☆۔ ان روایات کے علاوہ حضرات انس، براء بن عازب، عطاء، ابو قلابہ، ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہم سے بھی کانوں تک ہاتھ اٹھانا ہی مروی ہے (مصنف عبد الرزاق، ابو داود، بخاری، مسلم، نسائی، مسند امام احمد، دارقطنی، طحاوی، مستدرک، مسند اسحاق بن راہویہ)

☆۔ نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتابوں مثلاً! "القول المقبول صفحہ 339"، "مختصر زاد المعاد صفحہ 28"، "صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 8"، "صلوٰۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 187"، "مسنون نماز صفحہ 42"، "نماز نبوی صفحہ 183" میں ہے کہ: جس طرح کندھوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے اسی طرح کانوں کی لوؤں تک ہاتھ اٹھانا بھی سنت ہے۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی دوسری کتابوں مثلاً ! "تیسیر الباری جلد 1 صفحہ 470" اور "تسہیل الوصول صفحہ 146" میں ہے کہ: جب انگلیوں کے پورے کانوں کے اوپر والے حصے کے برابر اٹھائیں اور انگوٹھے کانوں کی لوتک تو ہتھیلیاں دونوں کندھوں کے برابر خود بخود ہو جائیں گی اور تمام احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

سوال: تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ کس طرف ہو؟

جواب: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! جب بھی تم میں سے کوئی ایک نماز شروع کرے تو اسکو چاہیے کہ اپنی ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرے۔

(طبرانی اوسط، بیہقی)

سوال: تکبیر تحریمہ کہتے وقت انگلیوں کو کھولے رکھنا کیسا ہے؟

جواب: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کے لئے تکبیر فرماتے تو اپنے انگشت ہائے مبارکہ کو پھیلائے رکھتے۔ (ترمذی، بیہقی، ابن حبان)

سوال: تکبیر تحریمہ کے بعد مرد اپنے ہاتھ کہاں باندھے؟

جواب: مرد اپنے ہاتھ ناف کے نیچے ہی باندھے جیسا کہ!

☆- حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دایاں ہاتھ مبارک بائیں پر ناف کے نیچے ہی رکھے ہوئے دیکھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 427،

نیز علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ "آثار السنن رقم 330" میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: اسنادہ صحیح یعنی اس کی سند صحیح ہے)

☆- حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے ہی رکھنا سنت ہے۔

(مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 427، دار قطنی جلد 1 صفحہ 192، سنن کبریٰ بیہقی جلد 2 صفحہ 108)

☆- حضرت ابو مجلز نے فرمایا کہ مرد دائیں ہاتھ کو نماز میں بائیں پر ناف کے نیچے ہی

باندھیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 427) نیز علامہ نیموی "آثار السنن" میں فرماتے ہیں: اسکی سند بھی صحیح ہے)

☆- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں ناف کے نیچے ہی ہاتھ باندھے جائیں۔(محلی ابن حزم جلد 3 صفحہ 30، المغنی لابن قدامہ جلد 1 صفحہ 472، الجوہر النقی)

☆- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین باتیں نبوت کے اخلاق میں سے ہیں! (۱)- روزہ جلدی افطار کرنا، (۲)- سحری میں تاخیر کرنا، (۳)- نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر ناف کے نیچے باندھنا۔(الجوہر النقی علی البیہقی، محلی ابن حزم جلد 3 صفحہ 30)

☆- حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا چاہیے۔(فوائد لابن مندہ جلد 2 صفحہ 234، کتاب الآثار صفحہ 28، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 427، نیز علامہ نیموی "آثار السنن" میں فرماتے ہیں کہ: اس کی سند حسن ہے)

☆- امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں کہ: ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا حدیث کی رو سے انتہائی قوی اور عاجزی وانکساری کے بھی انتہائی قریب ہے۔(الاوسط جلد 3 صفحہ 94)

سوال: نماز میں کھڑے ہوتے وقت دونوں پاؤں میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے؟

جواب: اس بارے میں کوئی حدیث میسر نہیں ہو سکی البتہ فقہاء کرام نے بغیر کسی اختلاف کے کم از کم کھلی چار انگلیوں کی مقدار کو ہی "اقرب الی الخشوع" قرار دیا ہے۔

(فتاویٰ بزازیہ، کتاب الانوار، طحطاوی علی المراقی، کتاب الاثر، الکبریٰ، فتاویٰ رضویہ)

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتابوں مثلاً! "فتاویٰ علماء حدیث جلد 4 صفحہ 265، فتاویٰ اہل حدیث جلد 1 صفحہ 539" میں ہے کہ: بعض جاہل نماز میں پاؤں تو خوب چوڑے کر لیتے ہیں لیکن کندھے نہیں ملاتے حالانکہ پاؤں کندھے کے مطابق کھولنے چاہیے۔

☆- غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب "اسلامی تعلیم مکمل ومدلل صفحہ 48" میں مفتی عبد السلام بستوی نے لکھا ہے کہ: دونوں قدموں کے درمیان ایک بالشت یا اس کے قریب فاصلہ رہے۔

سوال: نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد آمین کیسے کہنی چاہیے؟

جواب: سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ”ولا الضالین“ پڑھا تو آمین آہستہ آواز سے کہی“ (جامع ترمذی، ابوداؤد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند امام احمد، ابوداؤد طیالسی، آثار السنن، دار قطنی، ابو یعلی، طبرانی، مستدرک) نیز امام حاکم اور علامہ نیموی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

☆- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے قیام میں دو جگہ خاموشی فرمایا کرتے تھے پہلی تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسری ”ولا الضالین“ کے بعد۔

(ابوداؤد، مسند امام احمد، دار قطنی نیز علامہ نیموی ”آثار السنن“ میں فرماتے ہیں کہ: اس کی سند صحیح ہے)

☆- نیز سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”امام چار چیزیں آہستہ کہے، ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین“۔ (مصنف عبد الرزاق)

☆- حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ: امام 5 چیزیں آہستہ کہے: ثناء، تعوذ، تسمیہ، آمین، ربنا لک الحمد۔ (مصنف عبد الرزاق، آثار السنن، نیز علامہ نیموی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے)

☆- اسی طرح حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبد اللہ بھی تعوذ، تسمیہ اور آمین کو اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے۔ (طبرانی کبیر، طحاوی، بیہقی)

☆- اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! ”جب امام ”ولا الضالین“ کہے تو تم آمین کہو تو جس کی آمین فرشتوں کی طرح ہوئی اس کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کو بخش دیا جائے گا“۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسند امام احمد، موطا امام مالک، دارمی، ابن حبان، کتاب الام، بیہقی، مصنف عبد الرزاق) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آمین آہستہ آواز سے ہی کہنی چاہیے کیونکہ فرشتوں کی آواز بھی ہمیں سنائی نہیں دیتی۔

سوال: مذکورہ بالا حدیث جس میں فرشتوں کی سی آمین کا بیان ہے اسی حدیث سے بعض لوگ بلند آواز سے آمین کہنا بھی ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فرشتے بھی اپنے اعتبار

سے با آوازِ بلند ہی آمین کہتے ہیں؟

جواب: بڑی عجیب منطق ہے! یہ بعض حضرات آمین تو اونچی کہتے ہیں اور دلیل کے طور پر اس حدیث کو پیش کرتے ہیں حالانکہ بخاری و مسلم کی روایت میں تو یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب امام ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''ربنا لک الحمد'' کہا کرو تو جس کا یہ کہنا فرشتوں کی طرح ہوا تو اس کے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے''۔

اب ان ''بعض حضرات'' سے ذرا یہ تو پوچھیے! کہ اگر فرشتوں کے آمین کہنے سے بلند آواز ہی مراد ہے تو پھر ''ربنا لک الحمد'' کو بھی با آوازِ بلند کہا کریں حالانکہ یہ خلاف سنت ہے۔

سوال: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حنفی طریقے سے نماز پڑھنا خلافِ سنت ہے کہیں بھی ثابت نہیں؟

جواب: بڑی عجیب بات ہے: حدیث دانی کے سب سے بڑے دعویداروں کو حنفی طریقہ کی نماز قرآن و سنت سے کہیں بھی دکھائی نہیں دی اللہ نے فرمایا: ''لھم اعین لایبصرون بھا'' یعنی ان کی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان سے دیکھتے ہی نہیں، حالانکہ!

☆- امام سرہند حضور مجدد الفِ ثانی ''مکتوبات شریف'' جلد 1 مکتوب نمبر 282 اور جلد 2 مکتوب نمبر 55 میں فرماتے ہیں کہ: ''کمالاتِ نبوت کی مناسبت فقہ حنفی کے ساتھ ہے، حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد بغیر کسی کی تقلید کئے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب کے موافق عمل کریں گے کیونکہ وہ خود مجتہد ہونگے۔ یعنی ان کا اجتہاد بھی فقہ حنفی کے ہی موافق ہوگا۔ (مقتبسا)

☆- غیر مقلد اہلحدیث کی تسلیم شدہ کتاب ''ابقاء المنن'' میں شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ منقول ہے کہ: ''مذہب حنفی سب مذاہب سے زیادہ حدیث کے موافق ہے''۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب ''فتاویٰ اہلحدیث جلد 1 صفحہ 13، 14، 16'' میں ہے کہ: حنفی لوگ حدیث پر عمل کرتے ہیں حتی کہ: وہ قیاس کے مقابلے میں تو ضعیف حدیث کو بھی ترجیح دیتے ہیں۔

☆- نیز اہلحدیث حضرات کی دوسری کتاب ''مآثرِ صدیقی'' میں غیر مقلدین کے پیشوا نواب اہلحدیث صدیق حسن خاں کے بارے میں یوں ہے کہ ''والا جاہ مرحوم نماز پنجگانہ حنفی طریقے پر پڑھتے تھے''۔

سوال: رکوع اور سجدے میں مرد کے لئے پشت کو کیسا رکھنا چاہیے؟

جواب: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اس شخص کی نماز درست نہیں جو اپنی کمر کو رکوع اور سجدے میں سیدھی نہیں رکھتا''۔ (ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ)۔

سوال: سجدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سجدہ سات ہڈیوں کو زمین سے ٹکا دینے کا نام ہے! پیشانی بمع ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں۔ (متفق علیہ) اگر ان میں ایک چیز بھی چھوٹ گئی تو سجدہ ادا نہ ہوگا۔

سوال: سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کا رخ کس طرف ہونا چاہیے؟

جواب: سجدے کی حالت میں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے۔ (بخاری)

لہٰذا اگر کسی نے سجدے میں پاؤں کی انگلیاں اٹھائے رکھیں یا صرف انگلیوں کی نوک ہی زمین پر لگائے رکھی تو بھی سجدہ ادا نہ ہوگا۔ کیونکہ دونوں پاؤں کی ایک ایک انگلی کا رخ قبلہ کی طرف ہونا فرض اور کم از کم تین تین انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا واجب اور سبھی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: مردوں کے لئے سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ کی حالت میں اپنے بازوؤں اور کہنیوں کو زمین پر نہ لگائیں، بازوؤں کو

اپنے پہلوؤں سے دور رکھیں اور سر کو رانوں سے جدا رکھیں۔ (بخاری، مسلم)

سوال: سجدے میں جانے اور اٹھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدے میں جاتے ہوئے سب سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں پھر دونوں ہاتھ، اور جب دوسرے سجدے سے اٹھیں تو سب سے پہلے اپنی پیشانی پھر ہاتھ اور آخر میں گھٹنے اٹھائیں۔ (ترمذی، ابوداؤد، مصنف عبدالرزاق)

سوال: کچھ لوگ نماز اتنی جلدی پڑھتے ہیں کہ رکوع وسجود بھی پوری طرح ادا نہیں ہوتے؟

جواب: فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: چوروں میں سب سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے، عرض کیا گیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نماز میں چوری کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: رکوع وسجود بھی پورے ادا نہ کرنا۔ (المعجم الصغیر للطبرانی)

سوال: نماز کی پہلی اور تیسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہوکر اٹھنے سے پہلے بیٹھنا کیسا ہے؟

جواب: اسے جلسہ استراحت کہتے ہیں یہ سنت نہیں بلکہ سجدوں کے فوراً بعد سیدھے کھڑے ہو جانا ہی سنت ہے چنانچہ!

☆۔ ابوداؤد صفحہ 157، 202 میں ہے کہ حضرت ابن ساعدی سے روایت ہے کہ میں ایک مجلس میں تھا جس میں میرے والد (جو صحابی رسول تھے) وہ بھی تھے اور ان کے ساتھ اسی مجلس میں حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوحمید ساعدی، حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہم بھی تھے انہوں نے حدیث بیان کی جس میں یہ بھی الفاظ تھے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی پھر سجدہ کیا پھر تکبیر کہی تو کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں" یہ حدیث صحیح ہے۔

☆۔ نیز مسند امام احمد جلد 5 صفحہ 344 میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ شریف میں پڑھی جانے والی نماز نہ پڑھ کے دکھاؤں؟ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ پہلی رکعت کے سجدوں سے فارغ ہوتے ہی سیدھے کھڑے ہو گئے۔۔۔ الخ۔ (شہادتِ احادیث کی وجہ سے یہ حدیث حسن

ہے)

☆- بخاری شریف صفحہ 121 میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی۔۔۔جب دوسرے سجدے سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے۔

☆- بخاری صفحہ 1151 میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز تعلیم فرمائی جس میں یہ ہے کہ: جب تو سجدوں سے فارغ ہو جائے تو اُٹھ یہاں تک کہ: سیدھا کھڑا ہو جائے۔

☆- ان کے علاوہ مصنف ابن ابی شیبہ کی صحیح اور حسن حدیث، طبرانی اور بیہقی کی صحیح حدیث نیز اور بھی متعدد دلائل وارد ہیں جن سے ثابت ہے کہ جلسہ استراحت مشروع نہیں۔

سوال: بعض لوگ بخاری کی صحیح حدیث حضرت مالک بن حویرث کے حوالے سے بیان کر کے ثابت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جلسہ استراحت فرمایا تھا؟

جواب: ہاں لیکن اس حدیث کو محدثین نے حالتِ ضعف پر محمول فرمایا ہے ورنہ بخاری میں ہی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والی صحیح روایات بھی تو موجود ہیں تو کیا اسے سنت سمجھ لیا جائے؟ ہرگز نہیں بلکہ ایسی احادیث کو عذر پر ہی محمول کیا جائے گا جنکے خلاف صریح نص وارد ہو۔

سوال: سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ کہاں رکھیں؟

جواب: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت اپنا چہرہ مبارک دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھا کرتے تھے۔ (مستدرک، طحاوی)

سوال: مردوں کو قعدہ کس طرح کرنا چاہیے؟

جواب: بایاں پاؤں زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی

انگلیوں کو قبلہ رخ کر دیں، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اپنی رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں گھٹنے سے آگے نہ بڑھیں تا کہ انگلیاں قبلہ رخ ہی رہیں اور انگلیوں کو کھلا چھوڑ دیں۔ (بخاری، مؤطا امام مالک)

سوال: تشہد پڑھتے ہوئے شہادت کی انگلی کو کب اٹھانا چاہیے؟

جواب: احادیث میں رفع سبابہ کے مقام کی وضاحت نہیں لیکن فقہاء کے اقوال کبیری، شرح نقایہ، مصفیٰ اور طحطاوی وغیرہ میں ہے کہ ''تشہد پڑھتے ہوئے جب کلمہ شہادت کے ''لَا'' پر پہنچیں تو انگوٹھا اور بیچ والی بڑی انگلی کا حلقہ بنائیں اور چھنگلیہ اور ساتھ والی انگلی کو ہتھیلی سے ملائیں پھر شہادت کی انگلی اٹھائیں اور ''اِلَّا'' پر انگلی نیچے کر لیں اور ساتھ ہی سب انگلیاں سیدھی کر لیں۔

سوال: بعض لوگ التحیات میں بیٹھتے ہی شہادت کی انگلی کو حرکت دینا شروع کر دیتے ہیں اور آخر تک حرکت دیتے رہتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: انہی ''بعض لوگوں'' کے علماء نے ان کے اس طریقہ کی مخالفت کی ہے چنانچہ!

☆- غیر مقلد اہلحدیث کی معتبر اور مشہور کتاب ''صلوٰۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' صفحہ 268، 269 میں ہے کہ: ''جب کلمہ شہادت پر پہنچیں تو اپنے انگوٹھے کو درمیانی انگلی کے بیچ میں رکھ کے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی کو ''اشہد'' کہتے ہی اٹھائیں کہ زبان کے ساتھ انگلی بھی توحید کی شہادت دینے لگے اور ''الا اللہ'' ختم کر کے گرادیں''۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی ایک اور کتاب ''فتاویٰ علماء حدیث جلد 3 صفحہ 183'' میں ہے کہ: ''شہادت پر انگلی سے تشہد میں اشارہ کرنا سنت ہے، ''لا'' پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور ''لا'' پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے، حدیث میں ہے کہ: جس کو ابو داؤد و نسائی نے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کیا کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعاء کرتے (تشہد میں کلمہ شہادت پر پہنچتے) تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے''۔

☆- اسی طرح انہی کی ایک اور کتاب ''فتاویٰ برکاتیہ صفحہ 24'' میں ہے کہ: ''جمہور

صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو عمل شارحینِ حدیث نے پیش فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ: ''اشھد ان لا اللہ'' کے ساتھ اٹھا کر نیچے کر دینا ہے، اقرب الی الصواب یہی معلوم ہوتا ہے''۔

سوال: مذکورہ بالا مقام کے علاوہ اگر انگلی کو اٹھایا تو کیسا ہے؟

جواب: طحطاوی علی المراقی جلد 1 صفحہ 367 میں ہے کہ ''لا'' پر اٹھائے اور ''الا'' پر نیچے رکھے اس کے علاوہ جائز نہیں۔

سوال: تشہد میں انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنائے بغیر ہی انگلی اٹھا دینا کیسا ہے؟

جواب: خلافِ سنت ہے کیونکہ مسلم، ابوداؤد، دارمی، طحاوی اور طبرانی میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا کر ہی شہادت کی انگلی اُٹھایا کرتے تھے۔

سوال: شہادت کی انگلی اٹھانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تشہد میں انگلی اٹھانا شیطان پر لوہے کے ہتھوڑے سے زیادہ سخت مار ہے''۔ (مسند امام احمد)

سوال: نماز اگر دو رکعت سے زائد ہو تو تیسری رکعت کے لئے کیسے کھڑے ہوں؟

جواب: مسند ابی یعلی موصلی صفحہ 815 میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں تشہد پر زیادتی نہیں فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ اگر نماز دو رکعت سے زائد ہے تو فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ میں دوسری رکعت میں ''عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' پڑھ کر فوراً ''اَللّٰهُ اَكْبَرْ'' کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔

(مسندِ امام احمد، ابن خزیمہ، طبرانی کبیر، ابوداؤد)

لیکن اگر یہ نماز نفل یا سنتِ غیر مؤکدہ ہو تو ''عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' کے آگے درود شریف پڑھ لینا بھی مستحب ہے پھر کھڑے ہو جائیں۔ (بخاری، مسلم)

سوال: نماز کے اندر درودِ ابراہیمی میں لفظ ''محمد'' اور لفظ ''ابراھیم'' کے شروع

میں لفظ ''سیدنا'' کا اضافہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ''سعادۃ الدارین'' میں یوں ہے کہ! ''تم مجھ پر اپنے ناموں اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو لہٰذا مجھ پر اچھا درود بھیجا کرو'' نیز ابن ماجہ میں ہے کہ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے لگو تو اچھے (الفاظ سے) درود پڑھا کرو''۔

☆- اسی لئے امام ابن حجر نے ''الدر المنضود'' میں، اہلحدیث کے نامور امام قاضی شوکانی نے ''نیل الاوطار جلد 2'' میں اور امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''القول البدیع'' صفحہ 100 میں ''اللھم صل علیٰ سیدنا محمد'' پڑھنا افضل قرار دیا ہے۔

☆- ''الفوائد لابن مندہ'' جلد 1 صفحہ 68 میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے درودِ ابراہیمی کے ساتھ نماز میں ''وعلینا معھم'' بھی پڑھا کرتے تھے یعنی یہ درود اُن کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی ہو۔

سوال: تیسری اور چوتھی رکعت میں کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: امام و منفرد کے لئے فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ''بسم اللہ'' کے بعد صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا سنت ہے، اور اگر کچھ نہ پڑھا یا صرف تین بار تسبیح ہی کر لی تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

سوال: وتر کیسے پڑھے جائیں؟

جواب: وتروں کی پہلی دو رکعتوں کو دوسری نمازوں کی طرح ہی پڑھا جائے گا لیکن تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ پھر کوئی سورۃ تلاوت کرنے کے بعد ''اَللّٰہُ اَکْبَرْ'' کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور پھر ہاتھ باندھ کر دعاءِ قنوت ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ

وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ''پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہہ کر رکوع، قومہ، سجدے اور آخر میں ''التحیات'' مکمل کر کے سلام پھیر دیا جائے۔ (بخاری، مسلم، ابن ابی شیبہ، بیہقی)

سوال: بعض لوگ وتروں میں رکوع کے بعد ''ہاتھ اٹھا کر'' دعائے قنوت پڑھتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: انہی بعض لوگوں کے علماء تو کچھ اور ہی کہتے ہیں چنانچہ!

☆۔ غیر مقلد اہلحدیث کے لاہور سے شائع ہونے والے 21 تا 27 اگست 1998ء کے ہفت روزہ ''الاعتصام'' صفحہ 7، 8 میں ہے کہ: ''قنوت قبل الرکوع افضل ہے، ہاتھ اٹھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں''۔

☆۔ غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب ''نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' صفحہ 294 میں ہے کہ: ''سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے (صحیح) (سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، وھو حدیث صحیح، اسے ابن السکن نے صحیح کہا ہے) وتر میں رکوع کے بعد قنوت کی تمام روایات ضعیف ہیں''۔

☆۔ غیر مقلد اہلحدیث کی ایک اور کتاب ''مسنون نماز'' صفحہ 84 میں ہے کہ: ''دعائے قنوت جو وتر کی آخری رکعت میں پڑھی جاتی ہے وہ رکوع سے قبل ہی ہے''۔

☆۔ نیز ان کے علاوہ غیر مقلد اہلحدیث کی دیگر کتابوں مثلاً! تسہیل الوصول صفحہ 295، القول المقبول صفحہ 588 ارواء الغلیل جلد 2 صفحہ 162 اور ''آئینہ نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' صفحہ 186 میں بھی یہی لکھا ہے کہ: دعائے قنوت وتر کی تیسری

رکعت کے رکوع سے پہلے ہی پڑھی جائے۔

سوال: بعض لوگ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسند امام احمد، طحاوی، موطا امام محمد، دارقطنی، اور مستدرک میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں ہی پڑھا کرتے تھے۔

نیز نسائی صفحہ 345، مسند امام احمد جلد 6 صفحہ 156، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 193، 194، 195، دارقطنی صفحہ 287، بخاری صفحہ 160، ان کے علاوہ مستدرک للحاکم، الاستیعاب، طحاوی، مصنف عبدالرزاق اور مجمع الزوائد وغیرہ میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دوسری رکعت میں تشہد پڑھ کر بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے اور تیسری رکعت کے بعد ہی سلام پھیرا کرتے تھے۔

عورتوں کی نماز کا بیان

سوال: عورتوں اور مردوں کی نماز میں کیا فرق ہے؟

جواب: مصنف ابن ابی شیبہ، السعایہ، ہدایہ، فتاویٰ عزیزی، کبیری، بہاری، شرح نقایہ اور کنز العمال میں لکھا ہے کہ "عورتوں کا مردوں سے نماز میں چند باتوں کا فرق ہے!

☆ عورتوں کے لئے نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ صرف کندھوں تک اٹھانا سنت ہے۔

☆ عورتوں کے لئے نماز میں اپنے ہاتھ سینے پر باندھنا سنت ہے۔

☆ عورتیں رکوع وسجود میں اپنی رانیں ملا کر رکھیں۔

☆ عورتیں نماز میں سرین کے بل بیٹھیں یعنی دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر اپنے بائیں کولہے پر بیٹھنا سنت ہے۔

☆ عورتیں کسی بھی نماز میں بلند آواز سے قرأت نہیں کریں گی۔

☆ عورتیں رکوع میں اپنی انگلیاں نہ کھولیں۔

☆ عورتوں کی جماعت مکروہ ہے۔ لیکن اگر وہ جماعت کروا ہی لیں تو امام عورت مرد امام کی طرح مصلے پر نہیں بلکہ عورتوں کی صف کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔

☆ عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی۔

☆ عورت کے لئے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا مکروہ ہے اور گھر میں افضل ہے۔

سوال: اس کے علاوہ عورت اور مرد کی نماز میں کیا فرق ہے؟

جواب: فتاویٰ عزیزی میں ہے کہ! عورتیں تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ چادر سے نہیں نکالیں گی، عورتیں رکوع میں صرف اتنا ہی جھکیں گی کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور رکوع میں اپنے گھٹنوں پر زور بھی نہیں دیں گی، اور رکوع اور قعدہ میں اپنی انگلیوں کو ملا کر رکھیں گی، عورتوں کے لئے رکوع اور سجدہ خود کو سمیٹ کر ہی کرنا سنت ہے نیز عورتوں کے لئے فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔

سوال: نماز اور ستر عورت کے حوالے سے عورتوں کو کیا احتیاط ضروری ہے؟

جواب: عورت کے ستر کے حوالے سے یہ باتیں فرض ہیں!

☆- عورتوں کے چہرے، ہتھیلیوں اور پاؤں کے سوا بقیہ سارا جسم ''عورت'' یعنی چھپانا ضروری ہے۔ (ترمذی، بیہقی)

☆- عورت کا سارا بدن کپڑے سے ڈھکا ہوا ہونا چاہیے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی)

☆- کپڑا اور دوپٹہ اتنا باریک نہ ہو کہ جس میں بدن یا بالوں کی رنگت جھلکتی ہو ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی)

☆- عورت کو اپنی گردن، کان، سر کے لٹکے ہوئے بال اور کلائیاں چھپانا بھی فرض ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں؟

جواب: وہ بعض لوگ اپنے اور عورتوں کے درمیان فرق نہیں سمجھتے اسی لئے وہ فرق نہیں

مانتے حالانکہ ان کے پڑھے لکھے علماء ان باتوں میں فرق تسلیم کرتے ہیں چنانچہ!

☆- غیر مقلد اہلحدیث کی کتابوں مثلاً! ''نزل الابرار جلد 1 صفحہ 85''، ''لغات الحدیث جلد 1 صفحہ 27'' اور ''فتاویٰ علماء حدیث جلد 3 صفحہ 148'' میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق تسلیم کیا ہے۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث مولوی صدیق حسن خان نے اپنی ایک کتاب بنام ''حسن الاسوة بما ثبت عن الله ورسوله في النسوة'' لکھ کر مرد اور عورت کے دینی معاملات میں نماز سمیت متعدد باتوں میں فرق کتاب وسنت سے ثابت کیا ہے۔

﴿نماز کے بعد کے مسائل کا بیان﴾

سوال: نماز سے فارغ ہونے کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف رخ کرنا کیسا ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے ہی کبھی دائیں پھر جاتے اور کبھی بائیں اور کبھی بالکل مقتدیوں کے سامنے رخ انور فرما دیتے۔ (بخاری)

☆- کسی طرف رخ نہ پھیرنا یا ہمیشہ ایک ہی طرف رخ پھیرنا مکروہ ہے۔ (بخاری)

سوال: فرض نمازوں کے بعد دعاء سے پہلے ہی لوگ اپنی صفیں چھوڑ کر پیچھے ہو جاتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: فرض نمازوں کے بعد والی دعاء سے پہلے ہی اپنی جگہ چھوڑ کر ہٹنا نہیں چاہیے کیونکہ!

☆- ترمذی اور مسند امام احمد بن حنبل میں ہے کہ ''فلما سلم دعا بصوته فقال لنا علی مصافکم کما انتم'' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھالی تو ہمیں بلند آواز سے فرمایا کہ اپنی صفوں میں جہاں تم تھے وہیں بیٹھے رہو۔

☆- نیز بیہقی شعب الایمان، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ! ''جو شخص نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ اپنی مجلس پر

بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے یہ دعاء کرتے رہتے ہیں "اے اللہ اسے بخش لے اور اس پر رحم فرما"

سوال: فرض نمازوں کے بعد اپنی جگہ سے کب ہٹنا چاہیے؟

جواب: جب دعاء مانگ لی جائے اور سنتیں پڑھنے کا ارادہ ہو تو یہ جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ سنتیں پڑھی جائیں۔ (بخاری، مسلم، مصنف عبدالرزاق)

سوال: ہمارے ہاں فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے کلمہ شریف کا ورد ہوتا ہے یہ کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء آیت 103 میں ارشاد فرمایا: (ترجمہ) "جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کا ذکر کرو خواہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا اپنے پہلوؤں پر"

☆- بخاری صفحہ 136، مسلم صفحہ 236 اور مصنف عبدالرزاق جلد 2 صفحہ 159 میں ہے کہ "بے شک فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی رائج تھا"۔

☆- "الفوائد لابن مندہ" جلد 1 صفحہ 21 میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں کے بعد تہلیل یعنی "لا الٰہ الا اللہ" پڑھا کرتے تھے۔

☆- الجامع الصغیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے "افضل ذکر "لا الٰہ الا اللہ" ہے"۔

☆- نیز مشکوٰۃ صفحہ 88 میں ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے یہ پڑھا کرتے تھے "لا الٰہ الا اللّٰہُ"

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب "نمازِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" صفحہ 212 پر حاشیہ میں غیر مقلد مولوی عبد الجبار نے لکھا ہے کہ "جو عبادت ہر وقت جائز ہو اگر آپ اپنی سہولت کے لئے اسے کسی خاص وقت میں روزانہ کرنا چاہتے ہیں تو اصولی طور پر یہ بھی

جائز ہے"۔۔۔۔۔ "لہٰذا اگر کوئی شخص کسی فرض نماز کے بعد اپنے طور پر "لا الٰہ الا اللہ" کہہ دیتا ہے تو بالکل جائز ہے"۔

سوال: بعض لوگ نماز کے بعد با آواز بلند ذکر سے روکنے کے لیئے یہ بہانہ بناتے ہیں کہ جن حضرات کی ایک، دو رکعتیں رہتی ہوں بلند آواز ذکر سے ان کی نماز میں خلل پڑتا ہے اور فتنہ پیدا ہوتا ہے لہٰذا ایسا نہیں کرنا چاہیے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ آیت 114 میں فرمایا "کہ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا ذکر کرنے سے روکے"۔

☆- نماز باجماعت کے بعد تھوڑی دیر کے ذکر بالجہر سے نماز کا خراب ہونا بڑے تعجب کی بات ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام کے بلند ذکر کرنے سے مسبوق صحابہ کی نمازیں خراب ہوا کرتی تھیں ؟ نیز کیا اس پر کوئی دلیل ہے؟ حالانکہ صحیح بخاری کی صحیح حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر ہوا کرتا تھا، معلوم ہوا ذکر بالجہر بدعت نہیں بلکہ اسے روکنے کے لئے جھگڑا کرنا تو بذاتِ خود ایک بُری بدعت اور جاہلوں کی پیداوار ہے۔

☆- سیر اعلام النبلاء جلد 5 صفحہ 305 میں ہے کہ: حضرت مسلم بن یسار جب نماز پڑھنے لگتے تو اپنے گھر والوں سے فرمادیا کرتے کہ اب تم جتنی چاہے باتیں کرو مجھے تمہاری باتوں کی نماز میں کچھ خبر نہیں ہوتی"۔

☆- حضرت عامر بن عبداللہ جب نماز پڑھتے تو گھر والوں کی باتیں تو کیا ڈھول کی آواز کا بھی آپکو نماز میں پتہ نہ چلتا کسی نے پوچھا کہ آپکو نماز میں ہماری باتوں کی خبر نہیں ہوتی؟ تو فرمایا مجھ میں نیزوں کی بھالیں گھس جائیں یہ زیادہ اچھا ہے اس سے کہ مجھے نماز میں تمہاری باتوں کا پتہ چلے"۔ (اقتباس از فضائل اعمال 'مولوی زکریا کاندھلوی دیوبندی')

☆- کسی نے حضرت خلف بن ایوب سے پوچھا کہ مکھیوں کے تنگ کرنے کی وجہ

سے آپ کی نماز میں خلل نہیں آتا؟ فرمایا کچھ بدکار لوگ حکومت کے کوڑوں کو برداشت کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کو متحمل مزاج کہیں پھر وہ اس بات پر فخر بھی کرتے ہیں لیکن میں تو اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہوں اور ایک مکھی کی وجہ سے حرکت کرنے لگوں؟'' (ایضا)

نوٹ۔ ثابت ہوا کہ ذکر واذکار سے نمازوں میں خلل واقع ہونا غفلت، سستی اور عدمِ توجہ کا ثبوت ہے اور عدمِ توجہ وغیرہ خود ایک فتنہ ہیں اور فتنہ کو ہوا دیتے ہوئے ایک سنت کو فتنہ قرار دینا بھی ایک الگ اور بڑا فتنہ ہے، لہٰذا سوال یہ ہے کہ سنت کا ساتھ دیا جائے یا لوگوں کی سستی اور غفلت کا؟ اس شخص پر بڑا تعجب ہے کہ جس کی نماز میں مکھیاں اُڑانے، جمائیاں لینے، بلا وجہ کھانسنے، کپڑوں سے کھیلنے، اِدھر اُدھر نظریں گھمانے، نماز کے فرائض، واجبات اور سنتوں کی پرواہ نہ کرنے اور گھر بار یا کاروبار کے خیالات میں گم ہو جانے سے کوئی خلل نہ پڑے، بلکہ آجا کے صرف اللہ کا ذکر کرنے سے ہی اس کی نماز کی ادائیگی مشکل ہو جائے، تو یہ بد باطنی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ پھر اس سے بھی بڑھ کر تعجب یہ کہ مانعینِ ذکر کے اس فتنے کو روکنے کی بجائے کئی خوش فہم بیوقوف اور جاہل منصف دوسروں کی ہزاروں کوتاہیوں سے آنکھ بند اور سینہ چوڑا کر کے باآواز بلند ذکر جیسی سنتِ متوارثہ کی مخالفت اور توہین کر کے ایک اور فتنہ کھڑا کر دیتے ہیں۔

جس سے قرآن وسنت کے ساتھ ساتھ اہلِ علم کی سچائی کا انکار لازم آتا ہے،

(العیاذ باللہ)

سوال: نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: نماز کے بعد یوں تو بہت سے اوراد واذکار مروی ہیں لیکن آیت الکرسی کے بارے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک نسائی میں ہے کہ! ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے'' نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ! ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے تو وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہء کرم میں رہتا ہے''۔

سوال: دعاء سے پہلے درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب۔ مستحب و مستحسن عمل اور باعثِ حصول شفاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور قبولیتِ دعاء کی علامت ہے۔

☆۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دعاء آسمان تک پہنچنے سے پہلے ہی روک دی جاتی ہے، پھر جب مجھ پر درود بھیجا جاتا ہے تو وہ دعاء آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔ (شفاء صفحہ 276)

☆۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ 2 درودوں کے درمیان دعاء رد نہیں ہوتی۔ (شفاء صفحہ 276)

☆۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نماز اور دعاء زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا جاتا۔ (شفاء صفحہ 275)

☆۔ مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: جب تک درود نہ پڑھا جائے دعاء قبول ہی نہیں ہوتی۔ (جلاء الافہام صفحہ 169)

سوال: آجکل نمازوں کے بعد اور دعا سے پہلے بلند آواز سے درود شریف پڑھا جاتا ہے یہ کیسا ہے؟

جواب: الروض الفائق صفحہ 507 میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا اس پر جنت واجب ہو گئی۔

☆۔ نیز بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ: آس پاس موجود ہر شے ہمارے پڑھے ہوئے درود و سلام کو سن کر قیامت کے دن ہمارے حق میں گواہی دے گی۔

سوال: دعاء سے پہلے کون سا درود شریف پڑھا جائے؟

جواب: کوئی بھی ایسا درود شریف جس میں صلوٰۃ اور سلام دونوں ہوں وہ پڑھا جائے گا، بالخصوص وہ درود افضل ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے درود

پیش کیا جائے، چنانچہ!

☆- دیوبندی عالم مولوی احتشام الحق کاندھلوی نے لکھا ہے کہ "شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ "اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" پڑھا کرتے تھے"۔ (غوث اعظم صفحہ 33)

☆- نیز سعودی مذہبی تنظیم کی طرف سے شائع شدہ "نصائح دینیہ" میں ہے کہ "ہر فرض نماز کے بعد دعا مانگنے سے پہلے تین مرتبہ یہ درود وسلام پڑھنا چاہیے "صَلَّی اللّٰہُ وَ سَلَّمَ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ"۔

☆- حضرت امیر حمزہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "لا الہ الا اللہ" کے بعد سب سے افضل وظیفہ یہ ہے: "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ"۔

(افضل الصلوات صفحہ 110، المنن الکبریٰ للشعرانی صفحہ 566)

☆- نیز "القول البدیع" صفحہ 173 اور "جلاء الافہام" صفحہ 191 میں ہے کہ "ابوبکر بن مجاہد نے خواب میں سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور دیکھا کہ حضرت شیخ شبلی کے آنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا ماتھا چوما جب میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا کہ وہ جب بھی کوئی فرض نماز پڑھتا ہے تو اس کے بعد تین مرتبہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ" کہا کرتا ہے، صبح جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ فرض نمازوں کے بعد کیا پڑھتے ہیں؟ تو انہوں نے وہی کلمات بتائے"۔

☆- نیز دیوبند کے شہیر عالم مولوی محمد زکریا کاندھلوی نے بھی اپنی کتاب "فضائل اعمال" میں سب سے بہتر درود "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" کو ہی کہا ہے۔

سوال۔ کیا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: درودابراہیمی نماز کے علاوہ کے لئے وارد نہیں ہوا جیسا کہ بیہقی، دار قطنی، ابن خزیمہ، تلخیص الحبیر، صحیح ابن حبان، مستدرک، مسند امام احمد اور جلاء الافہام میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درود نماز کے لئے ہی تعلیم فرمایا ہے"۔

☆- نیز فتح الباری جلد 13 میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس درود کی تعلیم صرف نماز کے لئے ہی دینا بیان ہے" وغیرہ۔

☆- اس کے ساتھ ہی اہلحدیث کے مایہ ناز امام "قاضی شوکانی" نے بھی اپنی کتاب "تحفۃ الذاکرین" میں درود ابراہیمی کو نماز کے لئے پڑھنا ہی خاص لکھا ہے"

☆- مسند ابی اسحاق میں بھی ہے کہ یہ درود نماز کے لئے ہی خاص ہے۔

سوال: درود ابراہیمی نماز کے علاوہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز کے علاوہ کوئی بھی ایسا درود پڑھنا مکروہ ہے جس میں سلام نہ ہو جس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجو اور سلام بھی بھیجو۔

چنانچہ درود ابراہیمی میں درود کا ذکر تو ہے مگر سلام کا نہیں، لیکن چونکہ نماز میں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ" کی موجودگی سے پوری آیت پر عمل ہو جاتا ہے، چنانچہ نماز کے علاوہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھنے سے پوری آیت پر عمل نہیں ہوتا اسی وجہ سے علماء کرام نے بغیر سلام کے درود کو مکروہ لکھا ہے جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ "درود بغیر سلام کے متفق علیہ مکروہ ہے"۔ (تاریخ مدینہ)

نیز شارح مسلم امام نووی بھی درود کو بغیر سلام کے مکروہ بتاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دونوں کا حکم دیا ہے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ تنہاء درود بھیجنا اور سلام بالکل نہ بھیجنا مکروہ ہے"۔ (بحوالہ مدارج النبوۃ جلدا)

چنانچہ القول البدیع سے مقتبس ہے کہ: نماز کے علاوہ کوئی ایسا درود پڑھا جائے

جس میں درود اور سلام دونوں پر عمل ہو جائے، لیکن اگر کوئی نماز کے علاوہ درودِ ابراہیمی ہی پڑھنا چاہے تو آیت پر پورا عمل کرنے کے لئے اس کے ساتھ سلام بھیجنا بھی ضروری ہے۔

سوال: فرض نماز کے بعد اجتماعی دعاء کرنا کیسا ہے؟

جواب: ☆- سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک مسند امام احمد بن حنبل، ترمذی ابوداؤد، ابن ماجہ میں صحیح سند کیساتھ مروی ہے کہ ''کوئی بھی امام جب کسی قوم کو نماز پڑھالے تو دعاء کو فقط اپنے ہی لئے خاص نہ کرے ورنہ وہ خائن ہے''۔ یعنی دعاء میں واحد کا صیغہ استعمال نہ کرے (کہ اے اللہ مجھے عطاء فرما) بلکہ جمع کا لفظ بولے (یعنی یوں کہے کہ اے اللہ ہمیں عطاء فرما) تا کہ دعاء میں شریک تمام لوگوں کے حق میں مقبول ہو۔ اس حدیث کو اہلحدیث کے ناصر الدین البانی نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔

☆- نیز سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک طبرانی میں یوں ہے کہ! ''جب بھی کوئی قوم اللہ کی بارگاہ میں جمع ہو کر دعاء مانگتی ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس قوم کی دعاء پوری کرے'' اس حدیث کو امام سیوطی نے صحیح کہا ہے۔

☆- البدایہ والنہایہ جلد 6 میں یوں ہے کہ ''حضرت علاء بن حضرمی نے لوگوں (صحابہ و تابعین) کو فجر کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو سب دو زانو بیٹھ گئے پھر آپ دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھا کر دعاء مانگنے لگے تو لوگوں نے بھی آپ ہی کی طرح کیا''

☆- اسی طرح دیوبند کی مایہ ناز کتاب ''حدیث اور اہلحدیث'' صفحہ نمبر 468 میں مرقوم ہے کہ ''فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی طور پر دعاء مانگنا صحیح ہے''۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب ''نمازِ نبوی'' کے صفحہ 212 پر حاشیہ میں غیر مقلد مولوی عبد الجبار نے لکھا ہے کہ ''ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعاء کرنا ایک مستقل عبادت ہے جو غیر موقت ہے یعنی کسی بھی وقت کی جا سکتی ہے البتہ جن مواقع پر انکا اہتمام سنت سے

ثابت ہے ان کو ترجیح دی جائے گی" نیز لکھتے ہیں کہ "خلاصہ یہ ہے کہ فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعاء کرنا فی نفسہ جائز ہے"

سوال: کچھ حضرات اجتماعی دعاء سے پہلے ہی اپنی دعاء مانگ کر چلے جاتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: "نزہۃ المجالس" (مترجم) جلد 1 صفحہ 536 میں ہے کہ:

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے اور اجتماعی دعاء سے پہلے ہی اپنی دعاء مانگ کر گھر آجایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تو عرض کیا کہ حضور میرے ہمسائے کے گھر میں کھجور کا درخت ہے جو میرے گھر کے صحن میں جھکا ہوا ہے اور اس کا پھل بھی پک چکا ہے اور رات کو ہوا سے کئی کھجوریں میرے صحن میں گر جاتی ہیں میں بچوں کے جاگنے سے پہلے گھر پہنچ کر ان کھجوروں کو چن کر اپنے ہمسائے کے حوالے کر دیتا ہوں کہ میرے بچے ناحق وہ کھجوریں نہ کھالیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہمسائے کو بلایا اور فرمایا کہ جنت کے دس درختوں کے بدلے تم اپنا وہ کھجور کا درخت میرے ہاتھ فروخت کر دو وہ بولا کہ غائب کا حاضر کیساتھ کیسے سودا کرلوں؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سنتے ہی فرمایا کہ فلاں مقام پر میرے دس درخت ہیں وہ لے لو اور اپنا درخت ہمیں فروخت کر دو اس منافق نے بخوشی مان لیا اور گھر آکر بیوی سے بولا کہ میں نے بہت عمدہ سودا کیا کھجور کے درخت بھی لے لئے اور یہ بھی تو ہمارے ہی گھر میں ہے! تھوڑی سی کھجوریں دے دیا کریں گے جب وہ میاں بیوی رات سو کر صبح اٹھے تو وہ درخت حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کے صحن میں لگا ہوا پایا۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سودا فقط اس لئے کیا کہ وہ صحابی اجتماعی دعاء کی برکتوں سے محروم نہ ہو جائیں۔

*سوال: جو دعا نہیں مانگتے ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ! ''جو دعاء نہ مانگے اللہ اس پر غضب ناک ہوتا ہے''۔ (ترمذی)

سوال: نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کا آپس میں مصافحہ کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: ابوداؤد شریف میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا فرمان مروی ہے کہ ''میں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مصافحہ ضرور فرمایا''۔

☆- ''طحطاوی علی مراقی الفلاح'' جلد 1 صفحہ 432 میں ہے کہ مصافحہ ہر وقت سنت ہے۔

☆- ''فتاویٰ امام نووی'' صفحہ 113 میں ہے کہ: مختار یہ ہے کہ: اگر نماز سے پہلے مصافحہ ہو چکا ہے تو نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز اور اگر نماز سے پہلے مصافحہ نہیں ہوا تو نماز کے بعد مصافحہ مستحب ہے، کیونکہ یہ ملاقات کی ابتداء ہے۔

☆- ''فتاویٰ امام نووی'' صفحہ 114 کے حاشیہ میں ''فتاویٰ الرملی'' جلد 1 صفحہ 276 کے حوالے سے نقل ہے کہ: نماز کے بعد لوگوں کے مصافحہ کرنے پر اگرچہ کوئی واضح دلیل نہیں البتہ اس میں کوئی حرج بھی نہیں۔

☆- ''فتاویٰ امام نووی'' صفحہ 115 کے حاشیہ میں اہلحدیث کے شیخ ناصر الدین البانی کی ''سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ'' جلد 1 صفحہ 23 کے حوالے سے ہے کہ: اگر نماز سے پہلے مصافحہ نہیں ہوا تو نماز کے بعد مصافحہ سنت ہے۔

☆- غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب ''فتاویٰ علماء حدیث'' جلد 11 صفحہ 254، 255 میں ہے کہ: نماز عید کے بعد مصافحہ یا معانقہ کی اگر قرآن یا حدیث میں ممانعت آئی ہے تو منع ہے ورنہ حدیث ''ترکتمونی ما ترکتم'' کے تحت جائز ہے بدعت وغیرہ نہیں۔

سوال: مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: مصافحہ ایک ہاتھ سے نہیں بلکہ دونوں ہاتھوں سے ہی کرنا چاہیے چنانچہ!

☆۔ ''بخاری'' صفحہ 1091 اور مسلم صفحہ 171 میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرمایا۔

☆۔ ''بخاری'' صفحہ 1090 میں ہے کہ: حضرت حماد بن زید نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرمایا۔

☆۔ ''طحطاوی علی مراقی الفلاح'' جلد 1 صفحہ 432 میں ہے کہ: فقط انگلیوں کو پکڑ لینا ہی مصافحہ نہیں ہوتا یہ رافضیوں کا طریقہ ہے، چنانچہ سنت یہ ہے کہ: مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کیا جائے۔

☆۔ غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب ''فتاویٰ ستاریہ'' جلد 1 صفحہ 115 میں ہے کہ: مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنے پر امام بخاری نے پورا باب لکھا ہے لہٰذا اس کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ (ملتقطا)

﴿ممنوعاتِ نماز کا بیان﴾

سوال: کن باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب۔ ☆۔ نماز کی کسی بھی تکبیر ''اللہ اکبر'' کے ہمزہ یا باء کو لمبا کر کے پڑھنا۔ (الاشفاء، درمختار)

☆۔ بھول کر یا جان بوجھ کر کسی سے کلام کرنا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

☆۔ کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

☆۔ کسی عذر کے بغیر کھانسنا۔ (جامع صغیر)

☆۔ کسی کی چھینک کا جواب دینا۔ (مسلم)

☆۔ نماز کی حالت میں کھانا پینا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق)

☆۔ بلا عذر اپنے سینے کو قبلہ کی سمت سے پھیر دینا۔ (بخاری، مسلم)

☆۔ وضو ٹوٹ جانا۔ (ترمذی)

☆۔ نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، کنز العمال، مصنف ابن ابی شیبہ)

☆- قرأت یا ذکر و اذکار میں سخت غلطی کرنا کہ معنیٰ بگڑ جائے۔ (کنز العمال، رد المحتار)

☆- دونوں ہاتھوں سے ایسا کام کرنا کہ دیکھنے والا سمجھے کہ یہ نماز میں نہیں ہے۔

(القرآن)

☆- نماز میں قہقہہ لگانے سے بھی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

☆- کسی شرط یا فرض کا رہ جانا یا کسی واجب کو جان بوجھ کر چھوڑ دینا۔

(بخاری، الفرائض)

سوال: نماز میں کتنی بار کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: سورہ نساء آیت 77 میں ہے کہ "اپنے ہاتھوں کو روکو اور نماز قائم کرو"۔

☆- نیز سورہ بقرہ آیت 238 میں فرمایا: "اللہ کی بارگاہ میں باادب بن کر کھڑے رہو"۔

☆- نیز طبرانی کبیر میں ہے کہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "نماز میں سکون اور قرار کو لازم پکڑو"۔

☆- لہٰذا کثرتِ حرکات نماز کو توڑ دیتی ہے یعنی کسی بھی رکن میں کم از کم تین بار کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مثلاً ایک رکن میں تین باریوں کھجا لیا کہ ایک بار کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجا لیا اور ہاتھ ہٹا لیا پھر تیسری بار کھجایا اور ہاتھ ہٹا لیا تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: نماز میں کون سے کام مکروہ ہیں کہ جنکی وجہ سے نماز کو دوبارہ اداء کرنا پڑتا ہے؟

جواب: ☆- نماز میں آگے یا پیچھے سے کپڑے یا بال سمیٹنا۔ (بخاری، مسلم)

☆- منہ ڈھانپ کر نماز پڑھنا۔ (موطا امام مالک)

☆- کندھے پر رومال اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے سامنے ہی لٹکتے ہوں۔

(ابوداؤد)

☆- بالقصد جمائی لینا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

☆- بار بار آسمان کی طرف نظریں اٹھانا۔(بخاری، مسلم)

☆- ادھر اُدھر دیکھنا۔(بخاری)

☆- مرد کا سجدے میں کلائیاں زمین پر بچھا دینا۔(بخاری، مسلم)

☆- سخت بھوک کی حالت میں کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا۔(بخاری، مسلم)

☆- نمازی کے سامنے یا دائیں بائیں تصویر کا ہونا۔(بخاری)

☆- امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا یا رکوع وسجود سے اُٹھ جانا۔(بخاری، مسلم)

☆- قومہ ور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے ہی سجدہ میں چلے جانا۔(بخاری)

☆- مشت سے کم داڑھی کترے کے پیچھے نماز پڑھنا۔(بخاری، مسلم، ردالمختار)

☆- امام کے پیچھے قرأت کرنا۔(مؤطا امام محمد)

سوال: داڑھی کترے کے پیچھے نماز پڑھنا کیوں واجب الاعادہ ہے؟

جواب: کیونکہ بخاری ومسلم سمیت حدیث کی دیگر کتابوں میں داڑھی بڑھانے کا حکم حدیث سے ثابت ہے جو وجوب کا درجہ رکھتا ہے لہٰذا داڑھی کو مشت سے کم کرنا اعلانیہ فسق اور فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوگی۔

(صحاح ستہ، فتاویٰ رضویہ)

سوال: آستین چڑھا کر، گریبان کھول کر یا پتلون کے پائنچوں کو اوپر کی طرف موڑ کر نماز پڑھنا یا نماز میں انگڑائی لینا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ "اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ" یعنی کامیاب لوگ وہ ہیں جو خشوع کیساتھ ہی نماز پڑھتے ہیں اور مذکورہ بالا تینوں باتیں خشوع کے منافی، بدتہذیبی اور آداب وزینت کے خلاف ہیں۔

☆- انہی لوگوں کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا وہ نماز تو پڑھتے ہوں گے لیکن حقیقتاً انکی نماز ہی نہ ہوگی۔

(کتاب الصلوٰۃ لامام احمد)

☆- اسی لئے فقہاء فرماتے ہیں کہ ہر وہ کام جو خشوع کے منافی ہو اس سے نماز مکروہ تحریمی یعنی (واجب الاعادہ) ہو جاتی ہے۔ (شرح نقایہ)

☆- نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! اس کی نماز نہیں جس کی نماز میں خشوع نہیں۔ (دیلمی)

سوال: شلوار یا تہبند کو ٹخنوں سے اوپر کرنے کے لئے اُڑسنا کیسا ہے؟

جواب: مسلم صفحہ 934 میں ہے کہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا تھا، فرمایا: اے عبداللہ! اپنا تہبند اوپر کرو، تو میں نے کرلیا، پھر فرمایا: اور زیادہ اوپر کرو، میں نے اور زیادہ کرلیا اس کے بعد میں مسلسل (اُڑس کر) اونچا کرتا رہا۔

☆- ماہنامہ ''اہلسنّت'' گجرات (جنوری 2014ء) میں حضور مفتی اعظم الشیخ محمد اشرف القادری دامت برکاتہ العالیہ اور مفتی محمد عبدالسلام ہاشمی نقشبندی زید مجدہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''نماز شروع کرنے سے پہلے شلوار کو گرس یا اڑس کر ٹخنے ننگے کرنا کفِ ثوب میں داخل نہیں بلکہ جائز ہے اور اس پر نماز میں کسی طرح بھی خلل واقع نہیں ہوتا''۔

سوال: ٹخنوں سے نیچے تہبند یا شلوار لٹکا کر نماز پڑھنا یا پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: ازراہِ تکبر ہو تو یہ عمل حرام اور اس صورت میں نماز مکرہ تحریمی ہوگی جیسا کہ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نظر رحمت سے نہیں دیکھتا کہ جس نے تکبر کی وجہ سے اپنے ازار کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکایا ہو۔

(بخاری)

☆- اور اگر تکبر کی وجہ سے نہ ہو تو فقط مکروہ تنزیہی جیسا کہ! سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا تہبند لٹک جاتا ہے جب تک اس کا خاص خیال نہ رکھوں فرمایا کہ تم ان میں سے نہیں ہو جو براہِ تکبر ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری)

نوٹ۔ لیکن اگر ٹخنے ننگے کرنے کے باوجود بھی سینے سے تکبر کی میل نہ جائے تو ٹخنے ننگے

کرنے سے کیا حاصل؟ نماز تو پھر بھی مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہی ہوگی۔ آجکل عموماً ایسا ہی دیکھا جاتا ہے کہ بعضوں کی شلوار یا تہبند ٹخنوں سے کافی اونچی تو ہے مگر اکڑا اتنی کہ خدایا تیری پناہ!

سوال: تیز تیز نماز پڑھنا کہ جس سے واجبات بھی صحیح ادا نہ ہوتے ہوں کیسا ہے؟

جواب: وہ نماز واجب الاعادہ ہے یعنی دوبارہ پڑھی جائے گی۔ (بخاری)

سوال: جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز واجب الاعادہ ہے نیز نماز کے علاوہ بھی ایسے کپڑے پہننا ناجائز ہیں۔ (مشکوٰۃ)

سوال: نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا یا ادھر اُدھر دیکھتے رہنا کیسا ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے ہیں قریب ہے کہ ان کی آنکھیں اُچک لی جائیں۔ (بخاری، مسلم)

☆۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک بندہ اپنی نماز میں متوجہ رہتا ہے تو اللہ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے اور جب بندہ اپنی نماز سے توجہ ہٹا لیتا ہے تو اللہ بھی بندے سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔ (مسند احمد، ابوداؤد، نسائی)

سوال: حاقن کسے کہتے ہیں اور اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نے پیشاب یا پاخانہ پیٹ میں دبایا ہو یا پیٹ میں ہوا روکی ہوئی ہو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاقن فرمایا ہے (مسند احمد) نیز ایسی حالت میں نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

سوال: نماز کے دوران اگر پیشاب یا پاخانہ یا ریح کا سخت دباؤ ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: نماز کو توڑ دینا واجب ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

سوال: اگر کسی نمازی کا سلام پھیرنے سے پہلے درود یا دعاء میں ہی وضو ٹوٹ گیا تو وہ کیا کرے؟

جواب: وہ جائے اور وضو کر کے وہیں سے نماز پوری کرے۔ (ابن ماجہ) لیکن بہتر ہے کہ نماز دوبارہ پڑھ لے۔ (ابوداؤد)

سوال: نماز فاسد ہو جائے یا ٹوٹ جائے تو کیا سلام پھیرنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں۔ (ابوداؤد)

سوال: ننگے سر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ نے سورہ اعراف آیت 31 میں فرمایا: ''ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے کر آؤ''۔

اس زینت میں طہارت اور لباس کے ساتھ ساتھ ٹوپی یا عمامہ بھی شامل ہے چنانچہ ننگے سر نماز پڑھنا سراسر خلاف سنت ہے چنانچہ اگر سستی کی وجہ سے ایسا کیا تو مکروہ تحریمی لیکن اگر یہ سمجھ کر کہ نماز کوئی اہم عبادت نہیں کہ اس کے لئے سر کو ڈھانپا جائے تو یہ کفر بھی ہے۔

☆- امام عبدالوہاب شعرانی ''کشف الغمہ'' میں فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم دیتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے''۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب ''فتاویٰ علماء حدیث'' جلد 4 صفحہ 281، 286 تا 291 میں ہے کہ ''کسی حدیث میں بھی بلا عذر ننگے سر نماز کو عادت اختیار کرنا ثابت نہیں، محض بے عملی یا بدعملی یا کسل کی وجہ سے یہ رواج بڑھ رہا ہے بلکہ جہلاء تو اسے سنت سمجھنے لگے ہیں'' العیاذ باللہ'' مزید لکھتے ہیں کہ ''کپڑا موجود ہو تو ننگے سر نماز ادا کرنا یا ضد سے ہوگا یا قلتِ عقل سے'' نیز ''غرض یہ ہر لحاظ سے ناپسندیدہ عمل ہے''۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی دوسری کتابوں مثلاً! ''فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 صفحہ 523، 524، 525''، ''فتاویٰ نذیریہ جلد 3 صفحہ 373''، ''ہفت روزہ الاعتصام لاہور جلد

45 شمارہ 27 جولائی 1993 ''، ''نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 314 '' اور '' آئینہ نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 250 '' میں بھی یہی ہے کہ: ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ اور خلاف سنت ہے۔

سوال: ننگے سر نماز والے کچھ لوگ یہ جواب دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرمائی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سر ڈھانپنا کوئی ضروری عمل نہیں ہے؟

جواب: جامع المسانید والسنن جلد 1 صفحہ 90 رقم 153 میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کپڑوں کی کمی کی وجہ سے ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ وسعت دے دے تو پھر اس سے زیادہ میں نماز پڑھنا ہی ازکیٰ ہے۔

☆۔ نیز غیر مقلد اہلحدیث مولوی محب اللہ شاہ راشدی نے اپنی کتاب '' آئینہ نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم '' صفحہ 250 میں ایسے ہی ایک جاہلانہ استدلال کا جواب یوں دیا ہے کہ: ''سبحان اللہ! قربان جاؤں ایسے استدلال پر! جس حدیث سے یہ بزرگ دلیل لیتے ہیں اس میں تو واضح ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا پہنے ہوئے تھے، پھر یہ حضرات جب اس سنت پر عمل کرنا ہی چاہتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ: جب گھر سے نماز کے لئے نکلیں تو تمام کپڑے اتار کر صرف تہہ بند باندھ کر نماز پڑھیں، باقی شلوار موجود، اور قمیص اور جراب بھی پہنے ہوئے ہیں، جیکٹ بھی موجود، (بنیان بھی موجود) پھر اگر قصور ہے تو بیچاری ٹوپی کا؟ یہ عجیب دلیل بازی کا نمونہ ہے۔۔۔۔ بہرحال سر ڈھانپنا اگرچہ فرض نہیں مگر اس ڈھانپنے کو ہر صاحب عقل اور منصف مزاج آدمی مستحب اور مندوب اور مستحسن ضرور سمجھے گا ''۔

سوال: مسجد میں رکھی ہوئی ٹوپیوں کو استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: وہ مجبوری کی بناء پر ہی رکھی جاتی ہیں اس لئے اگر کبھی کبھار بامر مجبوری استعمال کر لیا جائے تو جائز ورنہ عادت بنانا مکروہ اور خلاف سنت ہے، دھاگے یا کپڑے کی بنی

ہوئی ٹوپی پہننا ہی سنت ہے۔ ویسے بھی اکثر مساجد میں پلاسٹک وغیرہ کی کچھ ایسی ٹوپیاں ہوتی ہیں جن کے اندر سے سر صاف نظر آتا ہے جن سے سر ڈھانپنے کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا نیز نماز پڑھتے ہوئے اکثر و بیشتر سر سے گرتی بھی رہتی ہیں لیکن اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی ان میں نماز پڑھنے کی عادت بنانا خلاف سنت ہے، تو جو شخص گھر سے ایک ٹوپی کا بوجھ بھی اٹھا کر مسجد تک نہیں لاسکتا تو خود ہی سوچ لیں کہ: اسکی نماز کیسی ہوگی؟

سوال: دورانِ نماز ٹوپی سر سے گر گئی تو کیا کریں؟

جواب: اگر سجدے یا التحیات میں ہوں تو ایک ہاتھ سے فقط ایک مرتبہ اٹھا کر سر پر رکھ سکتے ہیں لیکن بار بار ایسا نہیں کرنا چاہیے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (بخاری، مسلم مستدلاً)

سوال: بعض لوگ ''رفع یدین'' کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی؟

جواب: حالانکہ ان ''بعض لوگوں'' کے خود اپنے علماء کا فیصلہ تو کچھ اور ہی ہے چنانچہ!

☆- غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب ''فتاویٰ ثنائیہ'' جلد 1 صفحہ 579 میں ہے کہ: ''ہمارا مذہب ہے کہ: رفع یدین کے نہ کرنے پر بھی نماز کی صحت میں کوئی خلل نہیں آتا''۔

☆- غیر مقلد اہلحدیث کی ایک اور کتاب ''فتاویٰ نذیریہ'' جلد 1 صفحہ 441 میں ہے کہ: ''علمائے حقانی پر پوشیدہ نہیں کہ: رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے میں لڑنا جھگڑنا تعصب اور جہالت سے خالی نہیں ہے کیوں کہ: مختلف اوقات میں رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں ثابت ہیں اور دونوں طرح کے دلائل موجود ہیں''۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب ''فتاویٰ علمائے حدیث'' جلد 3 صفحہ 160، 161 میں بھی اسی طرح ہے کہ: رفع یدین کرنا اور پھر نہ کرنا دونوں طرح کے دلائل موجود ہیں لہٰذا اس پر جھگڑا کرنا جہالت ہے۔

سوال: رفع یدین کے حامی حضرات دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پاس رفع یدین کرنے

کے 200 سے زائد دلائل ہیں؟

جواب: حالانکہ یہ بیچارے بعض حضرات تو خود رفع یدین کے بارے میں تذبذب کا شکار ہیں یعنی ان میں سے کچھ کے نزدیک رفع یدین نماز کی شرط، کچھ کے نزدیک فرض، کچھ کے نزدیک واجب، کچھ کے نزدیک سنت، اور کچھ کے نزدیک مستحب ہے پھر ان سے یہ پوچھیں کہ: رفع یدین کے بغیر نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر کہیں: ہاں! تو جھگڑا ہی ختم، اور کہیں: نہیں! تو پھر ان صحابہ کرام کی نمازوں کے بارے میں بھی پوچھ لیں جن کے متعلق صحیح احادیث میں ہے کہ: وہ پہلی بار کے سوا رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔

☆- پھر ان ''بعض لوگوں'' سے رفع یدین کے بارے میں ان کا اپنا مسلک پوچھیں، تو مزہ ہی آجائے، کہیں گے کہ: ہمارا مسلک یہ ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی وصال شریف تک صرف 4 موقعوں پر ہی رفع یدین کیا ہے یعنی (۱)- تکبیر تحریمہ، (۲)- رکوع جاتے ہوئے، (۳)- رکوع سے اٹھتے ہوئے، (۴)- دوسری رکعت سے اُٹھ کر۔

☆- پھر ان 200 بلکہ 250 روایتوں کا دعویٰ کرنے والوں سے ان کے دعویٰ کے مطابق دلیل مانگیں یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہا کی بالترتیب کوئی ایسی صحیح روایت جس میں ان دونوں باتوں کا بیان ہو! (۱)- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار جگہوں پر رفع یدین فرمایا ہے اس سے کم یا زیادہ نہیں، (۲)- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل پوری حیات مبارک میں وصال شریف تک کیا ہے۔ تو دیکھتے ہیں ان بے سہاروں کے پاس 250 میں سے کیا بچتا ہے؟ یقین جانیں! 250 کیا؟ 1 بھی صحیح اور غیر مجروح حدیث دکھا نہیں پائیں گے۔

سوال: رفع یدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح ثابت ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع یدین کرنے اور نہ کرنے کے سلسلہ میں روایات مختلف ہیں، مثلاً!

(۱)- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی ہر تکبیر کے ساتھ بھی رفع یدین فرمایا ہے۔

(سنن اوزاعی صفحہ 146، ابن ماجہ صفحہ 149، 150)

(۲)- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے چار مقامات یعنی

(۱)- ابتداء، (۲)- رکوع میں جاتے وقت، (۳)- رکوع سے واپسی پر،

(۴)- دوسری رکعت سے فارغ ہو کر تیسری رکعت کے لئے اٹھ کر بھی رفع یدین فرمایا ہے۔(بخاری، جزء رفع یدین بخاری، ابن ماجہ صفحہ 150)

(۳)- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے پانچ مقامات یعنی

(۱)- ابتداء، (۲)- رکوع جاتے وقت، (۳)- رکوع سے اٹھتے وقت،

(۴)- سجدہ کرتے وقت، (۵)- سجدے سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین فرمایا ہے۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد2 صفحہ 223، نسائی صفحہ 220، 231)

(۴)- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے محض تین مقامات یعنی

(۱)- ابتداء، (۲)- رکوع میں جاتے وقت، (۳)- رکوع سے واپسی پر بھی رفع یدین فرمایا ہے۔(بخاری، جزء رفع یدین بخاری، ابن ماجہ صفحہ 149، 150، 151)

(۵)- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں مذکورہ بالا پہلے تین مقامات کے ساتھ چوتھے مقام یعنی پہلی رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر بھی رفع یدین فرمایا ہے۔(جزء رفع یدین بخاری رقم 9، 13، 14، 51، ابن ماجہ صفحہ 150، نسائی صفحہ 239)

(۶)- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی صرف دو جگہوں یعنی ابتداء اور رکوع کے وقت بھی رفع یدین فرمایا ہے۔(جزء رفع یدین بخاری رقم 49، 57، 59، ابن ماجہ صفحہ 150)

(۷)- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی صرف ابتداء میں بھی رفع یدین فرمایا پھر کہیں بھی نہیں کیا۔(جزء رفع یدین بخاری رقم 33، 36، مسند حمیدی جلد2 صفحہ 15، ترمذی صفحہ 93)

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع یدین کے سلسلہ میں آخری عمل مبارک کیا تھا؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں رفع یدین فرمایا کرتے تھے اور بالآخر اسے

ترک فرمادیا تو چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک فرمادیا اسی لئے ہم بھی نہیں کرتے چنانچہ!۔

☆۔ امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ امام اوزاعی سے فدیک بن سلیمان نے پوچھا کہ اے ابو عمرو! آپ اس رفع یدین کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ جو نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں ہر تکبیر کے ساتھ کیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ پہلے والا کام ہے۔ (جزء رفع الیدین بخاری رقم 108، نیز اس حدیث کو غیر مقلد زبیر زئی نے حسن کہا ہے)

☆۔ نیز امام مالک ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ امام علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (یعنی امام زین العابدین) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) میں جب بھی جھکتے یا جب بھی اٹھتے صرف تکبیر ہی فرمایا کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہی رہی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے جا ملے۔

(موطا امام مالک، موطا امام محمد صفحہ 90)

بلاشبہ یہ حدیث مرفوع مرسل ہے چنانچہ الکفایہ میں خطیب بغدادی نے فرمایا کہ امام مالک کی مراسیل قابل حجت اور زیادہ اچھی ہیں۔

☆۔ نیز حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کیا تھا بعد میں چھوڑ دیا"۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد 5 صفحہ 273)

☆۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو رفع یدین فرماتے اور جب رکوع کرنے یا رکوع سے سر اٹھالیتے تو رفع یدین نہ فرماتے اور نہ ہی سجدوں میں ایسا کرتے۔ (مسند حمیدی جلد 2 صفحہ 15)

☆۔ نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے رفع یدین فرمایا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک فرما دیا تو ہم نے بھی چھوڑ دیا۔ (بدائع الصنائع" جلد 1 صفحہ 485)

☆- حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں تو آپ نے نماز پڑھی لیکن رفع یدین صرف پہلی مرتبہ ہی کیا" (ترمذی صفحہ 93) اس حدیث کو امام ترمذی نے "حسن"، غیر مقلدین کے امام ابن حزم ظاہری نے "المحلی" میں اسے صحیح قرار دینے کے ساتھ کہا کہ: "حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود بھی در رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے" اور اہلحدیث کے ناصر الدین البانی نے "تحقیقِ مشکوٰۃ" میں مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا اور کہا کہ جن لوگوں نے اس کو خواہ مخواہ معلول قرار دیا ہے ہمیں اس کی کوئی ایسی دلیل نہیں ملی کہ جس سے یہ حدیث رد کر دی جائے۔ نیز غیر مقلد مولوی عطاء اللہ امرتسری نے "التعلیقات السلفیہ" میں کہا کہ: قوی بات یہی ہے کہ یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے۔ نیز غیر مقلدین کے ایک اور محدث احمد شاکر نے "تحقیق وشرح جامع ترمذی" میں اسے صحیح لکھا ہے۔ نیز اسی حدیث کو سہارا بنا کر غیر مقلدین کے مجدد اور نواب اہلحدیث صدیق حسن خان نے "الروضۃ الندیہ" میں تسلیم کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین آخر میں چھوڑ دیا تھا۔

☆- امام ترمذی فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کثیر اہلِ علم صحابہ کرام وتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین، سفیان ثوری اور علمائے کوفہ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی صفحہ 94)

سوال: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عمل مبارک کو پوری زندگی کرتے رہے ہوں اور آخر میں اسے چھوڑ دیا ہو تو ہمیں کون سا عمل کرنا چاہیے؟

جواب: امام بخاری اپنی صحیح بخاری میں دو مقام پر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل مبارک ہی حجت بنے گا۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب "فتاویٰ ثنائیہ" جلد 2 صفحہ 82 میں ہے کہ:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل قابلِ اتباع ہے، جہاں دو عملوں میں ایسا اختلاف ہو کہ: موافقت نہ ہو سکے،

وہاں آخری فعل پر عمل ہوتا ہے، پہلے کو متروک یا منسوخ کہتے ہیں، لیکن یہ شرط ضروری ہے کہ: ان دونوں فعلوں میں نفی و اثبات ایسی ہوں کہ: ان میں موافقت نہ ہو سکے“۔

سوال: کیا کوئی ایسی حدیث بھی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع والے رفع یدین سے بذاتِ خود منع فرمادیا تھا؟

جواب: جی ہاں! مسلم صفحہ 183، نسائی صفحہ 240، ابوداؤد صفحہ 209 حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم نماز میں رفع یدین کرتے ہو جیسے سرکش گھوڑے اپنی دُمیں ہلاتے ہیں، نماز میں سکون کیا کرو“۔

سوال: امام بخاری گھوڑوں کی دُم والی حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کسی طرح بھی جائز نہیں کہ اس حدیث سے نماز میں رکوع والے رفع یدین سے منع پر استدلال کیا جاسکے کیونکہ اس میں تو سلام کے وقت رفع یدین سے منع کیا جارہا ہے جس کی وضاحت دوسری حدیث میں ہے؟

جواب: جس حدیث کی بات امام بخاری کر رہے ہیں وہ الگ واقعہ ہے اور وہ بھی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے جس کا مضمون یوں ہے کہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے اور ہم نے دونوں جانب سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ: تم اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو جیسے سرکش گھوڑوں کی دُمیں حرکت کرتی ہیں تمہیں یہی کافی ہے اپنے ہاتھ اپنی ران پر رکھ کر اپنے دائیں بائیں سلام پھیر لیا کرو۔

چنانچہ سابق میں پیش کردہ ہماری روایت اور اس مؤخر الذکر روایت میں کئی

باتوں کا فرق ایک ادنیٰ سا طالب علم بھی سمجھ جاتا ہے اسی لئے تو نصب الرایہ میں امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ (جنہیں غیر مقلد اہلحدیث کے امام شمس الحق عظیم آبادی نے اپنی کتاب ''عون المعبود'' میں ''انصاف پسند اور محدثِ کبیر'' مانا ہے) امام بخاری کے اعتراض کے رد میں فرماتے ہیں کہ دراصل یہ دو الگ الگ واقعات ہیں ایک میں نماز کے اندر رفع یدین کی ممانعت ہے اور دوسرے میں بوقتِ سلام اشارہ کرنے کی لیکن اتفاق سے ان دونوں واقعوں کے راوی ایک ہی صحابی ہیں نیز دونوں روایتوں میں اشارہ کرنے اور رفع یدین کرنے کو گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دی گئی ہے جس کی وجہ سے امام بخاری کو شبہ ہوا کہ شاید یہ ایک ہی واقعہ ہے حالانکہ ان دونوں حدیثوں میں کئی مقامات کا فرق ان دونوں کے الگ الگ واقعہ ہونے کی وضاحت کر دیتا ہے جیسا کہ!

☆- بوقت سلام اشارے سے منع والی روایت میں یوں ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور نماز میں رفع یدین سے منع والی حدیث میں یوں ہے کہ ایک بار ہم نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں باہر سے ہمارے پاس تشریف لائے۔

☆- اسی طرح بوقت سلام اشارہ والی روایت میں یہ ہے کہ ہم سلام پھیرتے وقت اشارہ کر رہے تھے اور رفع یدین والی روایت میں ہے کہ ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے۔

☆- نیز رفع یدین والی روایت میں ''اسکنوا فی الصلوٰۃ'' ہے یعنی نماز میں سکون اختیار کیا کرو اور سلام والی روایت میں یہ الفاظ کسی بھی کتاب میں نہیں۔

☆- پھر دونوں حدیثوں کی سند بھی مختلف ہے۔

نوٹ۔ان تمام فرقوں سے ظاہر ہو گیا کہ: یہ دو الگ الگ واقعات ہیں ایک میں سلام کے وقت اشارہ کرنے کی نفی بالکل واضح ہے اور دوسری روایت کو بخاری و مسلم وغیرہما نے ادھورا نقل کیا ہے جس میں رکوع والے رفع یدین کی وضاحت نہیں حالانکہ یہ روایت

رکوع والے رفع یدین کی نفی کرتی ہے چنانچہ اس روایت کو مکمل الفاظ کے ساتھ صرف امام علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی نے اپنی کتاب ''بدائع الصنائع جلد 1 صفحہ 485'' میں نقل فرمایا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ صحابہ کو رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ: میں تمہیں نماز میں رفع یدین کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں گویا کہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں حرکت کرتی ہوں، نماز میں سکون کیا کرو۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ: امام زیلعی، امام کاسانی، امام ملا علی قاری اور امام بدرالدین شارح بخاری سمیت کئی اور محدثین کے نزدیک امام بخاری کا اعتراض کمزور ہے کیونکہ یہ حدیث رفع یدین کے منسوخ ہونے کا فائدہ دے رہی ہے۔

(شرح نقایہ، البنایہ)

سوال: معترض کہتا ہے کہ اگر نماز میں رفع یدین منع کر دیا گیا تھا تو تم عیدین اور وتروں میں قنوت سے پہلے رفع یدین کیوں کرتے ہو؟

جواب: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع کیا ہے تو ''فَأْتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ!'' کوئی مضبوط دلیل پیش کردو ''فنحن نترك''۔

سوال: مزارات اور قبور کو سجدہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: سخت ترین حرام ہے۔ (بخاری، مسلم)

سوال: بعض لوگ سنتیں ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''جو سنت کو ترک کریگا اسے میری شفاعت نہ ملے گی'' (کنز العمال)

سوال: یہ سمجھنا کہ اگر نماز میں دائیں پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہل گیا تو نماز نہ ہوگی یہ کیسا ہے؟

جواب: یہ ایک وہم ہے، چنانچہ اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ (فتاویٰ فقیہ ملت)

سوال: اگر فجر، ظہر، عصر یا عشاء کی پہلی سنتیں اذان سے پہلے پڑھ لی جائیں تو کیسا ہے؟

جواب: نماز کے لئے "وقت" شرط ہے "اذان" نہیں۔ (القرآن)

لہٰذا سنتیں اگر وقت میں ادا کی تو ہو گئیں اگرچہ اذان نہ ہوئی ہو۔ (ردالمحتار)

سوال: نماز عصر کسی عذر کی وجہ سے دیر سے ادا کی کہ دورانِ نماز سورج غروب ہو گیا تو کیسا ہے؟

جواب: نماز ہو جائے گی لیکن عمداً ایسا کرنا گناہ ہے اور حدیث میں اسے منافق کی نماز کہا گیا ہے۔

سوال: دورانِ نماز اگر موبائل فون کی گھنٹی بجے تو کیا کرے؟

جواب: بغیر دیکھے ایک ہاتھ کے ذریعے اسے بند کر لے، بہتر یہ ہے کہ بند کر کے نماز شروع کرے۔

﴿ قرأت کے مسائل ﴾

سوال: قرأت کیسی ہونی چاہیے؟

جواب: قرأت میں کم از کم دو باتوں کا پایا جانا نہایت ضروری ہے!

☆- تمام حروف کو ترتیل یعنی ان کے صحیح مخارج کے ساتھ ادا کیا جائے۔ (القرآن)

☆- نیز امام سری نمازوں میں اور منفرد تمام نمازوں میں کم از کم اتنی آہستہ آواز سے قرأت کریگا کہ خود سن لے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (بخاری، مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی)

سوال: بغیر ہونٹ ہلائے دل میں قرأت کرنا کیسا ہے؟

جواب: اس سے نماز نہیں ہوگی کیونکہ "سنن" کا درجہ رکھنے والی حدیث کی تقریباً تمام کتابوں میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کرتے وقت ہونٹوں کو حرکت ضرور دیا کرتے تھے۔

سوال: نماز میں سورتوں کی ترتیب سے اُلٹا قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جان بوجھ کر سورتوں کی ترتیب کے خلاف قرآن مجید پڑھنا گناہ ہے۔
(کنز العمال)

مثلاً پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ''سورہ الکافرون'' پڑھی ہو اور دوسری رکعت میں ''سورۃ الکوثر'' پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ یہ ترتیب کے خلاف ہے اور حدیث میں ایسا کرنے والے کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔ (ردالمحتار)

سوال: پہلی رکعت میں چھوٹی اور دوسری رکعت میں بڑی سورت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جان بوجھ کر ایسا کرنا مکروہ ہے سجدہ سہو کے بغیر بھی نماز ہو جائے گی۔
(بخاری، مسلم)

سوال: نماز میں لمبی قرأت کرنا کیسا ہے؟

جواب: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! ''جب تم میں سے کوئی لوگوں کو امامت کروائے تو ہلکی نماز پڑھائے بلاشبہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے لوگ شامل ہوتے ہیں اور جب تم سے کوئی اکیلے نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی قرأت کرے''۔
(بخاری، مسلم)

☆- نیز ایک روایت میں ہے کہ! ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں ''سورۃ الفلق'' اور دوسری میں ''سورۃ الناس'' تلاوت فرمائی''۔
(کنز العمال)

سوال: نماز تراویح میں بعض حفاظ کرام قرأت بھول جاتے ہیں اور اور اپنی آواز کو جاری رکھتے ہوئے ان کے منہ سے ''ایں، آں، اوں'' وغیرہ نکل جاتا ہے یہ کیسا ہے؟

جواب: نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (کنز العمال، فتاویٰ رضویہ)

سجدہ سہو کا بیان

سوال: سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: جب کوئی واجب بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد، مجمع الزوائد)

سوال: سجدہ سہو کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ثابت ہے کہ: ''سہو کے دو سجدے سلام کے بعد کرنے چاہییں''۔

(بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مسند احمد، طحاوی، ابن ماجہ)

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدے میں ''عبدہ و رسولہ'' کہہ کر دائیں جانب سلام پھیر کر دو سجدے کر کے پھر مکمل التحیات آخر تک پڑھیں اور دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ (کتاب الآثار، ردالمحتار)

سوال: اگر کوئی شخص پہلا قعدہ کئے بغیر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا تو واپس نہ آئے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے لیکن اگر ابھی پورا کھڑا ابھی نہ ہونے پایا تھا تو یاد آنے پر فوراً بیٹھ جائے اور بغیر سجدہ سہو کے نماز مکمل کرے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

سوال: اگر نماز پڑھتے ہوئے کئی واجب بھول کر چھوڑ دیئے تو اسے کتنی بار سجدہ سہو کرنا پڑے گا؟

جواب: سب کے لئے ایک ہی بار سہو کے دو سجدے کافی ہیں۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند امام احمد)

سوال: سورہ فاتحہ اور سورہ کے درمیان کتنا وقفہ ہو تو سجدہ سہو واجب ہوگا؟

جواب: سورہ فاتحہ کی آمین اور اگلی سورۃ کے لئے بسم اللہ پڑھنے کے علاوہ تین بار ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار وقفہ کرنے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ (غنیۃ المستملی)

سوال: امام قرأت کرتے ہوئے درمیان میں تقریباً تین یا اس سے زیادہ مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار بھول کر کھڑا رہا پھر یاد آنے پر قرأت کی تو کیسا ہے؟

جواب: اس عمل پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: دوسری رکعت کے قعدے میں ''عبدہ و رسولہ'' کے بعد بھول کر کتنے الفاظ

زیادہ کردینے سے سجدہ سہو لازم ہوجاتا ہے؟

جواب: فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ میں اگر دوسری رکعت کے قعدے میں ''عبدہ ورسولہ'' کے بعد بھول کر فقط اتنا ہی کہہ لیا ''اللھم صل علی محمد'' یا ''اللھم صل علی سیدنا'' تو سجدہ سہو واجب ہوگیا لیکن فقط ''اللھم صل علی'' کہنے پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، فتاوی رضویہ)

سوال: اگر نماز میں یہ بھول جائے کہ یہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار، تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر شک پہلی بار ہوا تو نماز دوبارہ پڑھے، اگر شک کرنے کی عادت ہے تو غالب گمان پر عمل کرلے اور اگر خوب غور و فکر سے بھی غالب گمان حاصل نہ ہو تو اسکو تیسری سمجھ کر تیسری پر بھی تشہد پڑھے اور چوتھی پر بھی تشہد پڑھے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔

(ترمذی)

سوال: اسی طرح اگر کسی کو یہ شک ہوا کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری تو کیا کرے؟

جواب: اگر شک پہلی بار ہوا تو نماز دوبارہ پڑھے، اگر شک کی عادت ہے تو غالب گمان پر عمل کرے ورنہ اسکو پہلی سمجھ کر ہر رکعت میں قعدہ کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے۔

(ترمذی)

سوال: اگر کسی کو آخری تشہد سے فارغ ہونے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے رکعتوں کی تعداد میں شک ہوا تو کیا کرے؟

جواب: اس وقت شک کا اعتبار نہ ہوگا، نماز ہوگئی۔ (عالمگیری)

سوال: کسی نے دوران نماز رکوع نہیں کیا سیدھا سجدے میں چلا گیا وہ اب کیا کرے؟

جواب: واپس رکوع کرکے نماز مکمل کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

سوال: اگر کسی نے دو سجدوں کی بجائے بھول کر ایک سجدہ کرلیا اور بعد میں یاد آیا تو وہ کیا کرے؟

جواب: واپس آئے سجدہ کرے اور التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرلے۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر کسی نے نماز میں سورہ فاتحہ سے پہلے یا بعد بھول کر التحیات شروع کردی تو وہ کیا کرے؟

جواب: اگر سورہ فاتحہ سے پہلے پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر بعد میں پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب ہوا اسی طرح اگر فرضوں کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد بھی پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال: سورہ فاتحہ پڑھنی بھول گیا اور کوئی سورۃ شروع کردی تو یاد آنے پر وہ کیا کرے؟

جواب: وہ سورۃ چھوڑ کر سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر دوبارہ وہ سورۃ یا کوئی بھی سورۃ پڑھ لے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے۔ (ابن حبان، ابوداؤد، عالمگیری)

سوال: امام پر سجدہ سہو واجب ہوا لیکن سجدہ سہو کے بغیر ہی سلام پھیر کر بات چیت شروع کردی تو؟

جواب: نماز دوبارہ پڑھائے۔ (کنز العمال، عالمگیری)

سوال: نماز میں آخری التحیات کے لئے بیٹھنا تھا بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر اس نئی رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے واپس آجائے تو التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے، لیکن اگر سجدہ کرلیا تو اب ایک رکعت اور ساتھ ملا کر اسے پورا کرلے یہ نفل ہوجائے گی اور فرض، وتر یا سنتِ مؤکدہ ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھ لے۔ لیکن یاد رہے کہ مغرب کی نماز مین اگر ایسا ہو تو چوتھی رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد یاد آنے پر اب وہ پانچویں رکعت نہ ملائے اور پوری کرکے سلام پھیر دے تو یہ چار رکعت نفل ہوجائے گی اور مغرب دوبارہ پڑھ لے۔ (ردالمختار)

سوال: اگر نماز کی آخری رکعت میں التحیات ''عبدہ ورسولہ'' تک پڑھ کر بھول کر کھڑا ہو گیا تو؟

جواب: اس نئی رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے اگر واپس آجائے تو سجدہ سہو کرکے نماز مکمل

کردے ورنہ اس نئی رکعت کے ساتھ ایک رکعت اور ملا لے تو پہلی چار فرض اور اگلی دو رکعتیں نفل کے حکم میں ہو جائیں گی اور اگر پانچویں رکعت پر ہی سلام پھیر دیا تو یہ نماز دوبارہ پڑھیں۔ (ردالمحتار)

سوال۔ رکوع کی تسبیحات سجدے میں یا سجدے کی تسبیحات رکوع میں کہہ دینا کیسا ہے؟

جواب: نماز ہو جائے گی لیکن جان بوجھ کر نہیں کرنا چاہیے۔ (عالمگیری)

سوال: امام ومنفرد میں سے کسی نے فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک یا بقیہ نمازوں میں سے کسی ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کی کوئی ایک آیت یا ایک لفظ بھول کر چھوڑ دیا تو؟

جواب: وہ آخر میں سجدہ سہو کرے ورنہ نماز دوبارہ پڑھے کیونکہ فاتحہ کی ہر ایک مکمل آیت واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال: فرض نماز میں پہلی یا دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا بھول گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر فجر کی نماز ہو تو آخر میں سجدہ سہو کر لے ورنہ تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ ملا لے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے اور اگر بعد والی رکعتوں میں بھی ملانا یاد نہ رہا تو بھی سجدہ سہو کر لے۔ (بہار شریعت)

سوال: فرض نمازوں کے علاوہ کسی اور نماز مثلاً وتر، سنت، نفل کی کسی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا بھول گیا تو کیا کرے؟

جواب: وہ آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر کسی نمازی نے فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں اور بقیہ نمازوں کی کسی بھی رکعت میں سورہ فاتحہ بھول کر چھوڑ دی تو کیا کرے؟

جواب: وہ بھی آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (مصنف عبدالرزاق)

سوال: اگر کوئی وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا یا دعائے قنوت کی تکبیر کہنا بھول گیا

یا دونوں ہی بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو وہ کیا کرے؟

جواب: نماز جاری رکھے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ (بیہقی)

مقتدی کے مسائل

سوال: بعض مقتدی دوڑ کر جماعت میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ! ''جب نماز کھڑی ہو تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ سکون سے چلتے ہوئے آؤ جو پالو اسے پڑھ لو جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو''۔ (بخاری)

سوال: ایک مقتدی امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا دوسرا آئے تو وہ کس طرح جماعت میں شامل ہو؟

جواب: امام آگے بڑھ جائے یا مقتدی پیچھے ہٹ جائے یا پھر آنے والا خود ہی اس مقتدی کو پیچھے کھینچ لے، لیکن ایسا صرف حکمِ شرع پر عمل کرنے کی نیت سے ہی کیا جائے گا کسی فردِ معین کے لئے نہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

سوال: مقتدی کے لئے تکبیر تحریمہ کہنے کا کون سا وقت صحیح ہے؟

جواب: امام کی تکبیر ''اللّٰــہ اکبر'' کی ''ر'' سے مقتدی اپنی تکبیر کے ''الف'' کو ملائے لیکن اگر مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ''اللّٰــہ اکبر'' امام سے پہلے کہہ لیا یا لفظ ''اللّٰــہ'' امام کے ساتھ کہا لیکن لفظ ''اکبر'' کو امام سے پہلے ہی ختم کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

سوال: امام اگر جہری یعنی بلند آواز سے قرأت کرے تو مقتدی کیوں خاموش رہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف آیت 204 میں ارشاد فرمایا کہ: (ترجمہ) ''جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش ہو جاؤ اور کان لگا کر سنو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

☆۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! ''جب امام قرأت کرے تو تم

خاموش رہو“۔(مسلم صفحہ 172، نسائی صفحہ 189، ابوداؤد صفحہ 133، ابن ماجہ صفحہ 147)

سوال: جب امام سری یعنی خفیہ آواز سے قرأت کرے تو مقتدی کیوں خاموش رہے؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! ”جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے“ (موطا امام محمد، طحاوی، دار قطنی، مصنف عبد الرزاق) نیز یہ حدیث صحیح ہے۔

سوال: بعض لوگ یہ حدیث ”لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ“ (یعنی نماز سورہ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی) سنا کر کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے بھی سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: ترمذی صفحہ 112 میں ہے کہ: امام احمد بن حنبل نے ایسی احادیث کے بارے میں فرمایا ہے کہ: یہ حکم اکیلے شخص (اور امام) کے لیے ہے، نہ کہ مقتدی کے لئے کیونکہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح سند کیساتھ یوں ہے کہ! ”جس شخص نے نماز ادا کی مگر اس میں فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر امام کے پیچھے“۔ (بیہقی، طحاوی جلد 1 صفحہ 149، ترمذی صفحہ 112، 113، مصنف ابن ابی شیبہ، مؤطا امام مالک صفحہ 66، مؤطا امام محمد، آثار السنن نیز اس حدیث کو امام ترمذی، علامہ نیموی اور غیر مقلد زبیر زئی نے بھی صحیح کہا ہے)

☆۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاری (امام) ”غیر المغضوب علیھم ولاالضالین“ کہے تو جو اس کے پیچھے ہو وہ صرف آمین ہی کہے۔ (مسلم صفحہ 174، بخاری صفحہ 127، نسائی صفحہ 190)

☆۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: امام کے پیچھے قرآن کے کسی بھی حصے کی قرأت جائز نہیں۔ (مسلم صفحہ 234، نسائی صفحہ 197)

☆۔ نیز دیگر کئی معتبر کتب میں صحیح اسناد کی ساتھ حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت زید بن ثابت، حضرت جابر، حضرت سعد بن ابی وقاص، اور بقول حضرت شعبی ستر بدری صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ نماز میں امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت کرنا جائز نہیں۔

سوال: کیا کچھ ایسی بھی احادیث ہیں کہ جن سے "امام کے پیچھے فاتحہ" پر استدلال کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اس طرح کی دو حدیثیں بڑی شدومد کیساتھ پیش کی جاتی ہیں!

(۱)۔ "سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کے علاوہ قرأت نہ کیا کرو"، چنانچہ علامہ نیموی "آثارالسنن" میں فرماتے ہیں کہ: اس مضمون کی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منسوب تمام روایتیں ضعیف ہیں نیز اسی طرح کی حدیث سیّدنا انس سے بھی مروی ہے حالانکہ اس میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا ذکر ہی نہیں، اور جس میں ہے اسے امام بیہقی نے غیر محفوظ ہونے کی وجہ سے معلول قرار دیا ہے۔ (آثارالسنن، احکام القرآن للجصاص)

(۲)۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جب امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "اقرأ بها في نفسك" چنانچہ اس حدیث میں "فِي نَفْسِكَ" کا لفظ دو معنوں کا احتمال رکھتا ہے یعنی اس کا معنیٰ "اکیلے" بھی ہوتا ہے اور "دل میں پڑھنا" بھی ہوتا ہے اگر اکیلے مراد لیں تو اختلاف ہی نہیں اور اگر دل میں پڑھنا مراد ہو تو دل میں پڑھنا قرأت نہیں ہوتا جب تک لب حرکت نہ کریں بہر حال یہ حدیث امام کے پیچھے فاتحہ کے جواز پر دلیل نہیں بن سکتی۔

سوال: بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے تو بھلا امام کے پیچھے تکبیرات، تسبیحات، التحیات وغیرہ کیوں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو ارشاد فرمایا کہ "امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے" لیکن یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ "امام کی تکبیر مقتدی کی تکبیر ہے" یا "امام کی تسبیح مقتدی کی تسبیح ہے" یا "امام کا تشہد مقتدی کا تشہد ہے" مگر ہاں یہ ضرور فرمایا کہ: "جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہا کرو" اسی لئے ہم امام کے پیچھے تکبیرات، تسبیحات اور التحیات وغیرہ پڑھتے ہیں۔

سوال: امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنے والے کا کیا انجام ہوگا؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! ''جو شخص اپنے امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنا دیا جائے گا''۔ (بخاری، مسلم)

☆۔ نیز فرمایا کہ ''اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں رکوع وسجود، قیام اور سلام میں مجھ سے پہل نہ کیا کرو''۔ (بخاری)

☆۔ یہ بھی فرمایا کہ: جس نے امام سے پہلے سر اٹھایا اس کی نماز ہی نہیں۔ (جامع صغیر)

سوال: امام کے پیچھے مقتدی کو رکن کب ادا کرنا چاہیے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ! ''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''سمع الله لمن حمده'' فرماتے تو ہم میں سے کوئی بھی اس وقت تک اپنی کمر نہ جھکاتا جب تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں نہ چلے جاتے چنانچہ ہم آپ کے بعد سجدے میں جایا کرتے تھے''۔ (بخاری، مسلم)

سوال: یہ کہنا کیسا ہے کہ اگر امام نماز میں بھولے تو یہ کسی مقتدی کے ناقص وضو کی وجہ سے ہوتا ہے؟

جواب: فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ! ''جب تم اپنے اماموں کے پیچھے نماز پڑھو تو اچھی طرح پاکیزگی حاصل کیا کرو کیونکہ امام عموماً مقتدی کی ناقص طہارت کی وجہ سے بھولتے ہیں''۔ (دیلمی)

سوال: مقتدی سے اگر امام کے پیچھے بھول کر واجب چھوٹ جائے تو کیا اسے سجدہ سہو کرنا ہوگا؟

جواب: نہیں۔ (دار قطنی، کتاب الآثار لابی یوسف)

سوال: باجماعت نماز میں مقتدی کیا کیا پڑھے؟

جواب: مقتدی امام کے پیچھے تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ، کسی سورۃ اور ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' کے علاوہ باقی سب کچھ پڑھے۔ (ردالمحتار)

سوال: امام فجر کی نماز پڑھا رہا ہے، بعد میں آنے والا نمازی سنتیں شروع کر دیتا ہے، یہ کیسا ہے؟

جواب: فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو اس وقت اس کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں۔ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ)

لیکن نماز فجر کی پہلی دو سنتوں کے بارے میں خصوصی تاکید آئی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو سنتوں کو نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔ (مسندِ احمد)

اور جن روایتوں میں جماعت کے وقت فجر کی سنتیں پڑھنے سے منع کیا گیا ہے وہ سب کی سب نمازیوں کی صف میں کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے سے منع پر ہی محمول کی جائیں گے۔ چنانچہ اس مسئلہ پر امام طحاوی نے شرح معانی الآثار اور بخاری و مسلم کے استاذ امام حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب میں مستقل باب باندھ کر اس مسئلہ کی تائید میں احادیث صحیحہ ثابتہ روایت کی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ فجر کی جماعت کے وقت سنتیں پڑھنا کبار صحابہ کرام میں سے سیّدنا عبداللہ بن مسعود، سیّدنا عبداللہ بن عباس، سیّدنا عبداللہ بن عمر، سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے سعید بن جبیر، حسن بصری، ابوعثمان نہدی، مسروق، ابراہیم نخعی اور مجاہد رحمہم اللہ وغیرہم سے یوں منقول ہے کہ: یہ حضرات کبھی کبھار فجر کی سنتیں مسجد کے صحن میں ادا کرتے جب مسجد کے اندر امام فجر کی نماز پڑھا رہا ہوتا۔ اور یہ حضرات اس عمل کے جواز پر ہی فتویٰ دیا کرتے تھے۔

نوٹ۔ لہٰذا اگر اسے یقین ہو کہ میں سنتیں پڑھ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پا سکتا ہوں تو جائز ہے ورنہ وہ سنتیں چھوڑ کر جماعت کیساتھ نماز پڑھے۔ (شرح معانی الآثار)

سوال: جس کی سنتیں رہ جائیں کیا وہ اپنی سنتیں نماز فجر کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پڑھ سکتا ہے؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک بسند صحیح مروی ہے کہ "جو شخص فجر کی

سنتیں نہ پڑھ سکا تو وہ سورج نکلنے کے بعد ہی پڑھے"۔ (ترمذی، مسند امام احمد، مستدرک)

☆۔ کیونکہ فرمایا "نماز فجر کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کوئی نماز جائز نہیں ہے"۔ (بخاری)

سوال: ظہر، عصر یا عشاء کی پہلی چار سنتیں پڑھ رہا تھا کہ جماعت کھڑی ہوگئی اب وہ کیا کرے؟

جواب۔ وہ دو رکعت پر سلام پھیر دے اور جماعت میں شرکت کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر نماز عصر یا نماز عشاء سے پہلے سنتیں پڑھنے کا وقت تنگ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر دو پڑھ سکتا ہے تو دو ہی پڑھ لے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی نمازی اس وقت آیا کہ جب امام سجدے یا قعدہ اولیٰ میں تھا تو وہ کب اقتداء کرے؟

جواب: امام کے اٹھنے کا انتظار نہ کرے اسی وقت نیت کر کے نماز میں شامل ہو جائے۔ (رکن دین)

سوال: امام کے ساتھ کب تک رکعت مل سکتی ہے؟

جواب: تمام صحابہ و جمہور علماء و فقہاء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جب تک امام رکوع سے سر نہ اٹھائے مقتدی کھڑے ہو کر تکبیر کہے اور جھک جائے کہ اس کی پیٹھ امام کی جھکی ہوئی پیٹھ سے مل جائے تو اس کی رکعت ہوگئی ورنہ یہ رکعت نہ ملی امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسے کھڑا ہو کر مکمل کرے۔ (بخاری، طبرانی کبیر، طحاوی، ابوداود، موطا، حاکم، الاستذکار، اعلاء السنن)

☆۔ نیز دار قطنی نے سنن میں ایک الگ باب قائم کیا ہے جس کا عنوان بھی یہی ہے کہ "جو امام کی پشت سیدھی ہونے سے پہلے مل گیا تو اس نے نماز پالی" پھر وہ دو حدیثیں اس مسئلہ پر لائے ہیں جو بیہقی اور ابوداود میں بھی ہیں کہ جس نے امام کی پشت رکوع سے اٹھانے سے پہلے ہی امام کو پالیا تو اس نے نماز کی وہ رکعت پالی۔

☆۔ اسی علماء اہلحدیث کی کتابوں مثلاً! "فتاویٰ ستاریہ جلد 1 صفحہ 53 تا 58"

"سبل السلام صفحہ 151"، "سلسلة احاديث الصحيحه للالبانی جلد 1 صفحہ 304"، "ہفت روزہ الحدیث 18 اپریل 1997ء صفحہ 6" اور "جدیدہ فتاویٰ ستاریہ جلد 3 صفحہ 39، 40" میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ: رکوع میں ملنے والے کو رکعت پا لینے والا ہی شمار کرنا صحیح ہے۔

سوال: اگر امام رکوع میں ہو تو رکعت کیسے ملے گی؟

جواب: اگر کسی نے امام کو رکوع میں پایا تو نیت کر کے سیدھے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر دوسری بار "اللہ اکبر" کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے لیکن اگر پہلی تکبیر رکوع میں جھکتے ہوئے کہی تو نماز نہ ہوئی اور اگر پہلی تکبیر تو سیدھے کھڑے ہو کر کہی پھر بغیر رکوع کی تکبیر کہے رکوع میں چلا گیا تو اسے رکعت مل گئی اگرچہ ثناء نہ پڑھی اور رکوع کی تکبیر نہ کہی۔ لیکن اگر امام کے ساتھ رکوع میں پیٹھ مل گئی تو اس کی یہ رکعت ہو گئی ورنہ نہیں۔ (قاضی خان، طحطاوی)

سوال: اگر کوئی امام کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد خود ہی رکوع وغیرہ کر کے جماعت میں شامل ہو جائے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ نماز دوبارہ پڑھے یا دہیں سے توڑ کر نئے سرے سے اقتداء کرے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: اگر امام پہلے قعدے سے مقتدی کے تشہد پڑھنے سے پہلے ہی اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: مقتدی تشہد مکمل کرے اور پھر امام کی اتباع کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر امام آخری قعدے میں مقتدی کے تشہد پڑھنے سے پہلے ہی سلام پھیر دے تو کیا کرے؟

جواب: اگر مقتدی نے "عبدہٗ ورسولہٗ" تک پڑھ لیا تھا درود یا دعاء باقی تھی تو مقتدی امام کی اتباع کرے اور اسی وقت سلام پھیر دے، لیکن اگر مقتدی نے ابھی تک "عبدہٗ ورسولہٗ" ہی نہ کہا تھا تو مقتدی "عبدہٗ ورسولہٗ" پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (عالمگیری)

سوال: لقمہ دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ لقمہ دینے کے لئے "سبحان اللہ" کہیں لیکن اگر تکبیر وغیرہ کہی تو بھی درست ہے۔

چنانچہ امام جب قرأت یا رکن ادا کرنے میں بھول جائے تو اسے فوراً لقمہ نہیں دینا چاہیے بلکہ انتظار کرنا چاہیے کہ امام اسے خود ہی نکال لے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ امام کے بھولنے پر جب مقتدی لقمہ دے تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر امام وہ لقمہ قبول کر لے تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: وہ چند صورتیں ہیں!

(۱)- جب امام کسی رکن کو ادا کرنا بھول گیا اور مقتدی امام کو لقمہ دینے کی نیت سے خود ہی تکبیر کہہ کر امام سے قبل ہی رکن میں چلا گیا تو اس صورت میں مقتدی کی نماز فاسد ہو گئی اگر امام اس مقتدی کا لقمہ قبول کر لے تو امام سمیت سب کی نماز فاسد ہو گئی۔

(۲)- تین یا چار رکعت والی نماز میں امام دو رکعت کے بعد بیٹھا اور اُٹھنے میں تاخیر کر دی اور مقتدی نے یہ سوچ کر لقمہ دیا کہ شاید امام درود یا دعاء پڑھ رہا ہے تو مقتدی کی نماز فاسد ہو گئی اور امام اگر مقتدی کے لقمے پر واپس آئے تو امام سمیت سب کی فاسد ہوئی۔ کیونکہ چاہیے تو یہ تھا کہ مقتدی یا تو امام کے "اللھم صل علی" کے آگے پڑھنے سے پہلے لقمہ دیتا یا پھر اس وقت جب امام سلام پھیرنے لگے۔ (فتاویٰ رضویہ)

(۳)- جب امام تین یا چار رکعتی نماز میں دوسری رکعت میں بیٹھنے کی بجائے بھول کر کھڑا ہو گیا تو واپس نہ آئے اور آخر میں سجدۂ سہو کر لے لیکن اگر کسی مقتدی نے امام کو واپس بلانے کے لئے اس وقت لقمہ دیا کہ جب امام سیدھا کھڑا ہو چکا تھا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو گئی لہٰذا دریں اثناء اگر امام مقتدی کے بلانے پر واپس آیا تو امام سمیت سب کی نماز فاسد ہوئی اور اگر مقتدی نے اس وقت لقمہ دیا کہ ابھی امام مکمل اٹھنے بھی نہ پایا تھا یا قیام کے قریب تھا تو مقتدی کا لقمہ صحیح ہے یہاں امام کو لوٹنے کا حکم ہے اگر نہیں لوٹا تو قصداً ترکِ واجب کی وجہ سے اب نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی سجدہ سہو کافی نہیں۔ (فتاویٰ فقیہ ملت)

(۴)- امام وتروں میں دعائے قنوت بھول کر سیدھا رکوع میں چلا گیا پھر دعائے قنوت کے لئے جن مقتدیوں نے امام کو لقمہ دیا ان سب کی نماز فاسد ہوئی اور اگر امام ان کے لقمے پر رکوع سے قنوت پڑھنے کے لئے واپس ہوا تو امام سمیت سب کی گئی۔ (فتاویٰ رضویہ)

(۵)- امام قرأت بھولا اور مقتدی نے غلط لقمہ دیا تو مقتدی کی نماز فاسد ہوئی اور امام اگر اس لقمہ کو لے لے تو امام سمیت سب کی گئی۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسبوق کے مسائل

سوال: مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ مقتدی جو امام کے ایک یا زیادہ رکعتیں پڑھ لینے کے بعد شامل ہوا ہو۔ (عالمگیری)

سوال: مسبوق سے جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز پوری کرتے ہوئے کوئی واجب چھوٹ جائے تو کیا اسے سجدہ سہو کرنا ہوگا؟

جواب: ہاں۔ (عالمگیری)

سوال: مسبوق نے غلطی سے امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیا تو وہ کیا کرے؟

جواب: اگر بالکل امام کے ساتھ ساتھ ہی سلام پھیرا تو فوراً کھڑا ہو کر نماز مکمل کرلے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں لیکن اگر ذرا بھی امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرا تو اب یاد آنے پر کھڑا ہو کر بقیہ نماز پڑھے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر کسی کی کچھ رکعتیں رہتی ہوں تو وہ کس وقت کھڑا ہو کر ان کو پورا کرے؟

جواب: اکثر لوگ امام کے ایک سلام پھیرنے پر ہی کھڑے ہو جاتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے بلکہ جب امام دوسرا سلام بھی پھیر دے تب مسبوق کھڑا ہو کر اپنی نماز مکمل کرے۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر پہلی رکعت رہ جائے تو اسے کیسے ادا کیا جائے؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ کر اس رکعت کو مکمل کر کے قعدہ کرے اور نماز پوری کرے۔ (رکن دین)

سوال: اگر کسی کی دو رکعتیں رہ جائیں تو وہ انہیں کیسے ادا کرے؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ ملائے اس طرح دونوں رکعتوں کو مکمل کرے۔ (رکن دین)

سوال: اگر چار رکعت والی نماز میں تین رکعتیں چھوٹ جائیں تو انہیں کیسے ادا کیا جائے؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع و سجود کے بعد "التحیات" کے لئے بیٹھ جائے کیونکہ یہ اس کی ترتیب کے لحاظ سے دوسری رکعت ہے، ایک وہ جو امام کے ساتھ پڑھی اور دوسری یہ چونکہ دوسری رکعت میں قعدہ واجب ہے لہٰذا "عبدہ و رسولہ" کہہ کر فوراً کھڑا ہو جائے پھر تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ ملائے پھر رکوع و سجود کے فوراً بعد کھڑا ہو جائے کیونکہ ترتیب کے لحاظ سے یہ اس کی تیسری رکعت تھی اب ترتیب کے لحاظ سے یہ اس کی چوتھی رکعت ہے اس میں صرف تسمیہ اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع و سجود کے بعد آخری قعدہ مکمل کر کے سلام پھیر دے۔ (رکن دین)

﴿نماز جمعہ کا بیان﴾

سوال: نماز جمعہ میں شرکت کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: الفوائد لابن مندہ جلد 1 صفحہ 49 میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں کو ڈھانپ لیتے ہیں اور لوگوں کے نام ترتیب وار لکھنا شروع ہو جاتے ہیں کہ: فلاں اس وقت آیا اور فلاں اس وقت آیا، اسی طرح کس نے جمعہ پایا اور کس نے نہیں؟ چنانچہ جس نے خطبہ نہیں پایا اس نے جمعہ نہیں پایا۔

سوال: کتاب وسنت میں نماز جمعہ چھوڑنے پر کیا سزا مقرر ہے؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ابوداؤد اور ترمذی شریف میں ہے کہ! ''جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادے گا'' ابن خزیمہ میں ہے کہ! ''جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے وہ منافق ہے''

سوال: نماز جمعہ کے بعد کتنی رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہیں؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک مسلم اور نسائی شریف میں ہے کہ! ''جب بھی تم جمعہ کی نماز پڑھا کرو تو اس کے بعد چار رکعت (سنتِ مؤکدہ) پڑھا کرو'' بعض صحابہ چھ رکعت بھی پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی، مصنف عبدالرزاق، طحاوی)

سوال: بعض حضرات نماز جمعہ کے بعد صرف دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسے ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ (طحاوی)

سوال: دورانِ خطبہ ہمیں کس طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہیے؟

جواب: سنت یہ ہے کہ خطیب کی طرف منہ کریں۔ (ترمذی، عالمگیری)

سوال: خطاب وخطبہ سنتے ہوئے مسجد میں کہاں بیٹھنا چاہیے؟

جواب: خطیب کے قریب بیٹھنا سنت اور افضل ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

سوال: جو شخص خطبہ سنتے وقت کلام کرے یا کسی کو چپ رہنے کا کہے تو کیسا ہے؟

جواب: مسند امام احمد میں اس شخص کو گدھے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ اس شخص کے جمعہ کا اجر باطل ہوگیا۔ (بخاری، مسلم، مسند ابی یعلی موصلی)

سوال: دورانِ خطبہ ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا کیسا ہے؟

جواب: دعاء بھی دل میں کرنی چاہیے اور ہاتھ بھی نہیں اٹھانے چاہییں۔ (عالمگیری)

سوال: دورانِ خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سن کر درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: دل میں پڑھا جائے۔ (عالمگیری)

سوال: نماز جمعہ میں اگر کوئی امام کے سلام پھیرنے سے پہلے آکر نماز میں شریک ہوا تو کیا جمعہ ہو گیا؟

جواب: بیشک لیکن اتمامِ جمعہ کا ثواب نہ ملا۔ (احکام القرآن، مصنف ابن ابی شیبہ)

﴿مسافر کی نماز کا بیان﴾

سوال: مسافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم 57.375 میل یا 92.33 کلومیٹر سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ مسافر اس وقت تک قصر نمازیں ہی پڑھتا رہیگا جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آجائے، یا کسی مقام پر وہ پندرہ دن سے زیادہ قیام کا ارادہ نہ کرلے، ورنہ وہ وہاں بھی پوری نمازیں ہی پڑھے گا خواہ بعد میں کسی وجہ سے یہ قیام پندرہ دن سے کم ہو جائے لیکن اگر کسی جگہ پندرہ دن سے کم قیام کی نیت کی ہو اور پھر کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنا پڑ جائے جیسا کہ عموماً حالتِ تردد میں ہوتا ہے تو وہ قصر ہی کریگا، چاہے سال ہی کیوں نہ گزر جائے۔

سوال: مسافر کن نمازوں میں قصر کریگا؟

جواب: مسافر چار رکعت والے فرضوں میں قصر کرے یعنی دو رکعت پڑھے بقیہ نمازوں میں کوئی قصر نہیں۔ (مسلم، طبرانی، عالمگیری)

سوال: کیا سنتیں بھی قصر پڑھے گا؟

جواب: سنتوں میں قصر نہیں ہوتی لیکن ہاں! فجر کی دو سنتوں کے علاوہ بقیہ سنتِ مؤکدہ سفر کی وجہ سے غیر مؤکدہ ہو جاتی ہیں۔ (مصفّٰی شرح مؤطا، فتاویٰ رضویہ)

سوال: مسافر کے پیچھے مقیم یا مقیم کے پیچھے مسافر کس طرح نماز پڑھے؟

جواب: مسافر مقیم امام کے پیچھے پوری نماز یعنی چار رکعت ہی پڑھے گا، لیکن مسافر اگر

امام ہو تو وہ دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے گا اور مقیم حضرات اپنی بقیہ نماز مسبوق کی طرح ادا کریں گے۔ (مسند امام احمد، مؤطا امام مالک)

سوال: کسی کے سسرال بہت دور ہوں تو کیا وہاں بھی نماز قصر کی جائے گی؟

جواب: وہاں نماز پوری پڑھی جائے گی۔ (مسند امام احمد)

سوال: سفر و حضر کی قضاء نمازیں کس طرح ادا کرے؟

جواب: جو نماز سفر میں قضاء ہوئی وہ حضر میں بھی قصر ہی پڑھیں گے اور جو نماز حضر میں قضاء ہوئی تو وہ سفر میں بھی پوری ہی پڑھیں گے۔ (بہار شریعت)

﴿نمازِ تراویح کا بیان﴾

سوال: نمازِ تراویح کی کل کتنی رکعتیں مشروع ہیں؟

جواب: امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ ! ''سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی لوگ بیس رکعت تراویح ہی پڑھا کرتے تھے'' نیز ملا علی قاری ''مرقاۃ جلد 2'' میں فرماتے ہیں کہ! ''صحابہ کرام کا اجماع اس پر ہے کہ تراویح بیس رکعت ہی ہیں'' نیز پیرانِ پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی غنیۃ الطالبین میں بیس تراویح کے ہی مشروع ہونے کو بیان فرمایا ہے۔

☆- اسی طرح ترمذی، کتاب الاذکار للنووی، احیاء العلوم للغزالی، در مختار، ہدایہ، فتح الباری، مصنف ابن ابی شیبہ، فتاویٰ ابن تیمیہ کبریٰ، عالمگیری، کشف الغمہ، سنن کبریٰ، نیل الاوطار، مہذب للنووی، المغنی لابن قدامہ، المختصر المزنی، جامع المسانید والسنن لابن کثیر اور حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ میں بھی بیس رکعت تراویح پر کثرت سے دلائل موجود ہیں۔

☆- غیر مقلد اہلحدیث کی کتابوں مثلاً! ''فتاویٰ سلفیہ صفحہ 108''، ''ہفت روزہ الاعتصام 8 تا 14 نومبر 2012ء جلد 54''، ''تیسیر الباری جلد 2 صفحہ 333'' میں 20 رکعت تراویح کو صحابہ کرام سے ثابت اور صحیح قرار دیا گیا ہے۔

سوال: اگر کوئی صرف آٹھ رکعت تراویح پڑھے تو کیسا ہے؟

جواب: اس نے تراویح نہیں پڑھی۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: کیا نماز تراویح اور نماز تہجد ایک ہی نماز ہیں؟

جواب: ہرگز نہیں، جمہور علماء کرام، فقہاء عظام اور محدثین اعلام کے نزدیک قیام اللیل اور نماز تہجد ایک ہی ہے اور قیام رمضان اور نماز تراویح ایک ہے اسی لئے محدثین ان یعنی تہجد اور تراویح میں فرق کرتے ہوئے ان کے باب بھی الگ الگ قائم کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی کتابوں میں کیا ہے☆ اور علامہ بیجوری شارح شمائل ترمذی بھی اپنی شرح میں یہی لکھتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں نماز تراویح کے بعد رات کے آخری حصے میں نماز تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

﴿نماز جنازہ کا بیان﴾

سوال: نماز جنازہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے اپنے ہاتھ کانوں کی لوؤں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہیں اور درود شریف پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور دعاء پڑھیں پھر چوتھی تکبیر کہہ کر فوراً دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ دیں اور آخر میں بغیر کچھ پڑھے دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق، کتاب الآثار، عالمگیری، درمختار)

سوال: وہ بچہ فوت شدہ پیدا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔

(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ)

☆۔ غیر مقلد اہلحدیث کی کتابوں مثلاً! ''فتاویٰ ثنائیہ جلد 2 صفحہ 52'' اور ''فتاویٰ

اہلحدیث جلد 2 صفحہ 120" میں ہے کہ اس بچے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی جو مردہ پیدا ہو،

سوال: اور جو بچہ پیدا ہو کر ایک دو سانس لے کر فوت ہو جائے تو اس کی نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اس کی نماز پڑھی جائے گی۔ (مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسی بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی جس کے کان میں اذان کہی گئی ہو ورنہ نہیں؟

جواب: یہ بات محض وہم ہے شرعاً کوئی ثبوت نہیں۔

سوال: غائبانہ نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ عمل سنت نہیں ہے کیونکہ نماز جنازہ کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ: میت امام کے سامنے حاضر ہو، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُور فوت ہونے والے جن حضرات کی نماز جنازہ پڑھائی ہے وہ غائب نہیں بلکہ بطور معجزہ حاضر میت پر نماز تھی، کیونکہ وہ میت اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کردی جاتی تھی۔ پھر بعد میں خلفاء راشدین یا دیگر صحابہ کرام میں سے بھی کسی نے یہ عمل نہیں کیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی عمل "سنت" کہلاتا ہے جس پر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی کاربند رہے ہوں ورنہ وہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے خاص قرار دیا جائے گا جو کسی اور کے لئے جائز نہیں۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتابوں مثلاً! "فتاویٰ اہلحدیث جلد 2 صفحہ 121 تا 123"، "القول المقبول فی شرح وتعلیق صلوٰۃ الرسول صفحہ 714 تا 717" اور "نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 296" میں ہے کہ: اگر غائبانہ نماز جنازہ جائز یا مشروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نجاشی کے علاوہ اور صحابہ کے لئے بھی بالعموم ایسا عمل فرماتے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین اپنے اپنے ادوار میں کسی ایک کا

غائبانہ جنازہ پڑھا دیتے حالانکہ کچھ بھی ثابت نہیں لہٰذا حضرت نجاشی والے واقعے سے غائبانہ جنازہ ثابت کرنا درست نہیں۔

سوال: نماز میں تکبیروں کے سوا بقیہ سب آہستہ آواز سے پڑھنا چاہیے یا بلند آواز سے؟

جواب: نماز جنازہ میں تکبیروں کے علاوہ سب کچھ آہستہ آواز سے پڑھنا چاہیے جیسا کہ تلخیص الحبیر، شرح مسلم للنووی، نیل الاوطار اور المغنی لابن قدامہ میں ہے۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتابوں مثلاً! ''القول المقبول فی شرح وتعلیق صلوٰۃ الرسول صفحہ 710''، ''فتاویٰ نذیریہ جلد 1 صفحہ 664''، ''فتاویٰ علماء حدیث جلد 5 صفحہ 107'' اور ''نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 295'' میں لکھا ہے کہ: نماز جنازہ میں تکبیروں کے علاوہ سب کچھ آہستہ پڑھنا ہی سنت ہے۔

سوال: نماز جنازہ میں ہر تکبیر پر رفع یدین کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے علاوہ بقیہ تکبیروں میں رفع یدین کرنا سنت نہیں جیسا کہ: دار قطنی، مصنف ابن ابی شیبہ، المدونۃ الکبریٰ، المحلی اور نیل الاوطار میں ہے۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی کتاب ''فتاویٰ ثنائیہ جلد 2 صفحہ 50'' میں ہے کہ: تکبیراتِ جنازہ کے ساتھ رفع یدین کے بارے میں کوئی صحیح مرفوع قولی یا فعلی یا تقریری حدیث موجود نہیں ہے۔

☆- نیز غیر مقلد اہلحدیث کی دوسری کتاب ''نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 292، 293'' میں نماز جنازہ کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ ہی رفع یدین کی تعلیم دی گئی ہے بقیہ تکبیروں کے ساتھ نہیں۔

سوال: نماز جناہ کے بعد دعاء، نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ یا کسی سورۃ کی قراءت کرنا اور نماز جنازہ میں چار تکبیروں سے زائد تکبیریں کہنا کیسا ہے؟

جواب: راقم بندہ عاجز نے اس مسئلہ پر دلائل سے مزین تقریباً 400 صفحات پر ایک مبسوط کتاب بنام ''الاستغفار للمیت بعد صلوٰۃ الجنازۃ'' لکھی ہے جس میں

احادیث صحیحہ ثابتہ سے ان تمام مسائل کو بخوبی ثابت کیا ہے کہ دعاء بعد نماز جنازہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ بطور قرأت پڑھنا یا کسی سورۃ کی قرأت کرنا جائز نہیں اور نماز جنازہ میں چار تکبیروں سے زائد کا عمل منسوخ ہو چکا ہے۔

سوال: میت کے ورثاء نے نماز جنازہ پڑھ لیا ہو تو کسی اور کے لئے دوبارہ جنازہ پڑھنا کیسا عمل ہے؟

جواب: جب میت کے ورثاء نے نماز جنازہ پڑھ لیا تو اب کسی کے لئے بھی دوبارہ اسی جنازہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہاں البتہ بعد میں آنے والوں کا میت کے لئے دعاء کرنا سنت ہے، جیسا کہ بدائع الصنائع جلد 2 صفحہ 47، 48 میں ہے کہ: ایک جنازہ کی نماز کے بعد سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پہنچے اور اسی جنازہ کی دوسری نماز پڑھنے کے لئے آگے بڑھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا اور فرمایا جنازہ دوبار نہیں ہوتا لیکن تم اب اس کے لئے دعاء کر سکتے ہو۔

سوال: منافق، بدمذہب کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا عمل ہے؟

جواب: سورہ توبہ آیت 84 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ: "لا تصل علی احد منھم مات ابدا"، یعنی منافقین میں سے کبھی بھی کوئی مرجائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔

قضاء نمازوں کا بیان

سوال: نماز کو جان بوجھ کر قضاء کرنے والے کی سزا کیا ہے؟

جواب: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ابن ماجہ میں یوں ہے کہ "تم فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑو پس جس شخص نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی تو اس کے لئے امن وامان کا ذمہ ختم ہو گیا"

سوال: کیا فقط توبہ کرنے یا قضاء عمری کے نوافل ادا کرنے سے قضاء شدہ نمازیں معاف ہو جاتی ہیں؟

جواب: ایسا بالکل نہیں ہے بلکہ قضاء عمری کے نوافل پڑھنے اور توبہ کرنے سے ان

نمازوں کی قبولیت کی امید رکھی جاسکتی ہے جن کی قضاء پڑھ لی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قضاء شدہ نمازوں پر ادا کا ثواب عطاء فرمادے۔

سوال: قضاءِ عمری کی ''جماعت'' کروانا کیسا ہے؟

جواب: یہ جاہلوں کی ایجاد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: قضاء نمازوں کے ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جس کے ذمے کئی سال کی نمازیں ہوں اسے چاہیے کہ اپنے بالغ ہونے کی عمر سے اس وقت تک کی نمازوں کا حساب لگائے اور پھر جب فرصت ملے تو انہیں روزانہ بیس رکعت کے حساب سے قضاء کرلے یعنی دو فجر، چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء اور تین وتر۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: قضاء نمازوں کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: مثلاً کہے ''سب سے پہلی فجر جس کی قضاء میرے ذمے ہے اسے ادا کرتا ہوں'' پھر جب دوسرے دن کی نماز فجر کی قضاء کرنے لگے تو یہی کہے کہ سب سے پہلے دن کی فجر جس کی قضا میرے ذمے ہے اسے ادا کرتا ہوں۔ وغیرہ۔ (بہار شریعت)

سوال: قضاء شدہ وتروں کو پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ویسے ہی پڑھے لیکن تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھائے ورنہ لوگ اس کی کوتاہی پر مطلع ہوں گے۔ (بہار شریعت)

سوال: ایک شخص پر غسل فرض ہوا اور نماز کا وقت بھی بہت تنگ ہے وہ کیا کرے؟

جواب: اگر معلوم ہو کہ غسل کرتے ہوئے نماز کا وقت چلا جائے گا تو بہتر یہ ہے کہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے پھر بعد میں غسل کرکے اس نماز کی قضا کرلے۔ (بہار شریعت)

سوال: چلتی ٹرین پر نماز کیسے پڑھے؟

جواب: چلتی ٹرین پر نماز نہیں ہوتی لیکن جب وقت تنگ ہو تو ٹرین پر پڑھ لیں اور بعد میں اتر کر اس کی قضاء کرلیں۔ (رکن دین)

نماز عیدین کا بیان

سوال: عیدین کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: سورج کے طلوع ہو کر روشن ہونے سے زوال تک۔ لیکن افضل یہ ہے کہ عید الاضحیٰ میں جلدی کریں اور عید الفطر میں تاخیر۔ (ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی، عالمگیری)

سوال: عیدین کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟

جواب: عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کے پڑھنے کا ایک ہی طریقہ ہے! امام اور مقتدی دونوں نیت کریں اور تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں پھر رفع یدین کے ساتھ "اللہ اکبر" کہہ کر ہاتھ کھلے چھوڑ دیں اور کچھ نہ پڑھیں پھر دوسری بار رفع یدین کے ساتھ تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں اسی طرح تیسری بار رفع یدین کے ساتھ تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لیں اور صرف امام قرأت کرے پھر رکعت پوری کریں اور پہلی رکعت کے بعد کھڑے ہو کر امام قرأت کرے پھر رکوع سے پہلے رفع یدین یدین کے ساتھ تکبیر کہیں اور ہاتھ کھلے چھوڑ دیں یہاں بھی کچھ نہ پڑھیں پھر رفع یدین کے ساتھ تکبیر کہیں اور ہاتھ کھلے چھوڑ دیں پھر تیسری بار بھی رفع یدین کے ساتھ تکبیر کہہ کر ہاتھ کھلے چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہہ کے سیدھے رکوع میں چلے جائیں اور رکعت مکمل کر کے سلام پھیر دیں۔

(ترمذی، مصنف عبدالرزاق، نصب الرایہ، المحلی لابن حزم، عالمگیری)

سوال: عیدین کی نماز میں زائد تکبیروں کے درمیان کتنی دیر خاموش کھڑا رہنا چاہیے؟

جواب: تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار۔ (تنویر الابصار، ردالمختار، درمختار)

سوال: اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں امام کے تکبیریں کہہ لینے کے بعد شامل ہوا تو کیا کرے؟

جواب: پہلے اپنی چھوٹی ہوئی تکبیریں ادا کرے۔ (عالمگیری، درمختار)

سوال: اور اگر کوئی پہلی رکعت کے رکوع میں امام کو پائے تو کیا کرے؟

جواب: اگر مقتدی کو امید ہو کہ وہ قیام کی حالت میں تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے

گا تو کہہ لے ورنہ امام کے ساتھ رکوع کرے اور وہیں تین تکبیریں کہہ لے۔ اور اگر وہ پوری تین تکبیریں بھی کہہ نہ پایا تھا کہ امام نے سر اٹھالیا تو یہ بقیہ تکبیریں چھوڑ کر امام کے ساتھ سر اٹھائے، بقیہ تکبیریں ساقط ہوگئیں۔ (عالمگیری)

سوال: اور اگر کوئی شخص پہلی رکعت کے رکوع کے بعد امام سے ملا تو؟

جواب: وہ یہاں تکبیریں نہ کہے بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پڑھنے لگے تو اس رکعت میں قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین تکبیریں کہہ لے۔ (عالمگیری)

سوال: تکبیرات تشریق کب اور کیسے پڑھی جائیں؟

جواب: 9 ذوالحجہ کی فجر سے لے کر 13 ذوالحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد کم از کم ایک بار بلند آواز سے یہ تکبیر واجب ہے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ" (کتاب الآثار، تنویر الابصار، درمختار)

سوال: اگر فرض نمازوں کے بعد تکبیر کہنا یاد نہ رہے اور کوئی کلام وغیرہ کر لیا تو کیا کرے؟

جواب: یہ تکبیریں ساقط ہوگئیں کیونکہ ان تکبیروں کو نماز کے فوراً بعد متصل کہنا واجب ہے۔ (درمختار)

سوال: عیدین کی نماز پڑھنے کے لئے سواری پر جانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے لیکن پیدل جانا افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی عذر کی وجہ سے عیدین کی نماز اس دن نہ پڑھی جاسکی مثلاً سخت بارش، یا چاند نظر آنے کا علم نہ ہوا اور عید کے دن زوال کے بعد پتہ چلا کہ رات کو چاند نظر آچکا تھا یا عید کی نماز بے علمی میں زوال کے بعد پڑھادی یا امام نے بے وضوء ہی نماز پڑھادی تو کیا کیا جائے؟

جواب: ان سب صورتوں میں عید الفطر کی نماز دوسرے دن زوال سے پہلی پڑھی جائے گی اور اگر اس دن بھی نہ پڑھی تو پھر جائز نہیں، لیکن عید الاضحیٰ کی نماز اگر پہلے روز عذر کی وجہ سے نہ پڑھی تو دوسرے ورنہ تیسرے دن زوال سے قبل پڑھیں پھر جائز نہیں۔

(درمختار، عالمگیری)

نمازِ استخارہ

سوال: نماز استخارہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ''بخاری'' میں ہے کہ!

''جب تم سے کوئی ایک کسی بھی کام کا ارادہ کرے تو اچھا وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ دعاء پڑھے ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہاں اس کام کا نام لے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ، فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ، ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہاں بھی اس کام کا نام لے) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ، وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ''

نمازِ حاجت

سوال: نماز حاجت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ترمذی، ابن ماجہ، مسند امام احمد، کتاب الاذکار، کتاب الدعاء، مستدرک، ابن خزیمہ اور طبرانی صغیر و کبیر میں ہے کہ! ایک ضرورتمند آدمی دورِ عثمانی میں اپنی حاجت برآری کے لئے سیدنا عثمانِ ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتا تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ اس پر نظرِ توجہ نہیں فرمایا کرتے تھے، تو وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے سارا ماجرا سنایا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ: تو اچھا وضو کر کے مسجد میں جا کر دو رکعت نفل پڑھ اور یہ دعاء مانگ!

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ

الرَّحْمَةِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّىْ فِىْ حَاجَتِىْ هٰذِهٖ لِتَقْضِىْ لِىْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِىَّ''

وہ شخص یہ سن کر چلا گیا اور اس نے ایسا ہی کیا جیسا اسے کہا گیا تھا پھر وہ سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچا دربان آیا اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے اندر لے گیا اور اچھی جگہ بٹھایا پھر سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے اس سے اس کی حاجت پوچھ کر حاجت روائی فرمائی پھر فرمایا جب بھی تمہیں کوئی حاجت ہو فوراً آجایا کرو، وہ شخص یہاں سے نکل کر سیدھا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے آپ کے ان کلمات کی وجہ سے میری حاجت پوری ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ میرے کلمات نہیں ہیں بلکہ ایک نابینا صحابی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ سے دعاء فرمایئے کہ وہ مجھے بینائی عطا فرمائے، ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے تو دعاء کردوں اور اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لئے یہ بہتر ہے، انہوں نے عرض کیا کہ حضور دعاء فرمائیں، تو آپ نے حکم دیا کہ اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعاء مانگو!

راوی حدیث حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم، ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں کر رہے تھے کہ وہ نابینا صحابی ہمارے پاس اس حالت میں آئے کہ گویا وہ کبھی نابینا تھے ہی نہیں۔

صلوٰۃ التسبیح

سوال: صلوٰۃ التسبیح کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت کریں اور تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء یعنی ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ'' آخر تک پڑھیں، ثناء سے فارغ ہونے کے بعد پندرہ بار ان کلمات کو پڑھیں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں اور پھر کوئی سورۃ ملائیں، پھر رکوع میں جانے سے پہلے ہی

تسبیح دس بار اور رکوع کر کے ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ'' کے بعد پھر وہی تسبیح دس بار کہیں، رکوع سے کھڑے ہو کر ''رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ'' کے بعد پھر دس مرتبہ اسی تسبیح کو دہرائیں پھر پہلے سجدے میں ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کے بعد دس بار اور پہلے سجدے سے اٹھ کر دس بار اور پھر دوسرے سجدے میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں اس طرح ایک رکعت میں تسبیح کی مقدار کل 75 ہو جائے گی، اس کے بعد پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت میں بھی قرأت سے پہلے پندرہ بار تسبیح پڑھیں، پھر قرأت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے اور رکوع وسجود وغیرہ میں دس دس بار تسبیح پڑھیں، پھر آخر میں قعدہ کریں اور ''التحیات'' پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائے اور آخری دو رکعتوں میں بھی پہلی دونوں کی طرح 75,75 بار تسبیح اسی ترتیب سے پڑھیں اس طرح کل چار رکعتوں میں 300 بار تسبیح مکمل ہو جائے گی اور آخر میں ''التحیات'' آخر تک پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ (اور اگر کسی وجہ سے سجدہ سہو کرنا پڑے تو ان سجدوں میں یہ تسبیح نہ پڑھے)

نماز تہجد

سوال: نماز تہجد کیا ہے؟

جواب: ترمذی شریف میں ہے کہ ''فرائض کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے''

نماز تہجد رات کے آخری تہائی حصے میں کم از کم دو رکعت، اوسطاً چار یا آٹھ رکعت اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعت پڑھنا مشروع ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

صلوٰۃ الاوابین

سوال: صلوٰۃ الاوابین کیا ہے؟

جواب: طبرانی کبیر میں ہے کہ ''جو کوئی مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت پڑھے اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں''۔

اور ترمذی شریف میں یوں ہے کہ ''جو شخص (نماز مغرب) کے بعد بیس رکعت

پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنا دیتا ہے"

معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الاوابین کی کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں ہیں۔

صلوٰۃ الاشراق

سوال: صلوٰۃ الاشراق کیا ہے؟

جواب: جب فجر کی نماز پڑھ چکیں تو نماز کی جگہ سے نہ اٹھیں اسی جگہ پر بیٹھے بیٹھے کچھ پڑھتے رہیں، دنیاوی کوئی بات یا کام نہ کریں جب سورج نکل آئے تو تقریباً پندرہ منٹ بعد دو یا چار رکعت پڑھ لیں تو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے (ترمذی) لیکن اگر سورج اونچا ہونے کے بعد اشراق کی نماز پڑھے تو بھی درست ہے مگر ثواب کم ہو جائے گا۔

صلوٰۃ الضحیٰ

سوال: صلوٰۃ الضحیٰ یعنی چاشت کی نماز کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ "جب دھوپ تیز ہو جائے تب کم از کم دو رکعت یا چار رکعت یا بارہ رکعت پڑھ لیں تو یہ ثوابِ عظیم کے ساتھ ساتھ غربت کو دور کرنے کے لئے بھی مجرب ہے۔

صلوٰۃ الابرار

سوال: صلوٰۃ الابرار کیا ہے؟

جواب: جامع صغیر میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: صلوٰۃ الابرار یعنی نیک لوگوں کی نماز یہ ہے کہ: جب بھی تو اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعت پڑھے اور جب بھی گھر سے نکلنے لگے تو بھی دو رکعت پڑھے۔

------تمت بتوفیق اللہ تعالیٰ و برحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم------

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیّدی یا رسول اللہ

وعلیٰ والدیک وآلک واصحابک یا سیّدی یا حبیب اللہ

نقشہ رکعاتِ نماز

نماز	سنت مؤکدہ	سنت غیر مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ	نفل	وتر	نفل
فجر	2	//	2	//	//	//	//
ظہر	4	//	4	2	2	//	//
عصر	//	4	4	//	//	//	//
مغرب	//	//	3	2	2	//	//
عشاء	//	4	4	2	2	3	2

رکعاتِ جمعۃ المبارک

نماز	سنت مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ	غیر مؤکدہ	نفل
جمعۃ المبارک	4	2	4	2	2

اس کتاب کی تالیف کا فقط یہی مقصد ہے کہ: اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور طالب علم کے لئے اسے پڑھ کر اس پر عمل کرنا نصیب بنائے۔ تاکہ مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت کا پرچم ہمیشہ سربلند رہے۔

(آمین بجاہ النبی الکریم الرؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم)

طالبِ دعاء

محمد علی رضاء القادری